﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ ﴿......اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ﴾(آل عمران:۷۴) ﴿......عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اسرائیل:۸۰)

ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :– نصیر احمد قمر

جلد 15 | جمعۃ المبارک 26 دسمبر 2008ء | 28 ذوالحجہ 1429 ہجری قمری ❁ 26 فتح 1387 ہجری شمسی | شمارہ 52

دوسروں کے عیب کی جستجو کرنے والوں کو اللہ ذلیل کرتا ہے

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ایک مرتبہ منبر پر کھڑے ہوکر باآواز بلند فرمایا۔ جو شخص کسی کے عیب کی جستجو میں ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے اندر چھپے عیوب کو لوگوں پر ظاہر کر کے اس کو ذلیل و رسوا کر دیتا ہے۔

(جامع ترمذی کتاب البر والصلة باب ماجاء فی تعظیم المومن حدیث نمبر 1955)

ارشادات عالیہ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

یہ بڑی رعونت کی جڑ اور بیماری ہے کہ دوسرے کی خطا پکڑ کر اشتہار دے دیا جاوے۔ ایسے امور سے نفس خراب ہوجاتا ہے اس سے پرہیز کرنا چاہئے۔ جوش نفس سے بچنا چاہئے اور رفع فساد کے لئے ادنیٰ ادنیٰ باتوں میں دیدہ دانستہ خود ذلّت اختیار کر لینی چاہئے۔

’’یہ بڑی رعونت کی جڑ اور بیماری ہے کہ دوسرے کی خطا پکڑ کر اشتہار دے دیا جاوے۔ ایسے امور سے نفس خراب ہوجاتا ہے اس سے پرہیز کرنا چاہئے۔ غرض یہ سب امور تقویٰ میں داخل ہیں اور اندرونی اور بیرونی امور میں تقویٰ سے کام لینے والا فرشتوں میں داخل کیا جاتا ہے کیونکہ اس میں کوئی سرکشی باقی نہیں رہ جاتی۔ تقویٰ حاصل کرو کیونکہ تقویٰ کے بعد ہی خدا تعالیٰ کی برکتیں آتی ہیں۔ متقی دنیا کی بلاؤں سے بچایا جاتا ہے۔ خدا ان کا پردہ پوش ہوجاتا ہے۔ جب تک یہ طریق اختیار نہ کیا جاوے کچھ فائدہ نہیں۔ ایسے لوگ میری بیعت سے کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ فائدہ ہو بھی تو کس طرح جب کہ ایک ظلم تو اندر ہی رہا۔ اگر وہی جوش، رعونت، تکبر، ریاکاری، سریع الغضب ہونا باقی ہے جو دوسروں میں بھی ہے تو پھر فرق ہی کیا ہے۔ سعید اگر ایک ہی ہو اور سارے گاؤں میں ایک ہی ہو تو لوگ کرامت کی طرح اس سے متأثر ہوں گے۔ نیک انسان جو اللہ تعالیٰ سے ڈر کر نیکی اختیار کرتا ہے اس میں ایک ربانی رعب ہوتا ہے اور دلوں میں پڑ جاتا ہے کہ یہ باخدا ہے۔ یہ بالکل سچی بات ہے کہ جو خدا تعالیٰ کی طرف آتا ہے خدا تعالیٰ اپنی عظمت سے اس کو حصہ دیتا ہے اور یہی طریق نیک بختی کا ہے‘‘۔

’’ابھی تک بہت سے آدمی جماعت میں ایسے ہیں کہ تھوڑی سب بات بھی خلاف نفس سن لیتے ہیں تو ان کو جوش آجاتا ہے۔ حالانکہ ایسے تمام جوشوں کا فرو کرنا بہت ضروری ہے تاکہ حلم اور بردباری طبیعت میں پیدا ہو۔ دیکھا جاتا ہے کہ جب ایک ادنیٰ سی بات پر بحث شروع ہوتی ہے تو ایک دوسرے کو مغلوب کرنے کی فکر میں ہوتا ہے کہ کسی طرح مَیں فاتح ہوجاؤں۔ ایسے موقعہ پر جوش نفس سے بچنا چاہئے اور رفعِ فساد کے لئے ادنیٰ ادنیٰ باتوں میں دیدہ دانستہ خود ذلّت اختیار کر لینی چاہئے۔ اس امر کی کوشش ہرگز نہ کرنی چاہئے کہ مقابلہ میں اپنے دوسرے بھائی کو ذلیل کیا جاوے۔‘‘ (ملفوظات جلد 3 صفحہ 573-572 جدید ایڈیشن)

صد سالہ خلافت جوبلی تقریبات کے سلسلہ میں امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورۂ بھارت 2008ء کی مختصر جھلکیاں

جب بھی کسی بات کی تحریک ہوئی اور توجہ دلائی گئی چاہے عبادتوں کی طرف توجہ دلانا ہے اور نیکی کے دوسرے کاموں کی طرف توجہ دلانا ہے، جماعت احمدیہ میں دنیا میں ہر جگہ بلا امتیاز، بلاتخصیص لجنہ اماء اللہ نے ہمیشہ لبیک کہا ہے۔

جب وقف نو کی تحریک ہوئی تو دنیا میں احمدی خواتین نے اپنی اولادوں کو وقف نو کے لئے پیش کیا اور اب تک کرتی چلی جارہی ہیں۔ ویسے تو ہر بچے کی تربیت کرنا عورت کا فرض ہے لیکن خاص طور پر واقفین نو کی ایسی تربیت کریں کہ ان کو خدا تعالیٰ سے ایک خاص لگاؤ ہو اور دین کی طرف رغبت ہو اور دنیا سے بے رغبتی ہو۔ یاد رکھیں کہ صرف دنیوی پڑھائی کرنا آپ کا مقصد نہیں ہے۔ قرآن کریم اور دینی علوم سیکھنے کی طرف بھی توجہ پیدا ہونی چاہئے۔

(لجنہ اماء اللہ کیرالہ (انڈیا) کے اجلاس میں حضور انور کا خطاب)

لجنہ میں تقسیم ایوارڈز۔ فیملی ملاقاتیں۔ سینکڑوں افراد نے اپنے پیارے امام سے بالمشافہ ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ خلافت سے محبت وفدائیت کے روح پرور نظارے۔

موجودہ فنانشل کرائسز سے نکلنے میں زراعت کی ترقی ایک اہم کردار ادا کرسکتی ہے۔ اسلام میں کوئی جبر نہیں ہے۔ ہر ملک اپنے ریسورسز پر نظر رکھے۔ انصاف سے کام لیں۔ ہمارا معاملہ اللہ کے سپرد ہے۔ ہم پر ظلم کرنے والوں سے اللہ انتقام لے گا۔ اور ظلم کرنے والوں سے اللہ تعالیٰ کا جو سلوک ہے وہ ہم دیکھ رہے ہیں۔ (ملیالم زبان کے اخبار Mathrubhumi کے ایڈیٹر کو انٹرویو)

(رپورٹ مرتبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر)

26 نومبر 2008ء بروز بدھ:

صبح ساڑھے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنی رہائشگاہ کے بیرونی لان (Lawn) میں جہاں نماز کی ادائیگی کا انتظام کیا گیا تھا تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی جائے رہائش پر تشریف لے گئے۔ صبح حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

احمدیہ مسجد بیت القدوس (کالیکٹ) کے لئے روانگی

دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور ''احمدیہ مسجد بیت القدوس'' کالیکٹ کے لئے روانگی ہوئی۔ پولیس کی گاڑیوں نے قافلہ کو ایسکورٹ کیا۔ سوا دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی احمدیہ مسجد تشریف آوری ہوئی۔

لجنہ اماء اللہ کیرالہ کا اجلاس

آج پروگرام کے مطابق لجنہ اماء اللہ کیرالہ کا اجلاس تھا جس کا انتظام مسجد سے ملحقہ مارکی میں کیا گیا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جونہی مارکی میں داخل ہوئے خواتین نے پُرجوش نعروں کے ساتھ اپنے پیارے آقا کو خوش آمدید کہا۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو محترمہ طاہرہ صدیقہ صاحبہ نے پیش کی۔ اس کا اردو ترجمہ جویریہ گوہر صاحبہ نے اور ملیالم زبان میں ترجمہ طاہرہ انجم صاحبہ نے پیش کیا۔ اس کے بعد لجنہ اماء اللہ کرونا گا پلی نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں ملیالم زبان میں استقبالیہ نظم پیش کی جس میں ایک مصرع ''یا امیر المومنین اھلاً وسھلاً ومرحبا'' بار بار آتا تھا۔ اس نظم کا ترجمہ درج ذیل ہے جو محترمہ ہیمہ عبدالواحد صاحبہ نے پیش کیا۔

''ہم اپنے پیارے آقا سیدنا حضرت امیر المومنین ایدکم اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بابرکت خدمت میں خلوص دل کے ساتھ خوش آمدید عرض کرتی ہیں۔ خوشی سے بھرے ہوئے دل کے ساتھ ہماری اس سرزمین کی طرف سے عقیدت کے پھول نچھاور کرتے ہوئے خوش آمدید کہتی ہیں۔

یہ وہ سرزمین ہے یعنی کیرالہ جس نے خدا کا پیغام سنتے ہی قبول کرنے کی سعادت حاصل کی تھی۔ اسی طرح اسلام کی نشأۃ ثانیہ کی صداقت قبول کرنے کی بھی اسی سرزمین کو توفیق ملی ہے۔ آج تاریخ میں پہلی دفعہ خلیفۂ وقت کے مبارک قدم چومنے کا یہ سرزمین شرف حاصل کر رہی ہے۔

ہم اس خدا کی تشکرات سے لبریز دل کے ساتھ حمد کرتی ہیں جس نے ہمیں اس مبارک اور روشن چہرے کے دیدار کی توفیق بخشی ہے۔

اے جان سے پیارے آقا ہم دعا کرتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور انور کو دینی خدمات کے میدان میں کامیابی حاصل کرنے اور حضور انور کے مبارک دور میں ہی احمدیت یعنی حقیقی اسلام کو عالمگیر عطا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ ہم دعا کرتی ہیں کہ خدا تعالیٰ پیارے آقا کو صحت و سلامتی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے۔

ہم کمزور ہیں۔ ہم صف باندھ کر ادب کے ساتھ دعا کرتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں میدان عمل میں ہمت اور استقلال عطا فرمائے''۔

بعد ازاں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منظوم کلام ؎

''ہے شکر ربّ عزوجل خارج از بیاں ۔۔۔ جس کے کلام سے ہمیں اس کا ملا نشان''

عزیزہ صوفیہ خالد صاحبہ نے پیش کیا۔

تقریب تقسیم ایوارڈ

اس کے بعد تقریب تقسیم ایوارڈ ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سندات خوشنودی عطا فرمائیں جبکہ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا نے میڈل پہنائے۔

(1) صد سالہ خلافت جوبلی کے ایک پروگرام کے تحت مقابلہ مضمون نویسی میں انڈیا کی تمام مجالس میں محترمہ رؤوف رُوفی صاحبہ نے اول پوزیشن حاصل کی اور حضور انور کے دست مبارک سے انعام حاصل کیا۔

(2) عزیزہ صالحہ محمود نے صوبہ کیرالہ سے مثالی ناصرہ ہونے کا انعام حاصل کیا۔

(3) اس کے بعد دینی امتحانات میں مختلف مجالس سے نمایاں کامیابی حاصل کرنے والی درج ذیل چار ممبرات لجنہ نے انعامات حاصل کئے۔ منصورہ جمال صاحبہ، سرینہ رفیق صاحبہ، نصیرہ کسیر صاحبہ، Femura ملک صاحبہ۔

(4) "Medical Enhance Winners" کے تحت مکرمہ شامنہ موسیٰ کویا صاحبہ۔ فہیمہ احمد صاحبہ اور ثناء عبدالحمید صاحبہ نے ایوارڈز حاصل کئے۔

(5) یونیورسٹی میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والی درج ذیل تین طالبات نے ایوارڈ حاصل کئے۔

1۔ سعدیہ سلیم صاحبہ (B.B.M 1st Rank Kannur University)

2۔ ساہیرہ عبداللہ صاحبہ (M.A English Literature 1st Rank)

3۔ صوفیہ شریف صاحبہ (Msc Clinical Psycology 1st Rank)

(6) بعد ازاں لجنہ کیرالہ کی مختلف عہدیداران نے اپنی غیر معمولی کارکردگی پر سندات خوشنودی اور ایوارڈز حاصل کئے۔ ان کے اسماء درج ذیل ہیں:

طاہرہ بیگم صاحبہ، جویریہ گوہر صاحبہ، وحیدہ سلیم صاحبہ، صدیقہ سیّد صاحبہ، زبیدہ صدیق صاحبہ، مبارکہ صاحبہ، ممتاز ظفر اللہ صاحبہ اور ساجدہ شریف صاحبہ۔

(7) دو مجالس Payangadi اور Karunage Palli نے انڈیا بھر کی مجالس میں کارکردگی کے لحاظ سے دوسری اور تیسری پوزیشن حاصل کی۔

(8) اسی طرح ناصرات الاحمدیہ کی تین مجالس Vani Yambalam، Kannur City اور Payang Adi نے انڈیا بھر کی مجالس میں کارکردگی کے لحاظ سے پہلی، دوسری اور تیسری پوزیشن حاصل کی اور حضور انور کے دست مبارک سے سندات خوشنودی حاصل کیں۔

تقریب تقسیم ایوارڈ کے بعد ناصرات کے ایک گروپ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا عربی قصیدہ ''یَا عینَ فیضِ اللّٰہ والعرفان'' کے چند اشعار خوش الحانی کے ساتھ پڑھے۔ ان اشعار کا اردو ترجمہ ساتھ ساتھ ایک نظم کی صورت میں خوش الحانی سے پڑھا۔ ان اشعار کا انگریزی ترجمہ بھی ساتھ ساتھ پیش کیا جاتا رہا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لجنہ سے خطاب فرمایا۔

لجنہ اماء اللہ سے حضور انور کا خطاب

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

مجھے اس بات کی بڑی خوشی ہے کہ آج اللہ تعالیٰ نے توفیق دی کہ لجنہ اماء اللہ کالیکٹ یا ہندوستان کے اس علاقہ کی جو جنوبی علاقہ ہے اس کی لجنہ سے براہ راست کچھ باتیں کروں۔

آپ جو لجنہ اماء اللہ کہلاتی ہیں۔ بہت ساری ممبرات جو ہیں انہوں نے کبھی سوچا بھی نہیں ہوگا، اس پر غور نہیں کیا ہوگا کہ لجنہ اماء اللہ جو آپ کا نام رکھا گیا ہے یہ بڑا سوچ بچار کر، بڑا اہم نام ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی باندیاں، اللہ تعالیٰ کی خدمت گزار، اللہ کے دین کا کام کرنے والیاں۔ پس آپ وہ باندی اور لونڈی ہیں جو زبردستی لونڈی نہیں بنائی گئی جس طرح غلام بنائے جاتے ہیں۔ بلکہ آپ نے اس زمانہ کے امام کی بیعت کر کے اپنے آپ کو اس کام کے لئے پیش کیا کہ ہم اللہ تعالیٰ کی رضا کی راہوں پر چلنے والی بنیں گی۔ اور اس کے احکامات پر عمل کرنے والی بنیں گی اور اس کے لئے ہر قربانی کے لئے تیار رہیں گی۔ یہ آپ اپنے عہد میں دوہراتی ہیں کہ ہم اپنی خوشی سے دین کی خاطر، جماعت کی خاطر ہر قربانی کے لئے مال، وقت اور جان کی قربانی کے لئے تیار رہیں گی۔

اسی طرح ناصرات الاحمدیہ ہیں۔ ناصرات الاحمدیہ کا مطلب یہ ہے کہ احمدیت کی خدمت کرنے والیاں، مدد کرنے والیاں، اس کے دین کے کاموں کو آگے بڑھانے والیاں، اللہ تعالیٰ کے دین کو دنیا میں پھیلانے والیاں۔ پس آپ لوگ جو ناصرات ہیں خاص طور پر جو بڑے معیار کی ناصرات ہیں، 12 سے 15 سال تک کی یہ عقلمند ہوتی ہیں، شعور پیدا ہو جاتا ہے۔ آپ کو اپنے آپ کو خاص طور پر اس چیز کے لئے تیار کرنا ہے کہ آپ کا ہر کام، آپ کا ہر فعل خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والا ہو اور جماعت احمدیہ کے لئے باعث فخر ہو اور آپ ہمیشہ خدمت گاروں میں اور مددگاروں میں شمار کی جانے والی ہوں۔

پس چاہے آپ لجنہ اماء اللہ کی ممبرات ہیں، چاہے ناصرات الاحمدیہ کی ممبرات ہیں دونوں پر بہت اہم ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں جن کو آپ نے نبھانا ہے۔ پس اس بات کو آپ کو ہمیشہ پیش نظر رکھنا چاہئے۔

آنحضرت ﷺ کو جب اللہ تعالیٰ نے خاص موقع پر عورتوں کی بیعت کا حکم دیا۔ ایک دو شرائط کا مَیں ذکر کر دیتا ہوں۔

فرمایا: اَنْ لَّا یُشْرِکْنَ بِاللّٰہِ شَیْئًا (الممتحنہ:13) اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گی۔

پھر فرمایا: وَلَا یَعْصِیْنَکَ فِیْ مَعْرُوْفٍ (الممتحنہ:13) کہ معروف باتوں میں تیری نافرمانی نہیں کریں گی۔

پس یہ باتیں بہت اہم باتیں ہیں۔ اگر آپ ان چیزوں کو، ان باتوں کو پلّے باندھ لیں گی تو یقیناً آپ حقیقی لجنہ اماء اللہ اور حقیقی ناصرات کہلانے والی ہوں گی۔

اگر آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شرائط بیعت پر غور کریں تو یہ باتیں وہاں بھی آپ کو نظر آئیں گی۔ انہی شرائط پر آپ نے احمدیت قبول کی ہوئی ہے۔ اس لئے بہت غور کا مقام ہے۔

جب آپ شرک نہ کرنے کا عہد کرتی ہیں، اللہ تعالیٰ کے مقابلہ میں کسی کو نہ لانے کا عہد کرتی ہیں تو اس وقت یہ آپ کو خیال آئے گا کہ اس کے مقابلے پر اس کو کسی طرح مَیں حاصل کر سکتی ہوں۔ اور وہ تبھی حاصل ہو سکتا ہے جب آپ اپنی نمازوں اور عبادتوں کی طرف توجہ دینے والی ہوں گی اور نمازوں کے مقابلے پر اللہ تعالیٰ کی عبادت کے مقابلے پر کسی چیز کو بھی اس سے مقدم نہیں ٹھہرائیں گی۔

نماز کا حکم ایک بنیادی حکم ہے جو ہر مسلمان پر ہر بالغ مسلمان پر فرض ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جب دس سال کے بچے ہو جائیں تو ان پر سختی کرو کہ وہ نماز پڑھیں۔ اور ان کو عادت ڈالو باجماعت نماز پڑھنے کی لڑکوں کو اور اسی طرح عورتوں اور بچیوں کو نماز پڑھنے کی عادت ڈالو۔ سوائے چند شرعی عذرات کے لئے جس میں عورتوں کو نماز نہ پڑھنے کی اجازت ہے ہمیشہ نماز کی پابندی کرنی چاہئے۔ اگر آپ اس بات کی پابندی کرنے والی ہوں گی، اپنی عبادتوں کی اور اپنی نمازوں کی صحیح طرح حفاظت کرنے والی ہوں گی تو یہی چیز ہے جو پھر اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتے ہوئے آپ کی اولاد کی بھی صحیح تربیت ہوگی۔ یہاں جو فرمایا وَلَا یَقْتُلْنَ اَوْلَادَھُنَّ (الممتحنہ:13) اب ایسا کوئی ماں اپنے بچے کو قتل تو نہیں کرتی۔ اس کا مطلب یہی ہے کہ اپنی حالتیں ایسی بناؤ اور اپنے بچوں کی تربیت ایسی کرو کہ وہ اللہ کے دین پر قائم ہو جائیں اور اللہ کی طرف جھکنے والے ہوں۔ اور اپنی نمازوں کی حفاظت کرنے والے ہوں۔ اور نیک اعمال بجا لانے والے ہوں تا کہ ہمیشہ وہ اس دنیا میں بھی آپ کی نیک نامی کا باعث ہوں۔ اللہ تعالیٰ سے جزا پانے والے ہوں اور آخرت میں بھی آپ بھی، آپ کی اولادیں بھی اور آپ کی نسلیں بھی اللہ تعالیٰ سے جزا پانے والی ہوں۔

اسی طرح آپ نے ایک عہد کیا، لجنہ کے عہد میں بھی آپ دوہراتی ہیں کہ معروف باتوں میں کبھی نافرمانی نہیں کریں گی۔ یہی عہد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی آپ سے لیا شرائط بیعت میں۔ تو معروف باتیں کیا ہیں؟ معروف باتیں وہ نیکی کی باتیں ہیں جو آپ کو وقتاً فوقتاً خلیفۂ وقت کی طرف سے کہی جاتی ہیں، تحریک کی جاتی ہیں۔ اور حالات کو دیکھ کر مختلف قسم کی نیکیاں جو قرآن کریم میں درج ہیں ان کے بارہ میں زیادہ تحریک کی جاتی ہے تو اس لحاظ سے یہ بھی آپ کا ایک عہد ہے۔ اور ایک عہد نبھانا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تمہارے عہدوں کے بارہ میں تم سے پوچھا جائے گا۔ اس لئے ہمیشہ یاد رکھیں کہ آپ نے معروف فیصلے پر عمل درآمد کرنے کا جو عہد کیا ہے اس کو نبھانا بھی ہے۔

پس معروف فیصلہ جیسا کہ مَیں نے کہا نیک باتوں پر عمل کرنا ہے۔ اور معروف یہی نیکیاں ہیں جس کو معروف کہتے ہیں اور اس پر عمل کرنا آپ کا فرض ہے۔ وقتاً فوقتاً اس کی تحریک ہوتی رہتی ہے اور مجھے بڑی خوشی ہے کہ جب بھی کسی بات کی تحریک ہوئی اور توجہ دلائی گئی، چاہے عبادتوں کی طرف توجہ دلانا ہے اور نیکی کے دوسرے کاموں کی طرف توجہ دلانا ہے جماعت احمدیہ میں دنیا میں ہر جگہ بلا امتیاز بلا تخصیص لجنہ اماء اللہ نے ہمیشہ لبیک کہا ہے۔ اگر آپ اسلام کی تاریخ پر نظر ڈالیں اور ہمیں ایسی عورتیں نظر آتی ہیں صحابیات میں سے جو عبادت کرنے میں مردوں سے بھی آگے نکل گئی تھیں۔ جماعت احمدیہ کی ابتدائی تاریخ پر نظر ڈالیں تو ہمیں ایسی خواتین بھی نظر آتی ہیں جو خدا تعالیٰ کے فضل سے عبادتوں میں اعلیٰ معیار قائم کرنے والی تھیں۔ اسی طرح دوسرے کام میں مثلاً اسلامی جنگوں کے ابتدائی دور میں مسلمان صحابیات نے، خواتین نے بہت اہم کردار ادا کیا ہے۔ جنگی میدان میں نرسنگ کا کام کرتی رہیں۔ فوجیوں کی دیکھ بھال کرتی رہیں مریضوں کی۔ اسی طرح یہ بھی ہوا کہ اگر کبھی مسلمان لشکر خوفزدہ ہو کر دشمن سے پیچھے دوڑا تو مسلمان عورتوں نے ان کو غیرت دلائی اور آپ آگے کھڑی

باقی صفحہ نمبر 7 پر ملاحظہ فرمائیں

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات،

گرانقدر مساعی اور ان کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

قسط نمبر22

قتل کے منصوبے اور خدائی حفاظت

مکرم چوہدری محمد شریف صاحب نے اپنی تبلیغی زندگی میں الٰہی حفاظت اور تائید خداوندی کے بے شمار واقعات مشاہدہ کئے۔ چنانچہ آپ تائید خداوندی کا ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

''میرے فلسطین پہنچنے سے پہلے ہی علمائے شام کی طرف سے اہل فلسطین کو یہ خطوط پہنچ رہے تھے کہ احمدی مبلغ آرہا ہے اس کو قتل کردو اور وہ قتل کرنے کی نیت سے آئے بھی۔ لیکن خدا تعالیٰ نے اپنی بے نظیر قدرت سے بچا لیا۔ اس زمانے میں فلسطین میں عملاً کوئی حکومت نہ تھی اور لٹیروں کے کئی گروہ سرگرم عمل تھے۔ ایک دن انہوں نے عصر کے بعد ہمیں یہ پیغام بھیجا کہ مغرب سے قبل ہمیں 500 پونڈ بھجوادیں ورنہ ہم آپ کے آدمیوں کو اغوا کرلیں گے۔ جب انہیں مطلوبہ رقم نہ ملی تو انہوں نے احمدیہ مشن کا محاصرہ کرلیا اور دس احمدیوں کو پکڑ کر لے گئے۔ مَیں ان کے اندر پھرتا رہا۔ لیکن خدا کی قدرت کہ وہ مجھے پہچان نہ سکے اور دھکا دے کر دور ہٹا دیا۔'' (تشحیذ الاذہان جنوری 1978ء)

اسی طرح ایک اور واقعہ بیان کرتے ہوئے مکرم چوہدری محمد شریف صاحب بیان فرماتے ہیں:۔

''اسی طرح ایک دفعہ مَیں بینک میں گیا تو وہاں بھی ایسا ہی واقعہ پیش آیا۔ ایک آدمی مجھے قتل کرنے کے لئے میرا نشانہ لے رہا تھا (جس کا مجھے بعد میں پتہ چلا) کہ ایک کار اچانک میرے اور اس کے درمیان حائل ہوگئی اور وہ آدمی بھاگ گیا۔ اس طرح خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے مجھے بچا لیا''۔

(تشحیذ الاذہان جنوری 1978ء صفحہ10)

ایسے ہی ایک واقعہ کا ذکر مکرم طٰہٰ قزق صاحب نے اپنی غیر مطبوعہ یادوں میں یوں بیان کیا ہے:

تقسیم فلسطین کے ایام میں کسی کو قتل کردینا بڑی عام سی بات بن گئی تھی اور بدامنی اور لاقانونیت کی وجہ سے روزانہ کئی اشخاص کے نامعلوم افراد کے ہاتھوں قتل کی خبریں معمول بن کے رہ گئی تھیں۔ ایسی صورت میں احمدیوں کا اور خصوصاً مولانا محمد شریف صاحب کا قتل بہت ہی معمولی اور آسان کام تھا جس کے لئے مخالفین کوشاں تھے۔ حتی کہ ایک احمدی مکرم احمد المصری صاحب کو شہید کر دیا گیا، اسی طرح مکرم رشدی بسطی صاحب صدر جماعت حیفا پر قاتلانہ حملہ ہوا اور انہیں گردن پر گولی لگی لیکن اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے فضل سے بچا لیا۔ اسی طرح مولانا محمد شریف صاحب کے ہمسائے میں رہنے والے احمدی دوست مکرم محمد صالح عودہ صاحب پر دو قاتلانہ حملے ہوئے۔ اسی دوران مکرم مولانا محمد شریف صاحب کے قتل کا منصوبہ بھی کیا گیا جو ناکام ہوگیا۔ مَیں مولانا محمد شریف کے ساتھ ساتھ رہتا تھا۔ ایک دن مَیں بازار میں مولانا صاحب کے ساتھ تھا۔ جب واپس گھر آیا تو مجھے بتایا گیا کہ بعض مجرم پیشہ لوگ مولانا محمد شریف صاحب کے قتل کا منصوبہ بنا کر بیٹھے ہوئے تھے لیکن جب مجھے ان کے ساتھ دیکھا تو اپنے منصوبہ کی تکمیل نہ کر سکے۔ بعد میں انہوں نے ہمارے خاندان میں یہ پیغام بھیجا کہ میں مولانا صاحب سے دور ہی رہوں۔ لیکن چونکہ ہمارا خاصا اثر ورسوخ تھا اور ہمارے خاندان کے بعض لوگ انقلابی تحریک کا حصہ بھی تھے لہذا ہم نے کسی کی دھمکیوں کی کوئی پرواہ نہ کی۔

چوہدری محمد شریف صاحب دشمن کی سازش اور ایک احمدی کا اخلاص کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

''میں جس مکان میں رہتا ہوں اس کے متعلق ثوار کی طرف سے فتوی جاری ہوگیا کہ اس کو کسی رات ڈائنا میٹ سے اڑا دیا جائے۔ اور ثوار کی طرف اس احمدی بھائی سے کہا گیا کہ یا تو تم اپنے مبلغ کو اپنے مکان سے نکال دو۔ یا تم خود نکل جاؤ کیونکہ تمہارے مکان کے متعلق یہ حکم ہوا ہے۔ اس نے جواب دیا کہ مجھے اپنی اور اپنے مکان کی کوئی پرواہ نہیں لیکن مَیں اپنے سلسلہ کے مبلغ کو نہیں نکال سکتا۔ اس سے اس بھائی کا اخلاص اور سلسلہ کی محبت ظاہر ہے۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔

(الفضل 28/اکتوبر 1939ء صفحہ6)

چوہدری صاحب اس واقعہ کے بعد بیان فرماتے ہیں کہ:۔

''جب دہشت گردوں کا اس سے بھی کام نہ چلا۔ تو انہوں نے ان کی ساس سے جو غیر احمدی ہے کہا تم اپنی لڑکی کو گھر لے آؤ کیونکہ اس کا خاوند اپنی جماعت کے مبلغ کو وہاں سے نہیں نکالتا۔ اور اب فتویٰ جاری ہوا ہے کہ دونوں کو مع مکان اڑا دیا جائے۔ اس پر اگر چہ وہ تھی تو غیر احمدی مگر اس نے جواب دیا کہ جب تم نے اس کے خاوند اور ان کے گھر کو اڑا دیا ہے۔ تو میری لڑکی نے زندہ رہ کر کیا کرنا ہے۔ پھر اس کے بعد جلد ہی اس فتنہ کا بانی بھی قتل ہوگیا۔''

(الفضل 28/اکتوبر 1939ء صفحہ 6)

تائید و نصرت خداوندی کے واقعات

تائید خداوندی کا ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے مولانا محمد شریف صاحب فرماتے ہیں:۔

''ایک دفعہ کمیونسٹوں نے اسلام کے خلاف ایک مضمون لکھا۔ مَیں نے اس کا جواب سپرد قلم کیا اور بصورت ٹریکٹ اسے شائع کر کے بڑے بڑے شہروں میں تقسیم کروا دیا۔ ناصرہ (جہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے تھے) کی شرعی عدالت کے قاضی طاہر طبری نے وہ مضمون پڑھا اور بہت خوش ہوئے۔ انہوں نے مجھے دعوت دی کہ آپ ناصرہ میں تشریف لائیں اور ہمیں ممنون فرمائیں۔ چنانچہ مَیں چند احمدی احباب کے ہمراہ ناصرہ گیا۔ قاضی صاحب نے وہاں چیدہ چیدہ بیس پچیس علماء کو بلایا ہوا تھا۔ شاندار دعوت ہوئی اور تبلیغ کا موقع ملا۔ ہمیں بہت خوشی ہوئی کہ اللہ تعالیٰ نے مسیح موعودؑ کے غلاموں کو مسیح ناصریؑ کی بستی میں یہ عزت عطا فرمائی۔ الحمدللہ۔

(تشحیذ الاذہان جنوری 1978ء صفحہ10)

تائید خداوندی کا ایک اور واقعہ بیان کرتے ہوئے چوہدری محمد شریف صاحب فرماتے ہیں:۔

''جب فلسطین میں یہودی حکومت قائم ہوئی تو فلسطین ساری دنیا سے منقطع ہو گیا۔ اور تمام رابطے ٹوٹ گئے۔ ہمیں مرکز سلسلہ سے کوئی پیسہ نہیں آ سکتا تھا۔ انہی دنوں مَیں ایک دفعہ مغرب کے بعد کسی خاص کام کے لئے جا رہا تھا کہ ایک بزرگ احمدی دوست نے میرے ہاتھ میں ساڑھے سات پونڈ تھما دئے۔ مَیں نے پوچھا کہ یہ کس لئے؟ تو کہنے لگے آپ کے لئے ہیں۔ مَیں نے کہا اگر یہ زکوٰۃ، چندہ عام، تحریک جدید وغیرہ کے ہیں تو مَیں لے لیتا ہوں ورنہ نہیں۔ اس پر وہ کہنے لگے کہ مَیں نے خواب میں دیکھا تھا کہ آپ کو روپیہ کی ضرورت ہے۔ اور اگر مَیں آپ کی مدد نہیں کروں گا تو اللہ تعالیٰ میرے بچوں پر ابتلاء لائے گا۔ تو مَیں نے انہیں جمع کیا اور یہ خواب بتائی تو انہوں نے یہ رقم دی ہے۔ اس لئے یہ مَیں آپ کے پاس لایا ہوں۔ اس بزرگ کا نام الحاج احمد عبدالقادر تھا اور وہ گزشتہ سال ہی فوت ہوئے ہیں''۔

(تشحیذ الاذہان جنوری 1978ء صفحہ11)

تبلیغی دورے

مکرم مولانا محمد شریف صاحب نے مختلف تبلیغی دورے بھی کئے اور حتی الوسع پیغام حق پہنچانے کی پوری کوشش کی۔ اس سلسلہ میں آپ نے مصر کا سفر اختیار کیا اور اس طرح احباب مصر کی ایک دیرینہ خواہش کو پورا فرمایا اور اس زمانہ میں نقل و حرکت پر جو پابندیاں تھیں۔ ان کے باوجود اللہ تعالیٰ نے آپ کو مصر جانے کا موقع بہم پہنچایا۔ چنانچہ آپ وہاں گئے اور ماہ فروری 1944ء کا معتد بہ حصہ اور سارا مارچ وہیں گزرا۔ وہاں پہنچ کر آپ نے سب سے پہلے گزشتہ دو سال کے مالی حسابات کی پڑتال کی۔ اور عہدیداران جماعت کا نیا انتخاب کروا کر احباب جماعت میں کام کرنے کی نئی روح پیدا کی۔ آپ کی تربیت و تلقین کا یہ اثر ہوا کہ احباب مصر نے نہایت تندہی اور توجہ کے ساتھ تبلیغِ سلسلہ کا کام شروع کر دیا۔ مصر کے حالات کا مطالعہ کرنے والے لوگ اس حقیقت سے بخوبی آگاہ ہیں کہ اس ملک میں تبلیغ پر ایسی شدید پابندیاں ہیں کہ کہا جا سکتا ہے کہ وہاں پبلک طور پر تبلیغ کرنے کی اجازت ہی نہیں اور اس لئے تبلیغ کا کام انفرادی ملاقاتوں اور پرائیویٹ اجتماعات تک ہی محدود ہے۔ چنانچہ تربیت جماعت کے ساتھ مکرم مولوی محمد شریف صاحب نے اسی واحد ذریعہ تبلیغ سے پورا پورا فائدہ اٹھایا اور اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے آپ کی مساعی کو بار آور فرمایا اور چار احباب داخلِ سلسلہ ہوئے۔

(ماخوذ از الفضل 19/دسمبر 1944ء صفحہ5)

نبی آ سکتا ہے!

دورانِ قیامِ مصر میں ایک بلند پایہ ازہری اور حجازی شیخ سے مکرم مولوی صاحب کا ایک پرائیویٹ مناظرہ بھی ہوا جس میں بعض احمدی احباب کے علاوہ چند ایک غیر احمدی بھی موجود تھے۔ شیخ صاحب نے مولوی صاحب سے دریافت کیا کہ احمدیہ جماعت اور دوسرے اسلامی فرقوں میں بنیادی اختلاف کس امر میں ہے۔ مولوی صاحب نے جواب دیا کہ مسئلہ وفاتِ مسیح میں۔ مگر شیخ صاحب نے کہا کہ نہیں بنیادی اختلاف مسئلہ ختم نبوت میں ہے۔ مکرم مولوی صاحب نے اسی مسئلہ پر ان سے تبادلہ خیال شروع کیا۔ اور اپنے عقیدہ کی تائید میں قرآن مجید سے دس آیات پیش کیں۔ شیخ صاحب نے ان میں سے صرف ایک آیت، اِمَّا يَـاْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ (الاعراف:36) پر جرح کی اور چار گھنٹہ تک اسی پر بحث ہوتی رہی جس میں شیخ صاحب ایسے عاجز آ گئے کہ کھلے الفاظ میں اعتراف کرلیا بلکہ لکھ دیا کہ عقلی طور پر اس آیت سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ آئندہ بھی نبی آ سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی تائید کا مظاہرہ احباب جماعت کے لئے بہت ایمان افروز تھا۔ اس کے بعد شیخ صاحب ایک بہانہ تلاش کر کے تشریف لے گئے۔

(ملخص از الفضل 19/دسمبر 1944ء صفحہ5)

قاہرہ میں تبلیغ احمدیت

مکرم چوہدری محمد شریف صاحب اپنی ایک رپورٹ میں قاہرہ میں تبلیغ کے بارے میں تحریر فرماتے ہیں:۔

''سال رواں میں قاہرہ میں احمدیت کے خلاف بڑے زور و شور سے اخباروں میں پراپیگنڈہ ہوا۔ جس کی وجہ یہ تھی کہ لاہور سے دو البانوی (پیغامی) طالب علم عربی کی تعلیم حاصل کرنے کے لئے جامعہ ازہر میں داخل ہوئے۔ ازہر والوں کو علم ہوگیا کہ یہ قادیانی ہیں۔ جس پر ان کو ازہر سے خاص طور پر نکال دیا گیا اور شیخ الازہر نے بعض مشہور متعصب علماء کی ایک تحقیقاتی کمیٹی مقرر کی کہ احمدیت کا پورے طور پر مطالعہ کر کے رپورٹ کرے کہ کیا یہ طالب علم ازہر میں جو سنیوں کی ایک پرانی طرز کی دینی درسگاہ ہے تعلیم پا سکتے ہیں یا نہیں۔ جس پر اخباروں نے یہ خبریں بڑے بڑے عنوانوں سے شائع کیں۔ اخبار الفتح (قاہرہ) نے بھی جو ہمارا ایک پرانا دشمن ہے اس موقعہ کو غنیمت سمجھا اور علماء ہندوستان کے بوسیدہ فتاویٰ تکفیر ایک دو مرتدوں کی مدد سے شائع کرنے شروع کئے۔ ہماری طرف سے بھی ان کے جواب مصر کے اخباروں میں شائع کئے گئے۔ اور البشریٰ میں بھی ان کا جواب دیا گیا۔ بذریعہ ڈاک بھی خاکسار نے شیخ الازہر اور اس کمیٹی کو رجسٹرڈ خطوط ارسال کئے۔ مگر ان کی طرف سے کوئی جواب موصول نہیں ہوا۔ اکتوبر میں کمیٹی کی رپورٹ نے شائع ہونا تھا۔ مگر اب تک ان کی طرف سے کوئی رپورٹ شائع نہیں ہوئی۔ البتہ البشریٰ کے مضمون کے نتیجہ میں ''کلیۃ دارالعلوم'' مصر کے امتحانوں میں شریک ہونے کے لئے سب طلباء کو اجازت مل گئی۔ خواہ وہ کسی ملک و ملت کے ہوں۔

(سالانہ رپورٹ صدر انجمن 40-1939ء)

دمشق میں تبلیغ احمدیت

دمشق میں تبلیغ کے متعلق چوہدری محمد شریف صاحب فرماتے ہیں:۔

''دمشق میں بحیثیت جماعت کوئی نظام نہیں۔ ایک تو وہاں کی سیاسی حالت بہت خراب ہے۔ دوسرے ملکی قانون نہایت سخت ہیں۔ تیسرے علماء کی مخالفت بھی نہایت شدومد سے ہے۔ پھر کوئی خاص مکان بھی جماعت کے اجتماعات کے لئے نہیں مل سکا۔ مگر تاہم منیر آفندی الحصنی اور دوسرے احمدی احباب انفرادی طور پر کام کر رہے ہیں۔ کچھ نئے احمدی بھی اس سال وہاں ہوئے ہیں اور ماہوار چندے بھی ادا کر رہے ہیں۔ تحریک جدید میں بھی حصہ لے رہے ہیں۔ ہفتہ وار درس بھی ہوتا ہے۔

گزشتہ ماہ فروری میں وہاں کے ایک بہت بڑے بارسوخ عالم نے جو تصوف کا دم بھی بھرتا ہے ہمارے ساتھ مباہلہ و مناظرہ کرنا چاہا۔ جب ہماری طرف سے اس کی منظوری اور شرائط طے کرنے کا پیغام پہنچایا گیا۔ تو (سنا ہے کہ) اس کو بعض منذر خوابیں آئیں۔ اور دوسرے لوگوں نے بھی اس کو ڈرایا اور کہا کہ احمدی تو شیطانوں کو مباہلہ کر کے مار لیتے ہیں۔ تو اس نے انکار کر دیا جس کا ہمارے زیر تبلیغ غیر احمدیوں پر اچھا اثر ہوا''

(سالانہ رپورٹ صدر انجمن 40-1939ء)

بغداد میں تبلیغ احمدیت

بغداد میں تبلیغ کے متعلق چوہدری صاحب تحریر فرماتے ہیں:۔

''جماعت بغداد بھی ابتلا سے گزری اور گزر رہی ہے کیونکہ وہاں کی حکومت نے ارادہ کیا تھا کہ احمدیوں کو عراق سے نکال دیا جائے اور اس کے لئے مختلف تحقیقاتیں بھی شروع ہوئیں تھیں۔ مگر اللہ تعالیٰ کے قوی ہاتھ نے دو تین فوری نمونے اپنی قدرت کے دکھلائے جس کی وجہ سے کچھ التوا ہو گیا۔ مگر تاہم حکومت عراق اسی کوشش میں ہے کہ ان کو وہاں سے نکال دیا جائے لیکن باوجود اس کے وہاں کے احباب تبلیغ میں خاص حصہ لے رہے ہیں اور لٹریچر بھی تقسیم کر رہے ہیں اور چندہ میں بھی باقاعدہ ہیں۔

(سالانہ رپورٹ صدر انجمن 40-1939ء)

نئی جماعتیں

حضرت چوہدری صاحب نے مصر، شام، اردن، لبنان، اور عراق کے دورے کئے۔ آپ کے ذریعہ جہاں بلاد عربیہ کی پہلی جماعتوں میں اضافہ ہوا۔ وہاں سوڈان، حبشہ، عدن، کویت، بحرین اور شمالی افریقہ میں نئی جماعتیں قائم ہوئیں۔

(تاریخ احمدیت جلد پنجم صفحہ 507)

ایک اور جگہ نئی جماعتوں کے متعلق حضرت چوہدری محمد شریف صاحب فرماتے ہیں:۔

اگرچہ نئی جماعت تو کسی جگہ قائم نہیں ہوئی۔ مگر چار مقامات (صفہ۔ دامون۔ طیرہ۔ مرازعلی) ایسے ہیں جہاں پہلے کوئی احمدی نہ پایا جاتا تھا۔ مگر اب وہاں سے ایک ایک دو دو اصحاب بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے۔

تبلیغی میدان میں قربانیاں

فلسطین انقلاب کے خاتمہ کے ساتھ ہی دوسری عالمی جنگ شروع ہوگئی۔ ان حالات میں جماعت کے افراد مختلف ٹولیوں کی صورت میں تبلیغ کیلئے جاتے تھے اور مختلف پمفلٹس اور عربی و عبرانی زبانوں میں تبلیغی لٹریچر تقسیم کیا کرتے تھے۔ ایک دن دو احمدی نوجوان تبلیغ کی غرض سے بہائیوں کے شہر عکّہ میں گئے جن میں سے ایک کا نام کامل عودہ تھا۔ لیکن وہاں جا کر یہ دونوں جدا ہو گئے۔ چنانچہ کامل عودہ صاحب کو مخالفین نے گھیر لیا اور مار مار کر لہولہان کر دیا۔ قریب تھا کہ وہ انہیں شہید کر دیتے۔ لیکن انہوں نے ایک دکان میں پناہ لی اور اندر سے دروازہ بند کر لیا۔ لوگ دروازہ توڑ کر اندر گھسنے کی کوشش میں تھے کہ وہاں پولیس آگئی جس نے لوگوں کو منتشر کیا۔

آپ کو سوال کی اجازت نہیں ہے

ایک دفعہ دو احمدی نوجوان حیفا میں پروٹسٹنٹ عیسائیوں کے گرجے میں گئے۔ جہاں پادری لیکچر دے رہا تھا۔ لیکچر کے اختتام پر پادری نے کہا کہ اگر حاضرین میں سے کسی نے کوئی سوال پوچھنا ہو تو پوچھ سکتا ہے۔ اس پر ان دو احمدیوں میں سے ایک نے کھڑے ہو کر کوئی سوال پوچھا جس سے پادری کو پتہ چل گیا کہ یہ احمدی ہے۔ چنانچہ سوال کا جواب دینے کی بجائے اسے کہا: آپ کو سوال پوچھنے کی اجازت نہیں ہے۔ احمدی نے کہا کہ آپ نے حاضرین کو سوال پوچھنے کی دعوت دی ہے اور میں حاضرین میں سے ہوں۔ قصہ مختصر یہ کہ پادری نے سوالات سے عاجز آ کر گرجے کی روشنیاں بجھا کر سب کو اس سے نکل جانے کا کہا اور خود بھی چلتا بنا۔

واہ رے جوش جہالت......

ایک دفعہ دو آدمی جماعت میں داخل ہوئے۔ ایک کا نام حمدی مقصود اور دوسرے کا نام فوزی تھا۔ حمدی مقصود تعلیم یافتہ شاعر اور ادیب نوجوان تھا جبکہ فوزی احمدی ہونے سے قبل بے نماز اور شرابی تھا۔ جب احمدی ہوا تو اس کے محلّہ کے مولوی اس کے پیچھے پڑ گئے۔ فوزی نے انہیں کہا کہ جب میں بے نماز تھا اور شراب پیتا تھا تب تو آپ کو مجھ سے کوئی گلہ نہ تھا نہ میری زندگی پر کوئی اعتراض۔ اب جبکہ میں نے وہ سب کچھ چھوڑ دیا ہے تو تم میرے پیچھے پڑ گئے ہو۔ اس پر احمدیت کی اندھا دھند مخالفت کرنے والے ان مولویوں نے جواب دیا کہ قادیانی ہونے سے تو بہتر ہے کہ تم اپنی پہلی حالت کی طرف لوٹ آؤ۔ چنانچہ یہ بدنصیب احمدیت چھوڑ کر اپنی پہلی ڈگر پر واپس آ گیا، جبکہ حمدی مقصود صاحب قائم رہے اور آپ کے بعض قصائد مجلّہ البشریٰ میں نشر بھی ہوئے۔

باادب بانصیب

مکرم طٰہٰ قزق صاحب صدر جماعت اردن نے شاید چالیس کی دہائی میں بیت المقدس میں مسجد اقصیٰ کی سیر کی۔ وہاں پیش آنے والے ایک واقعہ کے بارہ میں وہ لکھتے ہیں کہ وہاں ایک شخص سے ملاقات ہوئی جس کا خاندان صدیوں سے مسجد اقصیٰ کا کلید بردار تھا۔ یہ لوگوں کو مسجد اقصیٰ کی سیر کرواتے تھے اور مختلف مقامات کے بارہ میں بتاتے تھے۔ باتوں باتوں میں پتہ چلا کہ وہ احمدی ہے لیکن اس نے یہ بات چھپائی ہوئی ہے۔ اس نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی زیارت بیت المقدس اور مسجد اقصیٰ کے موقعہ پر پیش آنے والا ایک واقعہ بیان کیا کہ جب حضورؓ تشریف لائے تو مسجد میں کام کرنے والے تمام مشائخ کرام اور دیگر خادم حضرات نے ساتھ مسجد کے مختلف مقامات کی سیر کی۔ بعد ازاں حضورؓ تو اپنے ہوٹل میں تشریف لے گئے لیکن چونکہ کسی کو کچھ عطا نہ فرمایا جس کی وجہ سے بعض لوگوں نے آپؓ کے متعلق نامناسب الفاظ کہے، بعض نے کچھ نہ کہا، اور بعض نے اس کے باوجود آپ کی تعریف ہی کی۔

اگلے دن حضورؓ نے ان میں سے ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ لفافوں میں کچھ نقدی بھجوائی اور عجیب بات یہ ہوئی کہ جس نے نامناسب الفاظ کہے تھے اس کو سب سے کم رقم ملی جبکہ جس نے خاموشی اختیار کی اس کو پہلے سے زیادہ اور جس نے حضورؓ کی تعریف کی تھی اس کا حصہ سب سے زیادہ تھا۔ وہ شخص کہنے لگا کہ میں حضورؓ کی تعریف کرنے والوں میں شامل تھا۔

استجابت دعا کا حیرت انگیز واقعہ

مکرم سید عبدالحی صاحب ناظر اشاعت حضرت چوہدری صاحب کی قبولیت دعا کا ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

''ایک دفعہ میں نے چوہدری محمد شریف صاحب سے عرض کیا کہ عام طور پر لوگوں میں یہودیوں کے بارے میں نفرت کے جذبات پائے جاتے ہیں۔ آپ ان میں موجود رہے ہیں۔ آپ کا کیا خیال ہے؟ اس پر انہوں نے مجھے ایک واقعہ بتایا کہ ایک دفعہ حیفا میں میں بیمار ہو گیا۔ ہسپتال میں لے جایا گیا۔ ہسپتال والوں کا Treatment بہت لمبا تھا اس لئے تجویز ہوا کہ کوئی ڈاکٹر گھر پر ہی علاج کریں۔ چنانچہ ایک جرمن نژاد یہودی میرے علاج پر مقرر ہوا۔ اور وہ یہودی ڈاکٹر مسلسل میرے گھر میں آتا رہا۔ حتیٰ کہ جب برف باری بڑھ گئی تب بھی وہ میرے گھر آتا رہا۔ اس ڈاکٹر کے ہاں 18 سال قبل ایک بچی ہوئی تھی اور اس کے بعد کوئی اولاد نہ ہوئی۔ ڈاکٹر نے تو اس بات کا میرے سامنے ذکر نہ کیا۔ لیکن میرے دل میں اس ہمدرد ڈاکٹر کے لئے خاص رحم دلی پیدا ہوئی اور میں نے اس کے لئے اولاد کی دعا کی۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے بتایا کہ اس کے ہاں بیٹا ہوگا۔ چنانچہ میں نے ڈاکٹر کو بتایا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے کہ تیرے ہاں اس سال میں ایک بیٹا ہوگا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس کو 18 سال بعد بیٹا فرمایا۔

یہودی طریق کے مطابق ساتویں دن بچے کے ختنے اور نام وغیرہ کی رسومات ادا کی جاتی ہیں۔ اس ڈاکٹر نے اس دن اپنے بہت سے عزیزوں اور دوسرے لوگوں کو جن میں مذہبی علماء بھی تھے بلوایا اور مجھے اس دن خاص طور پر آنے کی دعوت دی۔ جب میں اس ڈاکٹر کے گھر گیا تو تمام یہودی مجھے دیکھ کر حیران رہ گئے کہ یہ مسلمان یہاں کیا لینے آ گیا ہے۔ کیونکہ یہودی مسلمانوں سے خاصی منافرت رکھتے ہیں اور ناپسندیدگی کا اظہار کیا کہ یہ کس تعلق میں یہاں آئے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب نے سب کچھ بتایا کہ ان کی دعا سے ہی میرے ہاں بیٹا پیدا ہوا ہے۔ اس لئے میں ان کو دعوت دے کر سب سے زیادہ خوشی محسوس کر رہا ہوں۔ اس لئے چوہدری صاحب نے بتایا کہ سارے یہودی ایک جیسے نہیں ہوتے ان میں کچھ شرفاء بھی ہوتے ہیں''۔

اس واقعہ سے بھی چوہدری صاحب کے مستجاب الدعوات ہونے کا ثبوت ملتا ہے۔

الٰہی مدد و نصرت

جب 1945ء میں اسرائیل قائم کیا گیا تو وہاں پر آپ نے یا کسی اور نے خواب دیکھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ آسمان پر پرواز کر رہے ہیں اور کبابیر کے گاؤں کے گرد گھوم رہے ہیں اور تسلی دے رہے ہیں کہ گھبراؤ نہیں۔ اس سے احمدیوں نے یہ یقین کر لیا کہ کبابیر محفوظ رہے گا اور کوئی تکلیف نہیں ہوگی اور احمدی بھی محفوظ رہیں گے۔ چوہدری صاحب نے بہت کوشش کی کہ کوئی آدمی وہاں سے ہجرت نہ کرے لیکن بعض احمدی نوجوان گھبرا کر وہاں سے چلے گئے لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنی تائید و نصرت فرمائی اور کبابیر میں جتنے بھی احمدی موجود تھے اللہ تعالیٰ نے ان کو ہر ایک شر سے بچایا۔ یہ حضرت چوہدری صاحب کی عاجزانہ دعاؤں کا نتیجہ تھا۔

جب اسرائیل کی حکومت قائم ہوگئی تو حکومت نے عام اعلان کیا کہ تمام لوگ ہر قسم کا اسلحہ حکومت کو جمع کروا دیں اور حکومت گھر گھر جا کر تلاشی بھی لے رہی تھی۔ اس وقت بعض احمدیوں نے سوچا کہ اسلحہ کے ذریعے ہماری حفاظت ہوگی۔ چوہدری صاحب نے فرمایا کہ مزید اسلحہ نہ خریدا جائے اور جو ہے اس کو واپس کر دیا جائے۔ اللہ تعالیٰ ہماری حفاظت کرے گا۔ اس کے باوجود بعض احمدیوں نے کچھ اسلحہ تہہ خانہ میں دبا دیا۔ چوہدری صاحب جب فجر کی نماز کے لئے تشریف لائے تو بڑے مسکرا رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ دیکھو یہاں تہہ خانے میں آپ لوگوں نے اسلحہ چھپا رکھا ہے۔ سب احمدی حیران ہوئے کہ ان کو کیسے پتہ چل گیا۔ چنانچہ وہ اسلحہ بھی حکومت کو واپس کر دیا گیا اور اس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنی تائید و نصرت فرما کر تمام احمدی جماعت کو آنے والے شر سے جو خود احمدیوں کے ذریعے ہی پیدا ہونے والا تھا بچا لیا۔

رشدی بسطی صاحب اور ان کا اخلاص

رشدی بسطی صاحب اس عرصہ کے نہایت مخلص، عالم اور اچھا لکھنے والے دوست تھے۔ ان کے کئی مضامین البشریٰ کی زینت بنے۔ ازاں بعد انہوں نے لمبے عرصہ تک جماعت کے صدر کی حیثیت سے بھی خدمات سرانجام دیں۔

جب فلسطین کی تقسیم ہوگئی تو کئی احمدی وقتی طور پر ہجرت کر کے شام کے علاقوں میں آ گئے تھے۔ شام کی حکومت کی طرف سے فلسطینی مہاجروں کو ماہوار معمولی رقم ملتی تھی۔ اس معمولی رقم کے حصول کے لئے بعض اچھے رکھ رکھاؤ والے افراد بھی قطار میں کھڑے نظر آتے تھے۔ ایسی صورتحال میں اللہ تعالیٰ نے احمدیوں کو قطاروں میں کھڑے ہونے سے اس طرح بچا لیا کہ مکرم رشدی بسطی صاحب کی ایک اہلیہ کا تعلق اس وقت کے شام کے صدر ادیب الشیشکلی کے خاندان

باقی صفحہ نمبر 9 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

ممبئی (انڈیا) میں بعض ظالموں کی دہشت گردی کی واردات کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے حالات اور مختلف مشوروں اور مختلف لوگوں کو دکھائی جانے والی فکرمندی کی رؤیا اور خوابوں کو سننے اور پڑھنے اور دعا کے بعد ہندوستان سے باہر کے احمدیوں کو اس سال قادیان کے جلسہ سالانہ میں شامل ہونے کے لئے نہ آنے کی تاکیدی ہدایت۔

ہمارے سب کام جذباتیت سے بالا ہو کر ہونے چاہئیں۔ دنیا کی باتوں یا استہزاء کا خیال دل سے نکالتے ہوئے ہونے چاہئیں۔

ابتلاؤں اور مشکلات سے بچنے کے لئے قرآن مجید اور احادیث نبوی میں مذکور بعض دعاؤں کا خاص طور پر التزام کرنے کی تاکید۔

محترمہ امتہ الرحمٰن صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد احمد صاحب درویش مرحوم (قادیان) کی نماز جنازہ غائب اور مرحومہ کا ذکر خیر

خطبہ جمعہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 5/دسمبر 2008ء بمطابق 5/فتح 1387 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الہادی۔ دہلی۔ انڈیا

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُوْلُهُ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ۔

ہر انسان کی اِس دنیا میں خواہشات ہوتی ہیں جو ہر ایک کی ذہنی اور جسمانی استعدادوں، علمی صلاحیتوں، مالی حالتوں، اپنے ماحول اور معاشرے کی حدود یا وسعت کے مطابق مختلف ہوتی ہیں۔ لیکن ایک مومن کو، ایک کامل ایمان والے کو، ایسے لوگوں کو جن کا کامل بھروسہ خدا تعالیٰ کی ذات پر ہوتا ہے ہر کام، ہر خواہش ہر مشکل اور ہر آسائش میں اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے کی طرف توجہ پیدا ہوتی ہے اور ہونی چاہئے۔ تبھی ایک انسان مومن کہلا سکتا ہے۔ تبھی ایمان میں ترقی کرنے والا کہلا سکتا ہے۔ تبھی اللہ تعالیٰ کا عبادت گزار کہلا سکتا ہے۔ ہر چھوٹی سے چھوٹی خواہش اور اس کو پورا کرنے کے لئے وہ اس فرمان کے مطابق اللہ تعالیٰ کے آگے جھکتا ہے کہ اگر جوتی کا تسمہ بھی لینا ہے تو خدا سے مانگو۔ کیونکہ اگر خدا تعالیٰ کی مرضی نہیں ہو گی تو جیب میں رقم ہونے کے باوجود، بازار تک پہنچنے کے باوجود، اُس دکان میں داخل ہونے کے باوجود جہاں سے تسمہ خریدنا ہے، ایسے حالات پیدا ہو سکتے ہیں کہ اس تسمے کا حصول ممکن نہ ہو۔ اور اگر یہ ممکن ہو بھی جائے تو اس کو استعمال کرنا نصیب نہ ہو۔

پس ہر چھوٹی سے چھوٹی چیز کے لئے، ہر چھوٹی سے چھوٹی خواہش کی تکمیل کے لئے، اللہ تعالیٰ کی طرف جھکنا ایک مومن کے لئے انتہائی ضروری ہے اور اس کا فضل مانگتے ہوئے اس چیز یا خواہش کے حصول اور تکمیل کی کوشش کرنی چاہئے۔

ہم احمدیوں پر اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا احسان ہے اور مَیں اکثر اس حوالے سے بات کرتا ہوں کہ ہمیں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی ذات کے متعلق یہ عرفان اپنی جماعت میں پیدا کرنے کی طرف بڑی شدت سے کوشش کی اور جماعت کو توجہ دلائی بلکہ پیدا فرمایا کہ خدا کو پہچانو اور کس طرح پہچانو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک موقع پر فرماتے ہیں:

''مَیں سچ کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ انہی کو پیار کرتا ہے اور انہی کی اولاد بابرکت ہوتی ہے جو خدا تعالیٰ کے حکموں کی تعمیل کرتا ہے۔ اور یہ کبھی نہیں ہوا اور نہ ہو گا کہ خدا تعالیٰ کا سچا فرمانبردار ہو، وہ یا اس کی اولاد تباہ و برباد ہو جاوے۔ دنیا اُن لوگوں کی ہی برباد ہوتی ہے جو خدا تعالیٰ کو چھوڑتے ہیں اور دنیا پر جھکتے ہیں۔ کیا یہ سچ نہیں ہے کہ ہر امر کی طناب اللہ تعالیٰ ہی کے ہاتھ میں ہے۔ اُس کے بغیر کوئی مقدمہ فتح نہیں ہو سکتا۔ کوئی کامیابی حاصل نہیں ہو سکتی اور کسی قسم کی آسائش اور راحت میسر نہیں آ سکتی۔ دولت ہو سکتی ہے مگر یہ کون کہہ سکتا ہے کہ مرنے کے بعد یہ بیوی بچوں کے کام ضرور آئے گی''۔

پھر آپؑ ایک جگہ فرماتے ہیں کہ: ''اللہ تعالیٰ مخفی ہے مگر وہ اپنی قدرتوں سے پہچانا جاتا ہے۔ دعا کے ذریعہ سے اس کی ہستی کا پتہ لگتا ہے۔ کوئی بادشاہ یا شہنشاہ کہلائے ہر شخص پر ضرور ایسے مشکلات پڑتے ہیں جن میں انسان بالکل عاجز رہ جاتا ہے اور نہیں جانتا اب کیا کرنا چاہئے۔ اس وقت دعا کے ذریعہ سے مشکلات دور ہوتے ہیں''۔

پس یہ فہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی جماعت میں پیدا فرمایا کہ ہر حالت میں خدا تعالیٰ کو یاد رکھنے کی ضرورت ہے وہی ہے جو تمام مشکلات کو دور کرنے والا ہے۔ وہی ہے جو اپنے بندوں کی صحیح راہنمائی کرنے والا ہے۔

پس جیسا کہ مَیں نے کہا کہ ہم احمدی خوش قسمت ہیں کہ اکثریت اس بات کا ادراک رکھتی ہے اور مشکلات میں اور ہر ضرورت میں خاص طور پر اللہ تعالیٰ کے آگے جھکتی ہے۔ ہر مومن کا کام اور اس کی پیدائش کا مقصد ہی خدا تعالیٰ کی عبادت ہے لیکن خاص حالات میں زیادہ توجہ پیدا ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کا فضل بھی خاص اس وجہ سے ہوتا ہے کہ عام حالات میں بھی مومن خدا تعالیٰ کی عبادت کی طرف توجہ دینے والا ہوتا ہے۔

جیسا کہ مَیں نے کہا مومن کی بھی خواہشات ہوتی ہیں لیکن وہ ان کو پورا کرنے کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف جھکتا ہے اور اس کو جھکنا چاہئے۔ کیونکہ اسے پتہ ہے کہ خدا تعالیٰ ہی ہے جو میری خواہشات کو پورا کرنے والا ہے۔ ہر کام میں خدا تعالیٰ کی رضا میرا مقصود زندگی ہے۔ یہ ایک مومن کی سوچ ہوتی ہے۔ ایک مومن کو اس بات کا ادراک ہے کہ چاہے وہ ذاتی کام ہو جس کا تعلق روزمرہ کے معاملات سے ہے یا کاروباری معاملات سے ہے یا دینی اور جماعتی حالات ہیں ہر کام کرنے سے پہلے ایک مومن جسے خدا تعالیٰ پر کامل ایمان ہے اللہ تعالیٰ کی طرف جھکتا ہے تا کہ اللہ تعالیٰ اس کام میں برکت ڈالے اور اس کے نیک نتائج پیدا فرمائے۔

بعض دفعہ ایک انسان ایک کام کو اچھا سمجھ رہا ہوتا ہے اور ہوتا بھی وہ نیک کام ہی ہے، سمجھتا ہے کہ اس کے اچھے نتائج نکلیں گے۔ کسی خواہش کی تکمیل کے لئے کوشش بھی کرتا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے نزدیک اگر وہ بہتر نہیں تو اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی بھلائی کی خاطر اس میں وقتی یا مستقل روک ڈال دیتا ہے۔ بعض اوقات ایک مومن کسی کام میں ہاتھ ڈالتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو یا اس کے قریبیوں کو یا اگر جماعتی معاملہ ہے تو جماعت میں بہت سارے افراد کو اس کام کے اس خاص موقع پر نہ ہونے یا بعض روکوں کے بارے میں پہلے سے اطلاع دے دیتا ہے۔ لیکن انسان پھر بھی اپنے اجتہاد کی وجہ سے اس کو کرنے پر اصرار کرتا ہے اور نتیجۃً پھر وہ کام اس خواہش کے مطابق نہیں ہوتا جو مومن چاہ رہا ہوتا ہے اور کام بھی نیک ہوتا ہے۔ اور پھر بعد کے

حالات اس حقیقت کو کھول دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا یہ فیصلہ ہے اور اسی میں برکت ہے اور اللہ تعالیٰ فی الحال نہیں چاہتا کہ ایسے حالات پیدا ہوں جس میں یہ کام ہو۔

اللہ تعالیٰ نے اس اصولی بات کی طرف کہ تم بعض کاموں کو اپنے لئے بہتر اور خیر کا باعث سمجھتے ہو لیکن اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس میں تمہارے لئے خیر نہیں ہوتی یا اس میں ایک عارضی روک ہوتی ہے۔ قرآن کریم نے اس طرح بیان فرمایا ہے کہ وَعَسٰی اَنْ تَکْرَھُوْا شَیْئًا وَّھُوَ خَیْرٌ لَّکُمْ کہ ممکن ہے تم کسی چیز کو ناپسند کرتے ہو اور وہ تمہارے لئے بہتر ہو۔ وَعَسٰی اَنْ تُحِبُّوا شَیْئًا وَّھُوَ شَرٌّ لَّکُمْ اور ممکن ہے ایک چیز تم پسند کرتے ہو اور وہ تمہارے لئے شر انگیز ہو۔ اور پھر فرمایا وَاللّٰہُ یَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ (البقرۃ:217) کہ اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

اب یہ اصولی بات ہے اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتا دیا کہ انسان کا علم چونکہ محدود ہے۔ بعض دفعہ وہ ایسی چیز کا مطالبہ کر رہا ہوتا ہے جو اسے اچھی بھی لگ رہی ہوتی ہے اور ہوتی بھی حقیقتاً اچھی ہے۔ اس میں اس کو اپنے لئے فائدے بھی نظر آ رہے ہوتے ہیں۔ اس کے حصول کے لئے اس کے دل کی شدید خواہش ہوتی ہے جبکہ وہ یہ برداشت نہیں کرتا کہ کسی بھی طرح وہ اپنی خواہش کی تکمیل یا اس کام کے ہونے سے محروم رہ جائے۔ لیکن نہیں جانتا کہ اس کام کے ہونے سے اس کو نقصان بھی ہو سکتا ہے یا اس وقت کے لئے اتنا فائدہ نہیں جتنا بعد میں ہو سکتا ہے۔ جو جذبہ ایک انسان کا کسی کام کے ہونے کے پیچھے کارفرما ہوتا ہے وہ شدت پسندیدگی یا ناپسندیدگی ہے۔ وہ آگے سے آگے بڑھنے کی خواہش ہے۔ وہ اچھے سے اچھا حاصل کرنے کی خواہش ہے۔ اگر یہ عام حالات میں کسی مخالف کو نیچا دکھانے کے لئے ہے تو تب بھی یہ خواہش ہوتی ہے کہ میری مرضی کے موافق کام ہو جائے تاکہ میرا ہاتھ مخالف کے اوپر رہے۔ اور کیونکہ انسان کا علم محدود ہوتا ہے اس لئے دونوں طرح کے جذبات یعنی خواہش کی تکمیل اور مخالف کو فوری طور پر ناکامی کا منہ دکھانے کے فائدے اور مضرات کو سمجھ نہیں سکتا اور جب انسان ضد کرتا ہے تو اس کوشش میں بجائے فائدے کے بعض اوقات اپنا نقصان کرا لیتا ہے۔ اپنے تمام وسائل اور سوچیں بروئے کار لانے کے بعد پھر ناکامی ہوتی ہے۔

پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ایک مومن کا کام ہے کہ کسی خواہش کی تکمیل میں اپنی پسند کو دخل نہ دے۔ بلکہ خاص طور پر جو دینی معاملات ہیں ان کے لئے تو بہت اہم ہے اور عام معاملات میں بھی کہ جو عالم الغیب والشہادۃ خدا ہے جو سیدھے راستے پر چلانے والا خدا ہے، جس نے اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ (الفاتحہ: 6) کی دعا سکھائی ہے اس سے مدد مانگیں۔ وہ خدا جو مجیب ہے، دعاؤں کو قبول کرنے والا ہے، جو دعاؤں کو سنتا ہے اس کے آگے جھکے کہ اے اللہ! تُو ہی ہر ظاہری اور چھپے ہوئے کا کامل علم رکھنے والا ہے۔ تُو مجھے سیدھے راستے پر چلا۔ میری دعا سن اور مجھے اپنی جناب سے جو تیرے نزدیک بہترین ہے اور جس طرح تو چاہتا ہے اس طرح عطا کر۔ تو جیسا کہ مَیں نے پہلے بیان کیا ہے کہ ایک مومن کو دُعا کے ذریعہ سے ہر کام میں خدا تعالیٰ سے مدد مانگنی چاہئے اور جب اس طرح مانگتا ہے تو اللہ تعالیٰ راستہ بھی دکھا دیتا ہے۔ لیکن بعض دفعہ دُعا کرنے کے باوجود اور بعض اشاروں کے باوجود جیسا کہ مَیں نے کہا اجتہادی غلطی کر جاتا ہے اور بعض اور اشاروں پر محمول کرتے ہوئے کہ اس میں کامیابی ہے لیکن وہ اشارے کسی اور مقصد کے لئے ہوتے ہیں یا کسی اور وقت کے لئے ہوتے ہیں، اُن کو دیکھتے ہوئے کام کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ جو اپنے بندوں کو نقصان سے بچانا چاہتا ہے ان کی غلطیوں کے باوجود پھر ایسے حالات پیدا کر دیتا ہے، بعض ایسے واقعات رونما ہو جاتے ہیں جو اس بات کی نشاندہی کر رہے ہوتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی مرضی یہ نہیں ہے۔ باوجود تمہاری شدید خواہش کے خدا تعالیٰ نے اس کام کی تکمیل یا اس کو کرنا کسی اور وقت کے لئے مقدر کر رکھا ہے۔ بے شک یہ کام ہونا ہے، خاص طور پر جو جماعت کی ترقی کے کام ہیں، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اللہ تعالیٰ کے وعدے ہیں یہ مقدر ہیں۔ بے شک انہوں نے ہونا ہے۔ بے شک ہم نے اور جماعت نے من حیث القوم، من حیث الجماعت اللہ تعالیٰ کے بے شمار فضلوں کو سمیٹنا ہے اور پھر ان فضلوں کا ایک نئی شان کے ساتھ دوبارہ انتشار بھی ہونا ہے جس نے پھر دنیا میں پھیلنا ہے اور پھر جماعتی ترقی کے اسباب نظر آنے ہیں۔ لیکن اس کے وقت کا تعین خود خدا تعالیٰ نے فرمانا ہے۔ ہمارا کام اس کی رضا پر چلتے ہوئے اور دعائیں مانگتے ہوئے اپنے کام کئے چلے جانا ہے۔

اس سال خلافت جوبلی کے حوالے سے ہر احمدی میں نیا جذبہ ہے۔ مختلف ملکوں کے جلسہ سالانہ ہو چکے ہیں اور ہو بھی رہے ہیں۔ قادیان کا جلسہ سالانہ بھی دسمبر کے آخر میں مقرر کیا گیا ہے اور اس میں شمولیت کے لئے بڑے جذبے سے دنیا میں احمدیوں نے کوشش کی اور تیاریاں بھی کی ہیں۔ لیکن گزشتہ دنوں ظالم لوگوں نے اس ملک میں، ممبئی میں جو دہشت گردی کی واردات کی ہے، اس نے پورے ملک میں ایک بے چینی پیدا کر دی ہے۔ یہاں کے اخباروں اور ٹیلیویژن چینلز نے جو شخص پکڑا گیا ہے اس کے حوالے سے انکشافات کئے ہیں۔ جو باتیں سامنے آ رہی ہیں اس سے لگتا ہے کہ یہ ظالم لوگ یا گروپ جو بھی ان میں ملوث ہیں اپنے ظلموں کو مزید پھیلانے کی کوشش کریں گے۔ اس کی وجہ سے حکومت نے بڑے احتیاطی اقدامات بھی کئے ہیں۔ تو بہرحال ان حالات کی وجہ سے جو یہاں آج کل ہیں مَیں نے باہر سے آنے والے احمدیوں کو روک دیا ہے اور بلا استثناء ہر ایک کو، مَیں پھر واضح کر دوں کہ باوجود اپنی بڑھی ہوئی خواہش کے باہر سے کسی نے اس جلسہ میں شامل ہونے کے لئے نہیں آنا۔ اللہ تعالیٰ حالات بہتر کرے گا تو پھر انشاء اللہ تعالیٰ موقع مل جائے گا۔ ہمیں تعلیم بھی یہی دی گئی ہے اور دعا بھی یہی سکھائی گئی ہے کہ ہمیشہ ابتلاؤں اور مشکلات سے بچنے کے لئے دعا کرو اور ان جگہوں سے بھی بچو۔ جو یہاں کے شہری ہیں وہ تو بہرحال یہیں رہتے ہیں۔ غیر ملکی جو سفر میں ہوتے ہیں ان کے حالات کچھ اور ہو جاتے ہیں۔ تو بہرحال ہمیں دعاؤں کی تلقین کی گئی ہے چاہے وہ قدرتی آفات ہیں یا ظالموں کے پیدا کردہ فسادات ہیں، ان سے بچنے کے لئے دعائیں ہیں۔

مختلف لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے جو پہلے ہی بعض فکر مندی والی رؤیا دکھائی تھیں جو کچھ نے مجھے پہلے بھی لکھی تھیں اور اب زیادہ آ رہی ہیں اور یہ سب خوابیں جو دنیا میں ان لوگوں کو دکھائی گئیں جو مختلف ممالک میں پھیلے ہوئے ہیں یہ سننے اور پڑھنے کے بعد اور اسی طرح دعا کے بعد اور مختلف مشوروں کے بعد مَیں نے باہر سے آنے والے لوگوں کو روکا ہے۔ یہی فیصلہ کیا ہے کہ نہ آئیں۔ ہمارے سب کام جذباتیت سے بالا ہو کر ہونے چاہئیں۔ دنیا کی باتوں یا استہزاء کا خیال دل سے نکالتے ہوئے ہونے چاہئیں۔ ہر احمدی کی جان کی قیمت ہے، بلاوجہ اپنے آپ کو مشکل میں ڈالنے کی ضرورت نہیں۔ مجھے پتہ ہے بہت سوں کو اس سے شدید جذباتی تکلیف پہنچے گی۔ لیکن ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر فضل فرماتا ہے۔ اگر ہم کسی غلط فیصلے کا اپنی بشری کمزوری کی وجہ سے سوچ بھی رہے ہوں تو حالات و واقعات کو اللہ تعالیٰ اس نہج پر لے آتا ہے جس سے ہمیں صحیح سوچوں اور صحیح فیصلوں کی طرف راہنمائی ملتی ہے۔

مَیں نے ابتلاؤں اور مشکلات سے بچنے کے لئے دعا کا ذکر کیا تھا اس کے لئے بہت سی مسنون دعائیں بھی ہیں۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بھی دعائیں سکھائی ہیں۔ حضرت مسیح موعود الصلوٰۃ والسلام کی دعائیں بھی ہیں۔ تو اس وقت مَیں آنحضرت ﷺ کی ایک دعا سامنے رکھتا ہوں جس کو مَیں پہلے بعض حوالوں سے بیان کر چکا ہوں اور وہ دعا یہ ہے اَعُوْذُ بِوَجْهِ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ الَّذِیْ لَيْسَ شَیْءٌ اَعْظَمُ مِنْهُ وَبِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ الَّتِیْ لَا يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَلَا فَاجِرٌ وَبِاَسْمَآءِ اللّٰهِ الْحُسْنٰی (كُلِّهَا) مَا عَلِمْتُ مِنْهَا وَمَا لَمْ اَعْلَمْ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَ ذَرَاَ وَبَرَاَ۔ (مؤطا امام مالک۔ باب ما یومر به من التعوذ) کہ مَیں اپنے عظیم شان والے اللہ کی پناہ میں آتا ہوں کہ جس سے عظیم تر کوئی شے نہیں اور کامل اور مکمل کلمات کی پناہ میں بھی کہ جن سے کوئی نیک و بد تجاوز نہیں کر سکتا اور اللہ کی تمام صفات حسنہ جو مجھے معلوم ہیں یا نہیں معلوم ان سب کی پناہ طلب کرتا ہوں اس مخلوق کے شر سے جسے اس نے پیدا کیا اور پھیلایا۔

اس میں تمام زمینی و آسمانی شرور سے بچنے اور خدا تعالیٰ کی پناہ میں آنے کی دعا ہے۔ آنحضرت ﷺ کی تو ہر دعا ہی بہت جامع ہے، اور برکتیں سمیٹنے والی ہے۔ لیکن جن چند مسنون دعاؤں کو روزانہ مَیں سامنے رکھتا ہوں ان میں سے ایک یہ بھی ہے، اس لئے ذہن میں آ گئی۔ تو اللہ تعالیٰ ہماری دعائیں قبول فرمائے اور ہر احمدی کو ہر شر سے بچائے۔

پھر قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے مثلاً ایک دعا جو حضرت موسیٰؑ کی ہے رَبِّ اِنِّیْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ (القصص:25) کہ اے میرے ربّ! مَیں تیری ہر چیز، ہر خیر جو تو مجھے دے مَیں اس کا محتاج ہوں۔ یہ دعا مانگنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ سے ہمیشہ ہمیں خیر ہی خیر ملتی رہے۔

پس یہ دعائیں ہیں جو ہر وقت انسان کو اپنے خدا سے مانگنی چاہئیں۔ ہمیشہ وہ اپنی خیر اور فضل سے ہمیں نوازتا رہے۔ ہر برائی اور شر سے ہمیں بچائے۔ ہماری خواہشات کو ہمیشہ صحیح سمتوں پر رکھے۔ اگر کبھی کسی غلط اجتہاد کی وجہ سے خدا تعالیٰ کے پیغام کو نہ سمجھ سکیں تو اللہ تعالیٰ محض اور محض اپنے فضل سے اس کے بداثرات سے ہمیں محفوظ رکھے۔ کبھی ہم ایسے نہ بنیں جو حکمت سے عاری ہوتے ہوئے اپنی خواہشات کو اللہ تعالیٰ کی رضا اور منشاء کے الٹ چلانے والے ہوں۔ حکمت سے کئے ہوئے فیصلے بھی اللہ تعالیٰ کی خیر میں سے ایک بہت بڑی نعمت ہیں اور یہ بھی خیر ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ بھی دعا سکھائی ہے کہ رَبِّ هَبْ لِیْ حُكْمًا وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِيْنَ (الشعراء: 84) کہ اے میرے ربّ مجھے حکمت عطا کر اور مجھے نیک لوگوں میں شامل کر۔ حکمت کے بہت وسیع معنی ہیں۔ ایک یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو کوئی پیغام ملے تو اسے انسان سمجھنے کی کوشش کرے جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی کہا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدا تعالیٰ کی ذات کی ہمیں حقیقی پہچان کروائی ہے اور ہر کام کے لئے اس کے آگے جھکنے اور اس کے پیغام کو سمجھنے کی تلقین فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہمیشہ اس پر قائم رکھے۔ ہمارے سب فیصلے حکمت والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ کی منشاء کو سمجھنے والے ہوں اور یہی ایک حقیقی مومن کی نشانی ہے۔ مومن کی فراست ہی یہی ہے کہ ہر پہلو پر غور کرے۔ مومن کو خوفزدہ نہیں ہونا چاہئے۔ یقیناً مومن نڈر ہوتا ہے۔ لیکن یہ ضرور غور کرنا چاہئے کہ کس بات میں فائدہ ہے یا زیادہ فائدہ ہے اور کس بات میں زیادہ نقصان ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم کسی قربانی سے نہیں ڈرتے لیکن اگر

کسی جگہ ایسے شر نظر آتے ہوں جن سے بچنا مومن کے اور جماعت کے مفاد میں ہو تو اس سے بچنا چاہئے۔ جیسا کہ مَیں نے کہا کہ بعض خوابوں کے ذریعہ ایسے اشارے بھی ملے تھے یا کچھ اور اندازے تھے جس سے لگتا تھا کہ وسیع پیمانہ پر یہ جلسہ نہ ہو سکے گا۔ بہرحال اللہ تعالیٰ سے دعا کرنی چاہئے کہ خدا تعالیٰ ہمارے اس فیصلے کے بہتر نتائج نکالے اور بے انتہا برکت ڈالے اور ہمارا ہر کام جماعت کے مفاد میں ہو۔ افراد جماعت جو جلسہ پر آنا چاہتے تھے ان کو نہ آنے سے جو جذباتی تکلیف ہوئی ہے اللہ تعالیٰ ان کا ایسا مداوا کرے کہ ان کی توجہ مزید اللہ تعالیٰ سے پختہ تعلق پیدا کرنے کا ذریعہ بن جائے۔ ہر احمدی کو ایمان اور ایقان میں بڑھائے۔ ان کی توجہ دعاؤں کی طرف پہلے سے بڑھ کر ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

’’یقیناً خدا رحیم، کریم اور حلیم ہے اور دعا کرنے والے کو ضائع نہیں کرتا‘‘۔

پس ہمیشہ ہمیں ہر تکلیف کے بعد پہلے سے بڑھ کر خدا تعالیٰ کے سامنے جھکنے والا بننا چاہئے۔ انشاء اللہ تعالیٰ جیسا کہ مَیں نے کہا اللہ تعالیٰ بہتر حالات میں ہمیں جلسہ میں شمولیت کی توفیق دے گا۔ قادیان کے احمدیوں کے لئے بھی دعا کریں اور یہاں کے بسنے والے تمام احمدیوں کے لئے بھی۔ دنیا میں بسنے والے احمدی ان کو دعاؤں میں یاد رکھیں اور یہاں اس ملک ہندوستان میں رہنے والے احمدی بھی اپنے لئے بھی دعائیں کریں اور یہاں کے بسنے والوں کے لئے بھی کہ اللہ تعالیٰ ہر ایک کو ہر ظلم سے محفوظ رکھے۔ دنیا اپنے پیدا کرنے والے خدا کو پہچانے۔ انسان، انسان کا حق ادا کرنے والا بنے۔ مذہب کے نام پر یا ذاتی مفادات کی خاطر جو ظلم ہو رہے ہیں اللہ تعالیٰ ان تمام لوگوں کو جو اس میں ملوث ہیں اپنی پکڑ میں لے اور ان کو عبرت کا نمونہ بنائے۔ پاکستان کے احمدی بھی بعض لحاظ سے محرومی کا شکار ہیں یا محرومی سے گزر رہے ہیں، اللہ تعالیٰ ان کی محرومیاں بھی دور فرمائے۔ ہر ایک کو اپنی حفظ و امان میں رکھے اور اللہ تعالیٰ دنیا میں ہر شخص کو اور اپنی ہر مخلوق کو جو انسانیت کے نام پر انسان ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں حقیقی انسانیت پر قائم کر دے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ ثانیہ میں فرمایا:

ابھی نمازوں کے بعد مَیں ایک نماز جنازہ غائب پڑھاؤں گا جو مکرمہ امۃ الرحمٰن صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد احمد صاحب درویش مرحوم کا ہے۔ 3 دسمبر 2008ء کو قادیان میں وفات پا گئی تھیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ موصیہ تھیں اور 91 سال کی عمر پائی اور درویشی کا زمانہ اپنے میاں کے ساتھ انتہائی صبر اور شکر کے ساتھ گزارا۔ بڑی نیک خاتون تھیں۔ کئی خوبیوں کی مالک تھیں۔ نمازوں کی پابندی، چندوں میں باقاعدگی، باوجود کم وسائل کے غریبوں کی مدد کرنے والی اور پھر جب حالات اچھے ہوئے تب بھی غریبوں کی مدد کرنے والی مخلص خاتون تھیں۔ ایک لمبے عرصے تک بطور سیکرٹری مال خدمت کی توفیق بھی پائی۔ مرحومہ کے ایک بیٹے کینیڈا میں مکرم بشیر احمد صاحب ناصر فوٹو گرافر ہیں جو یہاں آئے ہوئے تھے۔ میرے ساتھ پھر رہے تھے ابھی۔ واپس چلے گئے ہیں۔ ان کے علاوہ اور بچے بھی ہیں دو بیٹیاں اور ایک بیٹا۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے۔ ان سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور ان کے بچوں کو اور لواحقین کو صبر عطا فرمائے۔

بقیہ: رپورٹ دورہ بھارت از صفحہ نمبر 2

ہو گئیں اور اس کی وجہ سے پھر مسلمان لشکر جا کے دوبارہ جو اہم کام تھا دفاع کا وہ انجام دیا اور فتح حاصل کی۔ پس یہ باتیں تاریخ میں اس لئے محفوظ کی گئی ہیں تا کہ آئندہ آنے والی عورتیں بھی اس بات کو یاد رکھیں اور اپنے آپ کو بھی اس مقام کو حاصل کرنے والا بنائیں جو قرون اولیٰ کی عورتوں نے حاصل کیا تھا۔

اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں بھی اور بعد میں خلافت ثانیہ میں بھی، خلافت ثالثہ میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے عورتیں دنیا کو اپنے مقام کی پہچان کروانے والی بنتی رہیں یا جماعت احمدیہ میں ہمیشہ عورتوں کی پہچان رہی کہ وہ قربانیوں میں اور عبادتوں میں آگے بڑھنے والی ہیں۔

آپ لوگوں کا یہ بھی کام ہے کہ اب جو قربانیاں ہمارے بڑوں نے کیں اور جن عباتوں کے معیار ہمارے بڑوں نے قائم کئے ان کو آپ نے ہمیشہ جاری رکھنا ہے۔ مثلاً مَیں عورتوں کی قربانی کی مثال دیتا ہوں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے زمانہ میں جب انہوں نے تحریک کی، تحریک جدید کی مالی تحریک کی تو ایک غریب مرغیوں کے انڈے لے کر آ گئی کہ میرے پاس یہی کچھ ہے جو مَیں پیش کرتی ہوں۔ اور اسی طرح بعد میں بھی عورتوں نے قربانی کی انتہائی اعلیٰ مثالیں قائم کیں۔ کئی عورتوں نے اپنے زیور پیش کر دئے۔ اسی طرح اپنی اولاد کو وقف کرنے کے لئے پیش کیا۔ آج بھی اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ جب وقف نو کی تحریک ہوئی تو دنیا میں احمدی خواتین نے اپنی اولادوں کو وقف نو کے لئے پیش کیا اور اب تک کرتی چلی جا رہی ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ یہی وقف نو کی جو فوج ہے امید ہے احمدیت کے لئے ایک اہم کردار ادا کرنے والی بنے گی۔ پس قربانیاں کرتے چلے جانا اور نیکیوں پر قائم رہتے چلے جانا اور اپنی عبادتوں کے معیار بلند کرتے چلے جانا ہر احمدی عورت کا فرض ہے اور اللہ تعالیٰ اس کی جزا بھی دیتا ہے۔ اور اس کے پھل انشاء اللہ تعالیٰ ہم اس دنیا میں بھی حاصل کریں گے اور آخرت میں بھی حاصل کریں گے۔

مجھے اس بات کی خوشی ہے کہ جس طرح دنیا میں باقی جگہ عورتوں نے اپنی اولادوں کو وقف نو کے لئے پیش کیا ہے کیرالہ کے علاقہ میں بھی، اس علاقہ میں بھی بہت ساری خواتین نے اپنی اولادوں کو وقف نو کے لئے پیش کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزا دے۔ لیکن یہ وقف پیش کرنے کے بعد ان کی ذمہ داری ختم نہیں ہو گئی بلکہ یہاں ان کی تربیت کا ایک نیا دور شروع ہو گیا ہے۔ انہوں نے خاص طور پر اپنے واقفین نو بچوں کی تربیت کرکے، ویسے تو ہر بچے کی تربیت کرنا عورت کا فرض ہے۔ جیسا کہ مَیں نے کہا خدا تعالیٰ نے فرمایا اپنی اولاد کو قتل نہ کرو اور قتل نہ کرنے سے یہ مراد ہے کہ ان کی اتنی بُری تربیت نہ کرو کہ وہ خراب ہو جائیں اور اپنے بد انجام کو پہنچیں۔ لیکن خاص طور پر واقفین نو کو جو آپ جماعت کو تحفہ کے طور پر پیش کر رہی ہیں ان کی خاص طور پر ایسی تربیت کریں کہ ان کو خدا تعالیٰ سے ایک خاص لگاؤ ہو اور دین کی طرف رغبت ہو اور دنیا کی طرف سے بے رغبتی ہو۔

اسی طرح مجھے اس بات کی بھی خوشی ہے جیسا کہ انہوں نے بتایا کہ انعامات ابھی تقسیم ہوئے کہ کیرالہ کی لجنہ نے پورے ہندوستان میں انعامات حاصل کئے یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ لوگوں کو دین کے کام سے ایک لگاؤ ہے اور اس کی خاطر آپ اپنا وقت، مال اور ہر چیز قربان کرنے کے لئے تیار رہتی ہیں۔ اسی لئے آپ کو یہ انعام ملا جو پورے ہندوستان میں آپ لوگوں کو اچھی پوزیشن کے لئے ملا ہے اس کو بھی جاری رکھیں اور کبھی اس کو ختم نہ ہونے دیں۔ آج کل جیسا کہ ایم ٹی اے کے ذریعہ ہر جگہ خبر پہنچ جاتی ہے سنتی بھی ہیں اور دیکھتی بھی ہیں لجنہ اماء اللہ دنیا میں ہر جگہ Active ہے اور خاص طور پر مالی قربانیوں میں بھی Active ہیں اور مساجد بنانے میں خاص کردار ادا کرنے والی ہیں۔ ابھی گزشتہ دنوں مَیں نے برلن کی مسجد کا افتتاح کیا۔ وہ بھی خواتین نے بڑی مالی قربانی کر کے بنائی تھیں۔ تو مالی قربانیوں میں عورتیں بہت آگے بڑھتی چلی جا رہی ہیں۔

اور مجھے خوشی اس بات کی ہے کہ کیرالہ کی جماعت کی لجنہ نے بھی یہ وعدہ کیا ہے کہ یہاں کا جو کیپیٹل ہے TrivanTrum یہاں ایک سینٹر خریدنا چاہتے ہیں تو لجنہ نے پیشکش کی ہے کہ لجنہ اس میں ایک بڑا اہم کردار ادا کرنا چاہتی ہے۔ بہت خوشی کی بات ہے۔ اللہ تعالیٰ لجنہ کو توفیق دے کہ وہ اس مالی قربانی میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی ہوں۔ گو کہ یہ بہت بڑا خرچ ہے لیکن ہمیشہ کی طرح کیرالہ کی جماعت اپنے پاؤں پر کھڑی رہی ہے اور اپنے اخراجات برداشت کرتے ہیں یہ لوگ۔ اللہ تعالیٰ جہاں مردوں کو توفیق دے گا وہاں عورتوں کو بھی توفیق دے کہ وہ اس تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ بہرحال صدر لجنہ نے یہ وعدہ کیا ہے یقیناً آپ لوگوں کے جذبہ کو دیکھ کر کیا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اس جذبہ کو قائم رکھے اور آپ کو وعدہ پورا کرنے کی توفیق دے۔

ناصرات الاحمدیہ سے مَیں کہنا چاہتا ہوں جیسا کہ مَیں نے آپ کو بتایا آپ کے نام کا مطلب کیا ہے۔ ہمیشہ اس بات کو ذہن میں رکھیں۔ یہ علاقہ جو ہے یہ Literacy Rate میں سو فیصد ہے اور امید ہے احمدی بھی بلکہ ظاہر ہے سو فیصد پڑھے لکھے اس میں ہوں گے۔ جو بھی معیار ہے ان کی پڑھائی کا۔ لیکن ہمیشہ یاد رکھیں کہ صرف دنیوی پڑھائی کو حاصل کرنا آپ کا مقصد نہیں ہے۔ سو فیصد Literacy Rate کے ساتھ آپ لوگوں کو اسی شوق کے ساتھ قرآن کریم کی تعلیم اور دینی علم سیکھنے کی طرف بھی توجہ پیدا ہونی چاہئے تا کہ اپنے آپ کو بھی اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والی بنائیں اور آئندہ اپنی نسلوں کو بھی صحیح تربیت پر چلانے والی بنا سکیں۔ اسی لئے اس طرف خاص طور پر توجہ دیں تا کہ اپنی دنیا و آخرت بھی سنوارنے والی ہوں اور اپنی آئندہ نسلوں کو بھی انشاء اللہ۔

پس مختصراً یہی مَیں چند باتیں کرنا چاہتا ہوں۔ ہمیشہ یاد رکھیں اپنی عبادتوں کے معیار قائم کرنے ہیں۔ اپنی اور اپنی اولادوں کی تربیت کرنے کی طرف خاص طور پر توجہ دینی ہے۔ دین سے ہمیشہ منسلک رکھنا ہے۔ دین کے مقابلہ پر دنیا کو ہیچ سمجھنا ہے۔ ہمیشہ دین مقدم رہنا چاہئے۔ اور ہمیشہ خلافت کی، نظام جماعت کی آواز پر لبیک کہنا چاہئے اور اس کی خاطر ہر قربانی کے لئے ہر وقت آپ کو تیار رہنا چاہئے۔ اگر یہ کریں گی اور یہ حق ادا کرنے والی ہوں گی تو آپ بہترین لجنہ کہلانے والی بنیں گی اور بہترین ناصرات کہلانے والی بنیں گی اور وہ حق ادا کرنے والی بنیں گی جس کے لئے آپ نے احمدیت کو قبول کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ اب دعا کر لیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب گیارہ بج کر پینتیس منٹ تک جاری رہا۔ خطاب کے آخر پر حضور انور نے دعا کروائی۔ دعا کے بعد لجنہ نے پُر جوش انداز میں نعرے لگائے۔ جب حضور انور لجنہ کی مارکی سے رخصت ہونے لگے تو بچیوں نے مل کر یہ ترانہ پیش کیا۔

میرے حضور، حضرت مسرور زندہ باد　　آؤ محبتوں کے ترانے سنائیں ہم
آؤ کہ آج جشن تشکر منائیں ہم　　عہد وفا جو باندھا ہے اس کو نبھائیں ہم
آؤ کہ آج جشن تشکر منائیں ہم

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سٹیج سے نیچے تشریف لے آئے اور کچھ دیر کے لئے ان بچیوں کے پاس کھڑے رہے اور اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور لجنہ کی مارکی سے رخصت ہوئے۔

ملیالم اخبار کو انٹرویو

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے جہاں ملیالم زبان کے اخبار روزنامہ "Mathrubhumi" کے ایڈیٹر نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا انٹرویو لیا۔ موصوف اس انٹرویو کے لئے صبح سے ہی مشن ہاؤس آئے ہوئے تھے۔

موجودہ فنانشل کرائسز کے تعلق میں ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ زراعت کی ترقی اس میں ایک بڑا رول ادا کر سکتی ہے۔ موجودہ دور میں حکومتیں Urban Towns اور شہروں کی ڈویلپمنٹ کی طرف زیادہ توجہ دے رہی ہیں اور جو دیہات اور Rural ایریا ہیں ان سے توجہ ہٹ رہی ہے۔ کم توجہ دی جا رہی ہے۔ انڈسٹریز بن رہی ہیں تو شہروں میں بن رہی ہیں جس کی وجہ سے دیہاتوں سے ایک بڑا طبقہ شہروں کی طرف رخ کر رہا ہے۔ بغیر یہ معلوم کئے کہ وہاں کوئی ملازمت ہے یا نہیں۔ اس طرح بے روزگاری بڑھ رہی ہے۔ اس کا ایک ہی حل ہے کہ حکومت دیہی علاقوں اور زراعت کی طرف توجہ دے۔ کسانوں کی حوصلہ افزائی کرے اور اپنے Rural Areas کو ڈویلپ کریں اور وہاں ملازمتوں کے حصول کے مواقع پیدا ہوں تو شہروں کی طرف رخ بھی کم ہوگا اور بیروزگاری بھی ختم ہو گی۔

حضور انور نے فرمایا: غریب علاقوں میں، دیہاتوں میں نہ بجلی ہے، نہ پانی ہے، نہ گیس ہے اور نہ سیورج کا کوئی انتظام ہے۔ ویسے آج کل تو شہروں کا بھی برا حال ہے لیکن ان غریب لوگوں کے پاس ٹیلیویژن ضرور ہوتا ہے۔ جب وہ ٹی وی پر شہروں کی ترقی دیکھتے ہیں، ایسے مناظر دیکھتے ہیں جو شہروں کی طرف آنے کی کشش کا موجب بنتے ہیں تو یہ لوگ شہروں کی طرف آنے کا رخ کرتے ہیں بغیر یہ جانے کہ وہاں جا کر کیا کریں گے؟

اس سوال کے جواب میں کہ کیا ایگریکلچر (Agriculture) کی طرف خاص توجہ دینے اور اسے ڈویلپ کرنے سے موجودہ فنانشل کرائسز ختم ہو جائے گا۔ حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یقیناً یہ معاملہ بہت اہم ہے۔ پہلے Step کے طور پر خوراک کی قلت کو

ختم کرنا ہوگا۔ بھوک مٹانا ہوگا اور یہ تبھی ممکن ہوسکتا ہے کہ جب حکومت زراعت کی ترقی کی طرف بھرپور توجہ دے۔ جب خوراک کا مسئلہ حل ہوجائے گا، غریب کو خوراک میسر ہوگی اور دوسرے ممالک کو بھی مہیا کی جاسکے گی تو پھر فنانشل کرائسز بھی ختم ہوں گے۔

حضور انور نے فرمایا: زندہ رہنے کے لئے سب سے ضروری چیز خوراک ہے اور یہی ایک انسان کی پہلی ترجیح ہے۔ پھر کپڑا آئے گا اور پھر مکان۔ اس کے نعرے تو لگائے جاتے ہیں لیکن عملاً اقدام نہیں کئے جاتے۔

حضور انور نے فرمایا: یورپین ممالک میں سبزیاں، پھل باہر سے آتے ہیں لیکن ہمارے ہاں خدا تعالیٰ کے فضل سے ایسے موسم ہیں کہ ہر قسم کا پھل یہاں پیدا کر سکتے ہیں۔ ہندوستان ایسا کر رہا ہے۔ اب پاکستان میں بھی کسی حد تک شروع ہوا ہے۔ اگر باقاعدہ پلاننگ اور منصوبہ بندی کے ساتھ کام ہو تو ہم دنیا کو کھلا سکتے ہیں اور دنیا ہمارے پیچھے چلنے والی ہوسکتی ہے۔

ایک سوال کے جواب میں کہ امریکہ اور یورپ میں سب سڈیز (Subsidies) بہت دیتے ہیں لیکن یہاں ایسا نہیں ہوتا۔ حضور انور نے فرمایا کہ اصل سوال یہ ہے کہ ہم اپنے ہاتھ ان کے آگے پھیلا رہے ہیں۔ پہلے ہماری زمینوں پر ان کا قبضہ تھا وہ ان زمینوں سے لے کر کھا رہے تھے۔ اب تو زمینیں ہمارے پاس ہیں۔ سب کچھ ہمارے پاس ہے۔ ہمارے پاس زراعت کے ماہرین ہیں، سائنٹسٹ ہیں اور زراعت کے شعبہ کے ایکسپرٹ ہیں۔ صرف کوشش نہیں ہورہی۔ اور کسانوں کی مدد نہیں ہورہی۔ حضور انور نے فرمایا کہ ملکوں کی دشمنیوں کی وجہ سے ہمارے اخراجات بڑھ گئے ہیں جس کی وجہ سے ترقیاتی کاموں پر خرچ نہیں کر سکتے۔

حضور انور نے فرمایا کہ جب ہم دوسروں سے مدد مانگتے ہیں تو پھر وہ ہم کو Dictate کرتے ہیں۔

دہشت گردی کے تعلق میں ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ دہشت گردی اس لئے ہے کہ جب یہ پتہ چل جائے کہ ہمارا جو حق ہے وہ نہیں دیا جارہا۔ ہمارا حق چھینا جارہا ہے تو اس ناانصافی کی وجہ سے ردّ عمل پیدا ہورہا ہے۔ جو صحیح ہے یا غلط ہے۔ اور بعض دفعہ یہ ردّ عمل غلط سمت میں چل پڑتا ہے۔

اسلام میں کوئی جبر نہیں ہے۔ ہر ایک کے دین کا معاملہ اس کے ساتھ ہے جو چاہے مذہب اختیار کرے۔ زبردستی کسی کو مسلمان نہیں کر سکتے۔ جہاد جہاد کا نعرہ لگا کر اسلام کو بدنام کیا جارہا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ جو جہاد کی اجازت ملی وہ ان خصوصی حالات میں ہے کہ اگر تم تلوار نہیں اٹھاؤ گے اور مقابلہ نہیں کرو گے تو چرچ، یہودی معابد، مساجد اور گرجے محفوظ نہیں رہیں گے۔ مسلمانوں کو صرف یہ نہیں کہا گیا کہ مساجد کی حفاظت کرنی ہے بلکہ یہ تعلیم دی گئی ہے کہ سب مذاہب کے معابد کی حفاظت کرنی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ بعض مسلمان جو دہشتگردی کرتے ہیں ان کی وجہ سے اسلام کو بدنام کیا جارہا ہے کہ گویا اسلام دہشتگردی کی تعلیم دیتا ہے۔ حالانکہ اسلام تو امن کا مذہب ہے اور امن کی تعلیم دیتا ہے۔ اسلام کو بدنام کرنے کی وجہ سے لوگوں میں شدید ردّ عمل پیدا ہوتا ہے اور پھر وہ اس ردّ عمل میں کوئی قدم اٹھاتے ہیں خواہ وہ قدم غلط رخ پر ہوں۔ حضور انور نے فرمایا: ہماراری ایکشن یہ ہوتا ہے کہ ہم اسلام کی خوبیاں بیان کرتے ہیں۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ اصول یہی ہے کہ ہر ملک اپنے اپنے ریسورسز پر نظر رکھے اور کسی دوسرے کے ریسورسز پر للچائی نظر نہ رکھے۔ آج کل یہ جو جنگیں ہورہی ہیں دوسرے ملکوں کے ریسورسز پر قبضہ کرنے کے لئے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ خلیفہ ثانی نے شروع میں کہا تھا کہ ہندوستان اور پاکستان جنگ میں نہ پڑیں۔ پھر اس کا نتیجہ ان کے ہاتھ میں نہیں ہوگا۔ اس سے ایک تیسری طاقت فائدہ اٹھائے گی۔ اب یہ سچ ثابت ہورہا ہے۔ کشمیر کا ایشو ہے اس سے ایک تیسری پارٹی فائدہ اٹھارہی ہے اور دہشت گرد گروپ بھی۔ اب سارک ممالک کی تنظیم بنی ہوئی ہے۔ ہونا یہ چاہئے کہ اپنے اپنے ریسورسز کے اندر رہتے ہوئے ترقی کریں اور اپنے منصوبے بنائیں۔ لیکن جب دلوں کے کینے ہی ختم نہیں ہورہے تو پھر سارک کے اندر آنے کا کیا فائدہ؟

ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ میرا یہ وزٹ صرف اپنی کمیونٹی کے لئے ہے۔ جلسہ سالانہ میں شمولیت کے لئے ہے۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ مَیں یہ باتیں ہر جگہ بتا رہا ہوں۔ گزشتہ ماہ برٹش پارلیمنٹ میں اپنے ایک ایڈریس میں ان کو کہا تھا کہ اپنے ریسورسز پر نظر رکھیں۔ دوسروں کے ریسورسز پر نظر نہ رکھیں اور پھر انصاف کریں اور سب کے ساتھ ایک جیسا سلوک کریں۔ عدل کا پیمانہ ایک جیسا ہونا چاہئے اور کسی کا حق نہ ماریں۔

پاکستان میں جماعت کے خلاف آرڈیننس کے حوالہ سے ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ جب تک Law (قانون) کی تلوار ہمارے اوپر ہے ہم کسی وقت بھی ظلم کا نشانہ بن سکتے ہیں۔ اس قانون کے مطابق احمدی کلمہ نہیں پڑھ سکتے، اذان نہیں دے سکتے، اپنے آپ کو مسلمان نہیں کہہ سکتے۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ اسلامی ممالک میں جماعت کو مشکلات ہیں۔ ملائشیا میں بھی ہے۔ جو بھی رپورٹس ہیں وہ ہیومین رائٹس کی تنظیموں اور متعلقہ محکموں کو بھجوائی جاتی ہیں۔ لیکن ہمارا ایمان یہ ہے کہ ہمارا معاملہ اللہ کے سپرد ہے۔ اسی پر ہمارا توکّل ہے۔ وہ ہماری طرف سے ان مظالم کا انتقام لے گا اور ظلم کرنے والوں سے اللہ تعالیٰ کا جو سلوک ہورہا ہے ہم اس کو دیکھ سکتے ہیں۔

حضور انور نے ہندوستان کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ یہاں سہارنپور میں بھی مخالفین کی طرف سے احمدیوں پر ظلم ہوا ہے۔ احمدیوں کو گھروں سے نکالا گیا ہے۔ ان کو مارا گیا ہے۔ ان کے گھر برباد کئے گئے ہیں۔ پولیس نے اپنا فرض ادا نہیں کیا اور احمدی اب تک اپنے گھروں میں واپس نہیں جاسکے اور قادیان میں ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ یہ قانون کی ذمہ داری ہے کہ ہر ایک کی حفاظت کی جائے۔

یہ انٹرویو بارہ بج کر بیس منٹ پر ختم ہوا۔

فیملی ملاقاتیں

بعد ازاں ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔ آج کالیکٹ زون کی درج ذیل پانچ جماعتوں نے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

Badakara، Ambavival، Kamabalakad، Mathotam، Kodiyathoor۔

ان پانچ جماعتوں سے 153 خاندانوں کے 859 ممبران نے حضور ایدہ اللہ سے شرف ملاقات حاصل کیا۔ یہ سبھی لوگ دوصد کلومیٹر تک کا فاصلہ طے کر کے اپنے پیارے آقا کے دیدار کے لئے آئے تھے۔ یہ لوگ ان جماعتوں سے صبح سے ہی پہنچنا شروع ہوگئے تھے اور انتہائی صبر کے ساتھ اس لمحہ کے میسر آنے کے انتظار میں تھے جب انہیں حضور انور کا دیدار نصیب ہوگا۔ ان کے دل ایمانی حلاوت اور محبت و خلوص سے بھرے ہوئے تھے، ان کے چہروں پر اطمینان اور آنکھوں میں اپنے محبوب امام سے ملنے کے لئے انتظار اور اشتیاق تھا۔

ملاقات کے دوران یہ لوگ اپنا حال بیان کرتے، دعا کے لئے عرض کرتے۔ حضور انور ان سے گفتگو فرماتے۔ بڑے بچوں اور بچیوں کو قلم عطا فرماتے اور چھوٹی عمر کے بچوں کو چاکلیٹ عطا فرماتے۔ یہ لوگ اپنے ایمان کی دولت سے مالا مال اللہ کے فضلوں سے اپنی جھولیاں بھرے ہوئے اور انوار کی بارش سے بھیگے ہوئے باہر آتے۔ ان کی خوشی ناقابل بیان ہوتی۔ اللہ ان برکتوں سے ان کے گھر ہمیشہ کے لئے بھر دے۔ آمین۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام دوپہر ڈیڑھ بجے تک جاری رہا۔ ملاقاتوں کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''مسجد بیت القدوس'' میں تشریف لا کر نماز ظہر و عصر پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

رہائش گاہ پر آتے اور جاتے ہوئے پولیس سیکورٹی کی دو گاڑیاں قافلہ کے ساتھ ہوتیں۔ ایک گاڑی اپنے مخصوص سائرن کے ساتھ قافلہ کو ایسکورٹ کرتی جب کہ دوسرے گاڑی قافلہ کے پیچھے ہوتی ہے۔ مسجد سے رہائشگاہ تک قریباً پندرہ منٹ کی ڈرائیو ہے۔ راستہ کے دونوں اطراف چلنے والے لوگ اور مسافر اس قافلہ کو گزرتے ہوئے دیکھتے ہیں۔ بازاروں اور مارکیٹوں میں لوگ اپنی دوکانوں سے باہر نکل آتے ہیں۔ راستہ کے اردگرد آباد گھروں سے لوگ اپنے دروازوں سے باہر آجاتے ہیں۔ کہیں دیواروں سے سر نکالے کھڑے ہیں تو کہیں سارے کا سارا خاندان اپنی بالکونی میں کھڑا ہے۔ اور حضور انور کے اس قافلہ کو گزرتے ہوئے دیکھتا ہے۔ خدام راستوں میں مختلف جگہ اپنی ڈیوٹی پر مامور ہوتے ہیں اور مختلف چوراہوں میں کھڑی پولیس سائرن کی آواز سنتے ہی راستہ کلیئر کردیتی ہے۔ جب بھی حضور انور اپنی رہائشگاہ سے مسجد کی طرف آتے ہیں یا واپس جاتے ہیں خواہ دن ہو یا رات ہو یہی نظارہ نظر آتا ہے۔

(باقی آئندہ)

ہم ہی دیدہ براہ نہیں رہتے
وہ بھی بالائے بام آتے ہیں

(محمد انیس دیالگڑھی - جرمنی)

مسجد برلن کا افتتاح اپنی تمام تر برکات و رعنائیوں اور جلال و جمال کے جلووں کے ساتھ ہو چکا تھا۔ میڈیا میں اس کا خوب خوب چرچا ہوا۔ صرف جرمن میڈیا ہی نہیں بلکہ پوری دنیا میں اس کا ڈنکا بجا اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا یہ الہام ایک دفعہ پھر آب و تاب کے ساتھ چمکا کہ ''مَیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا''۔

مجھے آج اس بحر بیکراں سے صرف ایک قطرہ پیش کرنا ہے کہ مسجد کی تاریخی حیثیت اور افتتاح کی ساری کہانی میرے بس کی بات نہیں۔ میرا علم اور قلم ساتھ نہیں دیتا اور پھر جذبات کا وہ ہجوم کہ ؎

بچوں کہ طوفاں میں ڈوب جاؤں

ہر واقعہ دوسرے سے بڑھ کر اور تابناک ہے۔ ایک نئی رنگینی و شادابی اور نشاط قلب کا ساماں لئے ہوئے۔ کہیں دلوں کے تار چھیڑتا، کہیں اشکوں کے تار بہاتا۔

اٹھارہ اکتوبر ہفتہ کے روز حضرت امیر المومنین کی برلن سے روانگی تھی۔ خوشیوں، شادمانیوں اور شکر کے جذبات کے ساتھ ساتھ ایک افسردگی اور غمی کا بادل بھی دلوں کو گھیرے ہوئے تھا کہ اب ہمارا آقا و محبوب رخصت ہونے والا تھا۔ 'موج نشاط و سیل غم جاں تھے ایک ساتھ'۔

احباب و خواتین اور بچے سرو و صنوبر کی طرح مسجد کے احاطہ میں قطاروں میں ایستادہ محو انتظار تھے کہ ایک جھلک پھر دیکھ لیں اور پھر اس نظارے کو ہمیشہ کے لئے محفوظ کر لیں۔ سب آنکھیں دروازۂ خاور کی طرف لگی تھیں۔ بچیاں نغمے اور ترانے گا رہی تھیں۔ بعض ترانوں سے دل مزید غمگین ہو جاتا تھا۔ ؎

پر دل کو پہنچے غم جب یاد آئے وقت رخصت

سارے پروانے شمع کے انتظار میں تھے کہ اچانک دیوانوں میں ہلچل پیدا ہوئی اور فضا نعرہ ہائے تکبیر سے گونج اٹھی۔ پُر جوش نعروں سے اتنا تو معلوم ہوا کہ حضور تشریف لے آئے ہیں مگر کہاں اور مجھے کیوں نظر نہیں آرہے؟ اور جس راستے سے حضور کو جلوہ افروز ہونا تھا وہ تو خود آنکھیں بچھائے محو انتظار تھا۔ نظروں کا تعاقب کرتے کرتے میری نگاہ اُوپر بالکونی کی طرف جو اٹھی تو پھر جم ہی گئی۔ حضور ایدہ اللہ اوپر بالکونی میں کھڑے مسجد کے ساتھ ساتھ اپنے عشاق کی ویڈیو فلم بنا رہے تھے۔ ایک تابناک جلوہ ایک بھرپور تجلی۔ ایک ایسا جلوہ کہ جس نے دیکھا دیکھتا ہی رہ گیا۔ کسی میں تاب نظارہ نہ تھی مگر سب نرگس کی آنکھ سے محو تھے۔ چودھویں کے چاند کی مثال بھی کمتر اور حقیر تھی۔ ہمارا چاند ہمارے سامنے تھا اور دعوت نظارہ دے رہا تھا۔ بالکل اکیلا، نہ کوئی پہرہ نہ دیوار، نہ کوئی بدلی نہ ستارہ ؎

کل مجھ سے میرا چاند بہت ہی قریب تھا

مجھ سے کمزور اور جذباتی لوگوں نے رونا شروع کر دیا اور بعض کو اس نظارے نے ایسا گرمایا کہ وہ بے اختیار نعرۂ تکبیر بلند کرنے لگے۔ بعض اس جلوہ میں خدا کے جلوے کا پرتو دیکھنے لگے اور حمد و تسبیح میں مصروف ہوگئے۔ نیکوں، گنہ گاروں کا فرق مٹ گیا۔ دیوانوں اور فرزانوں کی ایک ہی حالت تھی۔

یہ بزم محبت ہے اس بزم محبت میں
دیوانے بھی شیدائی فرزانے بھی شیدائی

ہائے وہ نظارہ کیسے ضبط تحریر میں لاؤں۔ کس نوک سے قلمبند کروں اور کس زبان سے بیان کروں۔ اس نظارۂ جمال سے پورا ماحول بلکہ در و دیوار جھوم اٹھے۔ کچھ دیر وہ چاند ہمارے سروں پر چمکتا رہا۔ دل تو یہی چاہتا تھا کہ یہ نظارہ کبھی ختم نہ ہو اور یہ لمحے رک جائیں۔ محبوب سر بام رہے اور ہم قدموں میں۔

اردو شاعری میں محبوب سے بہت شکوے اور گلے کئے جاتے ہیں۔ وہ بے مہر ہے، بے وفا ہے، سنگ دل ہے اور جفا اور بیداد کا خوگر ہے ؎

ہم ہیں مشتاق اور وہ بیزار
یا الٰہی یہ ماجرا کیا ہے

غرض اردو شاعری محبوب کی بے مہری اور بے وفائی کے شکووں شکایتوں سے بھری پڑی ہے مگر یہاں تو معاملہ برعکس تھا۔ اچانک مولانا مبشر احمد صاحب راجیکی صاحب کا ایک شعر بجلی کی طرح یادداشت کے جھروکوں سے کوندا جو اس نظارہ پر پورا اترتا تھا کہ ؎

ہم ہی دیدہ براہ نہیں رہتے
وہ بھی بالائے بام آتے ہیں

بقیہ:مصالح العرب از صفحہ نمبر 4

سے تھا بلکہ ان کا بھائی اس امدادی رقم کی تقسیم کا نگران تھا۔ چنانچہ مکرم رشدی بسطی صاحب ہر ماہ تمام احمدیوں کو اپنے گھر پر بلاتے اور چائے پیش فرمانے کے بعد حکومت کی طرف سے امدادی رقم پر مشتمل مہر بند لفافہ ہر ایک کے حوالے کر دیتے۔

حضرت مصلح موعودؓ کی دعا کا اعجاز

مکرم رشدی بسطی صاحب نے دو شادیاں کیں لیکن اولاد کی نعمت سے محروم تھے۔ چنانچہ اولاد کے حصول کی خواہش میں انہوں نے تیسری شادی کی اور ساتھ حضرت مصلح موعودؓ کی خدمت میں دعا کے لئے بھی لکھا۔ حضورؓ کی دعا کا اعجاز یوں ظاہر ہوا کہ انکی بیوی امید سے ہوگئیں۔ چنانچہ انہوں نے حضورؓ کی خدمت میں بچہ یا بچی کے نام رکھنے کی درخواست کی۔ لیکن حضورؓ کی طرف سے صرف لڑکی کا نام ہی آیا۔ یہ بات سب کے لئے حیران کن تھی لیکن اس وقت سب کی حیرت کی انتہا نہ رہی جب ان کے ہاں بچی کی ہی ولادت ہوئی۔ پھر ان کے ہاں دوسرے بچے کی پیدائش متوقع ہوئی تو انہوں نے دوبارہ حضورؓ کی خدمت میں نام عطا فرمانے کے لئے درخواست کی۔ چنانچہ اس دفعہ بھی ایک ہی نام آیا جو کہ لڑکی کا تھا اور لڑکی ہی پیدا ہوئی۔ تیسری دفعہ ان کو صرف لڑکے کا نام موصول ہوا اور لڑکے کی ہی پیدائش ہوئی۔ یوں ان کے ہاں شاید چھ بچوں کی پیدائش ہوئی۔

چوہدری محمد شریف صاحب کی قابل قدر خدمات

خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے عہد مبارک میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نام کو ہی اکناف عالم میں نہیں پہنچایا بلکہ نہایت مخلص اور احمدیت کے شیدائی جماعت میں داخل کئے۔ ذیل میں ڈاکٹر محمد رمضان صاحب کا ایک خط درج کیا جارہا ہے۔ جو انہوں نے جنگی خدمات کے دوران چند دن کی رخصت لے کر فلسطین جانے کے بعد وہاں کی جماعت احمدیہ کے متعلق لکھا اور جس میں اختصار کے ساتھ نہایت ہی خوشکن اور ایمان افروز حالات درج کئے اور احمدی احباب کے قابل رشک اخلاص و تقویٰ اور مبلغ فلسطین چوہدری محمد شریف صاحب کی قابل قدر خدمات کا ذکر فرمایا۔ ڈاکٹر صاحب موصوف لکھتے ہیں:۔

''سیدی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصر العزیز السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ۔ پچھلے ماہ مَیں دو ہفتہ کی رخصت پر فلسطین اور شام گیا۔ اس عرصہ میں میرا زیادہ تر قیام چوہدری محمد شریف صاحب کے پاس رہا۔ کبابیر، حیفا اور دمشق کے احمدی احباب سے مل کر مجھے ان کے اخلاص اور تقویٰ کی وجہ سے از حد خوشی حاصل ہوئی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ مَیں نبی کریم ﷺ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ کرام میں پھر رہا ہوں۔ کبابیر میں وہاں اور حیفا کے دوستوں نے اپنے تعلق باللہ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت مسیح موعود علیہ السلام، حضور اور احمدی بھائیوں کے ساتھ اپنی والہانہ محبت کے مظاہروں اور دوسروں کی بے غرضانہ خدمت سے جنتی زندگی کا نمونہ بنا رکھا ہے۔ اس جنتی زندگی کے بنانے میں ہماری وہاں کی احمدی بہنوں اور ان کے بچے بچیوں کا بھی بہت دخل ہے۔ یہ سب مل کر خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔ ہر وقت السلام علیکم۔ اھلاً و سھلاً اور احمدی بھائیوں کے ایک دوسرے سے گلنے ملنے کے خوش آئند منظر سے خدا یاد آجاتا ہے۔

ہمارے یہ مخلص احمدی بھائی جس طریق سے ہماری آؤ بھگت کرتے ہیں۔ ضیف کرام کے فرائض سرانجام دیتے ہیں۔ ہمارے بوجھ اٹھاتے اور بطیّب خاطر و اصرار سے ہم پر خرچ کرتے ہیں وہ ایک نہ ٹلنے والا نقش دلوں پو چھوڑ جاتا ہے۔ چوہدری محمد شریف صاحب جو حضور کے ارشاد کے ماتحت اپنے عملی نمونہ اور شبانہ روز کی شدید محنت سے احقاقِ حق اور احمدی افراد کی تربیت میں مشغول ہیں نے تو اپنے اخلاص اور محبت کی حد کر دی۔ چوہدری صاحب جس ایثار قربانی اور جن حالات کے ماتحت سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت کر رہے ہیں وہ بذات خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت پر دال ہے۔ چوہدری محمد شریف صاحب تبلیغ و تربیت کرتے اور کراتے ہیں۔ خطوط کے جواب دیتے ہیں۔ مہمانوں کی نہایت خندہ پیشانی اور محبت سے تواضع کرتے ہیں۔ اور ہر ممکن طریق سے ان کی خدمت بجالاتے ہیں۔ پریس میں خود کام کرتے ہیں۔ میری موجودگی میں انہوں نے یوم التبلیغ کے لئے اشتہارات چھاپنے میں ایک ساری رات خرچ کر دی۔ سکول میں بھی چھ گھنٹے ان کے روزانہ خرچ ہو جاتے ہیں۔ علاوہ ازیں اپنی اہلیہ کی وفات کے بعد اکثر خانگی امور انہیں خود سرانجام دینے پڑتے ہیں۔ ان حالات کے ماتحت میرے خیال میں انہیں ایک معاون کی اشد ضرورت ہے۔ دمشق میں برادرم منیر الحصنی صاحب بھی اعلیٰ طور پر اپنے آپ کو اعلیٰ صفات کا مصداق ثابت کر رہے ہیں اور سب کچھ فراموش کر رہے۔ احمدیت کی ترقی کے لئے کوشاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کا حافظ و ناصر اور ان پر اپنے افضال کی بارش کرے۔ آمین خاکسار ڈاکٹر محمد رمضان۔''

(الفضل 25/جون 1944ء صفحہ4)

(باقی آئندہ)

نماز جنازہ حاضر

سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بتاریخ 18/نومبر 2008ء بروز منگل قبل نماز ظہر وعصر مسجد فضل لندن کے احاطہ میں **مکرم پیر جلیل احمد صاحب شاہد** کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔

آپ بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم موصی تھے اور اپنے بیٹے کلیم خاور صاحب کے پاس آج کل لندن میں مقیم تھے۔

نماز جنازہ غائب:

اس کے ساتھ ہی درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب بھی ادا کی گئی۔

(1) مکرم ڈاکٹر چوہدری عبد القادر صاحب بھٹی (ابن مکرم چوہدری محمد حسین صاحب سابق امیر جماعت جھنگ وملتان)

مرحوم 10/ نومبر کو 71 سال کی عمر میں وفات پاگئے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ محترم محمد عبد الرشید صاحب (آف لندن) کے جڑواں بھائی اور مکرم ڈاکٹر عبد السلام صاحب کے چھوٹے بھائی تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ بڑے سادہ طبیعت، غریبوں کے ہمدرد، رحم دل اور نیک انسان تھے۔ ہمیشہ جماعتی کاموں میں پیش پیش رہتے۔ آپ نے پسماندگان میں 4 بیٹے، ایک بیٹی اور کئی پوتے پوتیاں اور نواسے یادگار چھوڑے ہیں۔

(2) مکرم محمد حنیف جنجوعہ صاحب (دارالرحمت شرقی الف۔ ربوہ)

ان کی فیملی جلسہ سالانہ کے موقعہ پر قادیان میں تھی کہ پیچھے انہیں ہارٹ اٹیک ہوا۔ جس سے جانبر نہ ہو سکے اور 31 دسمبر 2007ء کو وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ موصی تھے اور اپنے محلّہ میں بطور سیکرٹری مال خدمت بجالاتے رہے۔ آپ غریبوں اور یتامیٰ کے ہمدرد اور اپنی بیٹیوں کا خاص خیال رکھنے والے نیک انسان تھے۔

(3) مکرم راجہ غلام رسول صاحب (نمبر دار آف مونگ حال کیلگری کینیڈا)

مرحوم 3/جولائی کو 78 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم دعوت الی اللہ کا شوق رکھتے تھے۔ کافی عرصہ خود سیکرٹری دعوت الی اللہ بھی رہے اور اسی ناطے جب بھی اجتماعی مذاکرات کرانا مقصود ہوتے تو ہمیشہ 20/25 نئے غیر از جماعت احباب کو اکٹھا کر لیا کرتے۔ گزشتہ سالوں میں قریباً 10 بیعتیں بھی کروائیں۔ ہر تحریک پر ہمیشہ لبیک کہا کرتے تھے۔ بڑے ہر دلعزیز، بہادر اور نڈر احمدی تھے اور اپنے پورے ضلع میں مشہور تھے۔

اللہ تعالیٰ ان تمام مرحومین کے ساتھ مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے انہیں جنت الفردوس میں بلند مقامات عطا فرمائے اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے اور خود اُن کا نگہبان ہو۔ آمین۔

MOT
CLASS IV: £48
CLASS VII: £56
Servicing, Tyres & Exhausts.
Mechanical Repairs
All Makes & Models
Rutlish Auto Care Centre
Rutlish Road
Wimbledon - London
Tel: 020 8542 3269

آئیوری کوسٹ میں Cossoro کے مقام پر جماعت احمدیہ کا فری میڈیکل کیمپ

(رپورٹ: رضوان احمد شاھد مبلغ سلسلہ آئیوری کوسٹ)

خدمت خلق جماعت احمدیہ کا شعار اور طرّہ امتیاز ہے۔ جماعت احمدیہ آئیوری کوسٹ وقتاً فوقتاً دکھی انسانیت کی خدمت اور ان کے دکھوں کو کم کرنے کے لئے فری میڈیکل کیمپس کا انتظام کرتی رہتی ہے۔ اسی سلسلہ کی ایک کڑی دابوریجن کے ایک گاؤں cossoro میں لگایا جانے والا میڈیکل کیمپ بھی ہے جہاں 9/نومبر 2008ء کو خدمت خلق کی توفیق ملی۔

اس کیمپ کی اطلاع ایک ہفتہ قبل مقامی لوگوں کو گاؤں کے چیف صاحب کی معرفت بھجوادی گئی تھی جس کا اعلان گاؤں میں کر دیا گیا تھا۔ اس میڈیکل کیمپ کا cossoro میں انعقاد ''کمشنر جاما جاما'' صاحب کے پُرزور اصرار اور تعاون سے کیا گیا۔ موصوف وزیر داخلہ حکومت آئیوری کوسٹ کے مشیر ہیں اور 1996ء سے مشن کے ساتھ دوستی اور عقیدت کا تعلق رکھتے ہیں اور جماعت کے دوستوں میں شمار ہوتے ہیں۔

cossoro گاؤں دارالحکومت آبی جان سے 70 کلو میٹر کی دوری پر خلیج آبی جان کے کنارے واقع ہے۔ مقامی لوگوں کا پیشہ زیادہ تر ماہی گیری ہے اس کے علاوہ گاؤں کے باشندوں کی کثیر تعداد مالی، برکینا فاسو اور سینیگال سے تعلق رکھنے والے مزدور طبقہ پر مشتمل ہے اور یہ لوگ قریبی پام کی فیکٹری میں کام کرتے ہیں۔ انتہائی غریب لوگ ہیں۔ ملیریا، ٹائیفائڈ اور جلدی بیماریاں یہاں پر عام ہیں۔

مورخہ 9/نومبر کی صبح مکرم ڈاکٹر نظام الدین بدھن صاحب انچارج احمدیہ کلینک آبی جان کی قیادت میں سات رکنی وفد آبی جان سے روانہ ہوا۔ وفد میں خاکسار اور ڈاکٹر صاحب کے عملہ کے ارکان شامل تھے۔ جبکہ مکرم باسط احمد صاحب مبلغ سلسلہ دابو سے اس وفد میں شامل ہوئے۔ یہ وفد cossoro گاؤں میں چیف صاحب گاؤں کے ہاں پہنچا ازاں بعد کمشنر جاما جاما کے ہاں اس وفد کا استقبال کیا گیا جہاں سے جلد ہی میڈیکل کیمپ کی جگہ مین مارکیٹ جا کر عملہ کے ارکان نے دوائیوں وغیرہ کے کھولنے اور جگہ کی setting کا کام مکمل کیا۔

دُعا کے ساتھ اس کیمپ کا باقاعدہ آغاز ہوا۔ مکرم باسط احمد صاحب مبلغ سلسلہ نے دُعا کرائی اور مکرم ڈاکٹر نظام الدین بدھن صاحب نے مریضوں کا معائنہ شروع کیا۔ ڈاکٹر صاحب کے سٹاف نے ٹیکے لگانے BP چیک کرنے اور دوائیاں دینے کے سلسلہ میں ڈاکٹر صاحب کی مدد کی۔ علاج معالجہ کا یہ سلسلہ بعد دوپہر تک جاری رہا۔

اس دوران 257 مریضوں کا بلڈ پریشر چیک کیا گیا اور 200 ٹیکے لگائے اور 20 مریضوں کی مرہم پٹی وغیرہ اور مختلف نوعیت کی طبی امداد فراہم کی گئیں۔

کل 355 مریض رجسٹر ہوئے جن کے علاج کی توفیق ملی۔ (الحمد للہ علیٰ ذالک)

اس میڈیکل کیمپ میں کمشنر جاما جاما اور گاؤں کے چیف ہمہ وقت موجود رہے۔ میڈیکل کیمپ کے اختتام پر کمشنر نے ممبران وفد کو اپنے گھر پر تکلف کھانے پر مدعو کیا جس کے بعد ظہر و عصر کی نمازیں ادا کی گئیں اور اہل گاؤں سے اجازت لے کر واپسی ہوئی۔

بقیہ: رپورٹ انصار اللہ از صفحہ نمبر 16

پروگرام میں دیگر مہمانان کے علاوہ ایک سو پچاس سے زائد لجنہ کی ممبرات اور ناصرات نے بھی شرکت کی۔

اتوار 26 اکتوبر 2008ء

اتوار کی صبح بھی حسب روایت باجماعت نماز تہجد ادا کی گئی اور نماز فجر کے بعد درس القرآن سے دن کا آغاز ہوا اور پھر نو بجے علمی مقابلہ جات کے دوسرے اجلاس میں تلاوت قرآن کریم، نظم اور تقاریر کے فائنل مقابلے منعقد ہوئے۔

صد سالہ خلافت فورم

صبح گیارہ بجکر چالیس منٹ پر محترم مولانا لئیق احمد طاہر صاحب کی صدارت میں ''صد سالہ خلافت فورم'' کا انعقاد ہوا۔ کمپیوٹر کے ذریعہ ایک میں مکرم ڈاکٹر مظفر احمد صاحب نے خلفائے سلسلہ کے ادوار خلافت روشنی ڈالی ۔مکرم ڈاکٹر نفیس احمد صاحب نے ''صد سالہ خلافت جوبلی، ہمارا عہد اور ہماری ذمہ داریاں'' کے عنوان پر تقریر کی۔ محترم مولانا لئیق احمد طاہر صاحب نے اپنی تقریر میں خلفاء سلسلہ کی افراد جماعت سے محبت کے ایمان افروز واقعات بیان کرتے ہوئے ان کی دعاؤں کی قبولیت کا تذکرہ فرمایا۔

بعدازاں ایک مختصر تقریب تقسیم انعامات منعقد کی گئی جس میں محترم صدر صاحب مجلس انصار اللہ نے علمی و ورزشی مقابلہ جات میں دوم سوم پوزیشن حاصل کرنے والے انصار میں انعامات تقسیم کئے۔

اختتامی اجلاس

شام تین بجکر چالیس منٹ پر سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کرسی صدارت پر رونق افروز ہوئے اور اختتامی اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی تلاوت قرآن کریم اور اس کے انگریزی ترجمہ کے بعد تمام انصار نے حضور انور کی اقتدا میں انصار اللہ کا عہد دہرانے کی سعادت حاصل کی۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم کلام اور اس کے انگریزی ترجمہ کے بعد محترم صدر صاحب انصار اللہ نے اجتماع کی مختصر رپورٹ پیش کی۔ بعدازاں علمی و ورزشی مقابلہ جات میں اوّل پوزیشن حاصل کرنے والے انصار نے اور دوران سال مجموعی طور پر بہترین کارکردگی دکھانے والی مجالس اور ریجنز کے زعماء اور ریجنل ناظمین نے حضور انور کے دست مبارک سے انعامات حاصل کرنے کی سعادت حاصل کی۔ بڑی مجالس میں بہترین کارکردگی کی بنیاد پر مجلس انصار اللہ ٹوٹنگ علم انعامی کی حقدار قرار پائی جبکہ چھوٹی مجالس میں مجلس انصار اللہ سوانزی کو اوّل پوزیشن کا انعام دیا گیا۔ دو انصار مکرم ناصر احمد سفیر صاحب اور محمد احمد طاہر صاحب لندن سے اسلام آباد تک سائیکل پر سفر کر کے اجتماع گاہ پہنچے جنہیں خصوصی انعام دیا گیا۔ محترم صدر صاحب مجلس انصار اللہ نے خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کے حوالے سے اس تاریخی موقع پر مجلس انصار اللہ یو کے کی طرف سے سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں ایک خوبصورت یادگاری شیلڈ پیش کی۔

بعدازاں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انصار سے خطاب فرمایا۔

حضور انور کا خطاب

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد خطاب کے آغاز میں موسم کی شدت کے باوجود انصار اللہ کی اجتماع میں حاضری پر اطمینان کا اظہار فرمایا۔ اور فرمایا اس سال خلافت جوبلی کے حوالہ سے ہر فنکشن جو جماعت میں ہو رہا ہے، چاہے وہ ذیلی تنظیموں کے فنکشن ہیں یا جماعتی فنکشن ہیں، خاص طور پر بڑے اہتمام سے منعقد کرنے کی کوشش کی جارہی ہے اور ہر ایک کی خواہش ہے کہ اس میں مَیں بھی شامل ہوں۔

حضور انور نے فرمایا کہ اگر انصار اللہ کی صرف یہ خواہش ہے کہ مَیں اُس میں شامل ہوں اس لئے کہ ان کے پروگرام زیادہ ہائی لائٹ (Highlight) ہوجاتے ہیں ایم ٹی اے پر دکھائے جاتے ہیں اور اس کی اہمیت بڑھ جاتی ہے، تو بالکل بے فائدہ ہے لیکن اگر اس لئے ہے کہ ہم انصار اللہ ہیں اور کوئی موقعہ ہاتھ سے جانے نہیں دینا چاہتے جس میں اخلاص اور وفا کا اظہار ہوتا ہو تو پھر واقعی آپ کا یہ تاریخیں تبدیل کرنا اور سارا اجتماع ان تاریخوں میں منتقل کرنا قابلِ ستائش ہے۔ بس اصل اصول یہ ہے کہ اس کو پکڑے رکھیں کہ اخلاص، وفا، اطاعت اور کامل فرمانبرداری دکھاتے ہوئے انصار اللہ نے آگے بڑھتے چلے جانا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ تاریخ ہمیں جن انصار اللہ کا بتاتی ہے وہ یسوع مسیح کے حواری تھے اور انہوں نے پوچھا حواریوں سے کہ کون ہوں گے میرے مددگار تو حواریوں نے جواب دیا کہ نحن انصار اللہ۔ حواری کا کیا مطلب ہے؟ کیا حواری وہ تھے جو اس وقت فوری طور پر ایمان لائے تھے اور یہ کافی ہو گیا۔ وہ جو حضرت مسیح کو اچھا سمجھنے والے تھے یا صرف وہ جو کہتے تھے کہ ہم آپ پر ایمان لے آئے باقی عمل کی کوئی ضرورت نہیں، یہ کافی ہو گیا۔ حواری کا مطلب یہ ہے کہ وہ لوگ جن سے قربانیاں مانگی جائیں۔ اس کا ایک مطلب یہ ہے کہ وہ لوگ جو مکمل طور پر دین کو اپنے اوپر لاگو کرنے کا وعدہ کرنے والے ہوں۔ اس کا یہ مطلب ہے کہ وہ لوگ جو دین کی اشاعت میں مددگار بننے والے ہوں۔ اور ایک اس کا مطلب یہ ہے کہ ایسے لوگ جو اپنے پاک نمونے قائم کرنے والے ہوں۔ اس کا ایک مطلب یہ ہے کہ انتہائی قابلِ اعتماد ساتھی بننے کا عہد کرنے والے ہوں۔ اور پھر یہ کہ وفادار اور ایماندار ہوں، اس حد تک ہوں کہ کوئی چیز ان کی وفا اور ایمان کے آڑے نہ آئے۔ اور اس وجہ سے پھر وہ بہترین مشیر بننے والے ہوں، مشورے دینے والے ہوں اور پھر یہ کہ دوستی کا حق نبھانے والے دوست ہوں۔ یہ نہیں کہ منہ سے کہہ دیا کہ ہم دوست ہیں اور جب وقت آئے تو دوست کو چھوڑ کر چلے جائیں۔ پھر یہ کہ ان میں ایسا رشتہ ہونا چاہئے کہ جو تمام رشتوں پر حاوی ہو۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے عہدِ بیعت میں جو شرائط رکھی ہیں اُن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ میرے سے جو تعلق ہے وفا اور اطاعت کا، وفاداری، فرمانبرداری اور خلوص کا، وہ سب رشتوں سے بڑھ کر ہوگا۔ تو یہ عہد آپ نے قبول کیا ہے اور یہ عہد آپ دہراتے رہتے بھی ہیں انصار کے اجتماع میں، گو ان الفاظ میں نہیں، لیکن خلاصہ یہی ہے کہ ہم ہر قربانی کے لئے تیار رہیں گے۔ تو اس لحاظ سے اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے۔ کیا ہم ایسے حواری ہیں جو ان شرائط پر پورا اترتے ہیں؟ اگر ہوں گے تو پھر انصار اللہ کہلانے کے حق دار کہلائیں گے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اگر ہم نے انصار اللہ ہونے کا دعویٰ کیا ہے تو یہ کام کر کے دکھانے ہوں گے، ہر قربانی کے لئے تیار ہونا ہوگا، اپنی اناؤں کو چھوڑنا ہوگا، اپنی سوچوں کو بدلنا ہوگا، اپنے آپ کو کامل طور پر اس تعلیم کے مطابق ڈھالنا ہوگا جو اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمائی ہے۔ صرف منہ سے یہ کہہ دینا کہ ہم ایمان لے آئے اور ہم حواریوں میں داخل ہوگئے کہ ہم انصار اللہ ہیں کافی نہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ پھر آنحضرت ﷺ کے انصار تھے انہوں نے قربانیاں کیں۔ جب آنحضرت ﷺ مدینہ تشریف نہیں لائے تھے اُس وقت بالکل اور سوچ تھی، جب آپ مدینہ تشریف لے آئے، جب ایمان میں ترقی کرنے لگے، جب آنحضرت ﷺ کی قوتِ قدسی نے کام دکھایا، تو وہی لوگ جو کچھ شرائط کے ساتھ آپؐ کی حفاظت کرنے کو تیار تھے آپؐ کے دائیں لڑنے پر بھی تیار ہو گئے، آپؐ کے بائیں لڑنے پر بھی تیار ہو گئے، آپؐ کے آگے لڑنے کو بھی تیار ہو گئے اور آپؐ کے پیچھے لڑنے کو بھی تیار ہو گئے۔ اور یہ اعلان کیا کہ دشمن آپ تک نہیں پہنچ سکتا جب تک ہماری لاشوں کو نہ روند دے۔ یہ تھے وہ انصار اللہ۔ پھر یہی نہیں کہ صرف آنحضرت ﷺ کی بیعت میں شامل ہو کے مسلمان ہو گئے، ایمان میں بڑھے تو صرف آپؐ کی حفاظت کے لئے تیار تھے یا اسلام کی خاطر جنگیں لڑنی پڑیں تو تیار ہو گئے بلکہ ہجرت کرنے والے صحابہ جو آپؐ کے ساتھ مدینہ آئے تھے ان کے لئے بھی ہر قسم کی قربانی دینے کے لئے تیار ہو گئے۔ اُن کو اپنے مال میں سے حصّہ دینے کے لئے تیار ہو گئے۔ ان کو اپنی بیویوں میں سے حصّہ دینے کے لئے تیار ہو گئے۔ ان کو جو مدد جائز طور پر میسر ہو سکتی تھی دینے کے لئے تیار ہو گئے۔ تو یہ تھے وہ انصار اللہ۔ اور پھر ایمان میں اس قدر ترقی کی کہ اسلام اور ایمان کی خاطر باپ بیٹے کو قتل کرنے کے لئے تیار ہو گیا، بیٹا باپ کو قتل کرنے کے لئے تیار ہو گیا۔

حضور نے فرمایا کہ قرآنِ کریم میں عبداللہ بن ابی سلول کا ذکر آتا ہے۔ یہ وہی شخص ہے جس نے آنحضرت ﷺ کو نعوذ باللہ شہر کا ذلیل آدمی کہا تھا۔ صحابہ سخت غصہ میں آ گئے اور اس کے بیٹے کو بھی خبر پہنچی تو اس کے بیٹے نے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا کہ میرے باپ نے یہ الفاظ کہے ہیں اور ہتک کی ہے آپؐ کی اور نہایت ذلیل الفاظ استعمال کئے ہیں اور ہو سکتا ہے کہ اس کے لئے آپؐ فیصلہ فرمائیں سزا کا اور قتل کا اور یہ جائز ہوگا اور مجھے کوئی اعتراض نہیں۔ اس پر لیکن اگر میرا باپ کسی اور کے ذریعہ قتل ہوتا ہے تو ہو سکتا ہے کہ کسی وقت میرے دل میں خیال آ جائے کہ فلاں شخص نے میرے باپ کو قتل کیا تھا اور رشتہ کے تعلق کا احساس بھڑک اٹھے اور میں بدلے کے لئے تیار ہو جاؤں۔ تو مجھے آپ حکم دیں کہ مَیں اپنے باپ کی گردن اڑا دوں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ کوئی ایسی بات نہیں ہے، کوئی سزا نہیں دینے والا۔ لیکن جب وہ مدینہ میں داخل ہو رہے تھے تو اُس نے اپنے باپ کو روک لیا کہ تم اس شہر میں داخل نہیں ہو سکتے جب تک یہ اعلان نہ کرو کہ میں اس شہر کا ذلیل ترین آدمی ہوں اور آنحضرت ﷺ معزز ترین انسان ہیں۔ تو یہ الفاظ کہلوائے اور پھر اسے جانے دیا ورنہ یہ اعلان کیا کہ میں اس کی گردن اڑا دوں گا۔ تو یہ وہ لوگ تھے جو انصار بنے اور انصار ہونے کا حق ادا کر دیا۔ یہ ہے ایمان جس کا ہم سے مطالبہ کیا جا رہا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ آج کسی کی گردن اڑانے کے لئے نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے بعد دین کے نام پر تلوار اٹھانا تو بند ہو گیا ہے۔ یَضَعُ الْحَرْب والی حدیث تو واضح ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کا ذکر فرمایا ہے۔ لیکن جو جہاد ہے جس کے لئے ہمیں بلایا جا رہا ہے وہ نفس کا جہاد ہے، اپنی حالتوں کو درست کرنے کا جہاد ہے، اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کا جہاد ہے، اپنے اندر اور اپنے خاندان میں قرآنی تعلیم کو لاگو کرنے کا جہاد ہے، اللہ تعالیٰ کے پیغام کو تبلیغ کے ذریعہ سے لوگوں تک پہنچانے کا نام جہاد ہے۔ یہ وہ کام ہیں جو اس زمانہ میں ہم نے کرنے ہیں اور اس کے لئے انصار اللہ صفِ اوّل کے مجاہدین ہونے چاہئیں کیونکہ انہوں نے نعرہ لگایا ہے نَحْنُ اَنْـصَارُاللّٰہ۔ پس یہ حکمت ہے آپ کا نام انصار اللہ رکھنے میں کہ چالیس سال کے بعد یہ نہ سمجھیں کہ ہم اب بوڑھے ہو گئے ہیں۔ اب ہماری ذمہ داریاں ختم ہو گئی ہیں۔ بلکہ ذمہ داریاں پہلے سے بڑھ گئی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ انصار اللہ کے جو تبلیغی پروگرام ہیں سب سے بڑھ کر مؤثر ہونے چاہئیں۔ پس اس طرف خاص طور پر توجہ دیں۔ آگے یہ کہ جب آپ نے نَحْنُ اَنْـصَارُاللّٰہ کہا تو تعاونِ باہمی جو ہے، تعلقات جو ہیں، اس میں آپ کے رویّے اعلیٰ معیار رکھنے والے ہونے چاہئیں۔

حضور نے فرمایا کہ آپ ایسے نمونے قائم کرتے ہوئے خدام الاحمدیہ، اطفال الاحمدیہ اور لجنہ کے لئے بھی نمونے قائم کرنے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک جگہ فرمایا ہے کہ عورت سب سے زیادہ اپنے خاوند کی رازدار ہوتی ہے اس لئے اس کے سامنے بہترین نمونے پیدا کرو تا کہ اس کی تربیت ہو۔ جب اس کی تربیت ہو گی تو آپ کی اولاد کی تربیت ہو گی۔ جب آپ کی اولاد کی تربیت ہو گی تو آئندہ نسلوں کی تربیت ہو رہی ہو گی۔ اور جب آئندہ نسلوں کی تربیت ہو رہی ہو گی تو ہم آئندہ ایسی قوم کی تربیت کر رہے ہوں گے جس نے ساری دنیا میں اسلام کا جھنڈا لہرانا ہے۔ تو یہ تسلسل سے کئے جانے والا کام ہے جس کی ذمہ داری انصار اللہ پر سب سے بڑھ کر ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ بڑی عمر میں انسان آتا ہے تو انصار میں داخل ہوتا ہے۔ اس کی دو صفیں بنائی گئی ہیں، صفِ اوّل اور صفِ دوم۔ لیکن بڑی عمر میں جس طرح عمر بڑھتی چلی جاتی ہے انسان کی طبیعت میں نرمی بھی آ جاتی ہے اور اس نرمی کی وجہ سے کمزوری آ جاتی ہے اور ایسی حالت میں پھر بعض دفعہ اولاد ابتلا بن جاتی ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تمہاری اولاد اس عمر میں ابتلا نہیں بننی چاہئے۔ اسی طرح دنیا کمانے کی طرف توجہ پیدا ہو جاتی ہے۔ دنیا کمانے کا بہترین حصہ جو تجربہ کے لحاظ سے بھی ہے اور ویسے بھی، تو وہ انصار اللہ کی عمر کا ہے۔ اگر اس کا جائزہ لیں تو جتنی عمر خدام الاحمدیہ کے کمانے کی ہے، اگر ایک خادم صحیح عمر پہ کام پر لگ جاتا ہے تو وہ پچیس سال ہے اور تجربہ کے لحاظ سے اور کمانے کے معراج تک پہنچنے کے لحاظ سے، انصار اللہ کی عمر بھی اتنی ہی بنتی ہے۔ چالیس سال سے لے کر 65 سال تک جب وہ پیشے کے لحاظ سے بھی اوپر پہنچ چکا ہوتا ہے اور اپنی تنخواہ کے لحاظ سے بھی، کام کے لحاظ سے بھی اور عمر کے لحاظ سے بھی انصار اللہ کی عمر ایسی ہے جو بہرحال جس طرف بھی اس کو لے کر جاتی ہے جیسے جیسے اس کی آمد بڑھتی ہے، جوں جوں اس کا تجربہ بڑھتا ہے، اس کی آمد بڑھتی ہے اور پھر طبیعت میں کمزوری پیدا ہوتی ہے۔ اپنے بچوں کا خیال آتا ہے، پھر مال کمانے کی طرف مزید توجہ پیدا ہوتی ہے۔ توجہ پھر صرف مال کی طرف رہ جاتی ہے۔ باقی بعض ایسے ہیں جو بھول جاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے حقوق ادا کرنے ہیں اور اس کے بندوں کے حقوق بھی ادا کرنے ہیں تو اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تمہاری اولادیں اور تمہارے مال تمہارے لئے ابتلا نہ بن جائیں۔ بڑی عمر میں اولاد کی خاطر مال جمع کرتا ہے ایک یہ وجہ بن جاتی ہے اولاد کی خواہشات کی خاطر کمزوریاں دکھاتا ہے۔ اگر اس میں صحیح ایمان نہ ہو تو دنیا دار بن جاتا ہے اور دنیا کمانے کی طرف رجحان بڑھتا چلا جاتا ہے۔ بہتر پوزیشن حاصل کرنے کی طرف رجحان بڑھ جاتا ہے۔ بہتر

تنخواہ حاصل کرنے کی طرف رجحان بڑھ جاتا ہے۔تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا پھر اولاد اور مال کے جو ابتلا ہیں ،دوسری صورتیں بھی اس کی ہوسکتی ہیں،ان سے بچو،تمہارے لئے فتنہ ہیں اِنَّمَا اَمْوَالُکُمْ وَ اَوْلَادُکُمْ فِتْنَۃٌ۔پس اس طرف بھی توجہ دینے کی ضرورت ہے انصاراللہ کو۔

حضور نے فرمایا کہ بعض دفعہ ایسی بھی صورتیں ہوجاتی ہیں کہ جماعتی نظام،اولاد کی تربیت کے لئے ایکشن لیتا ہے، تو بعض لوگ اَنا کا مسئلہ بنا لیتے ہیں کہ جماعت نے غلط کیا ہے۔اپنے بچوں کی خواہشات کے پیچھے چل پڑتے ہیں تو اس لحاظ سے بھی بہت زیادہ گہرائی میں جا کر جائزے لینے کی ضرورت ہے۔پس یہ ذمہ داری انصاراللہ پر بہت بڑی ہے اس کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

حضور نے فرمایا کہ انصاراللہ کو عبادت کا حق ادا کرنے والا ہونا چاہئے۔جو عبادت کا حق ادا نہیں کرتا جو ایک انتہائی ضروری اور اہم چیز ہے۔ انسان کی پیدائش کا مقصد ہی عبادت ہے۔پھر وہ انصاراللہ کیسے کہلا سکتے ہیں۔حضور نے فرمایا کہ انصاراللہ کی عبادتیں کیسی ہونی چاہئیں؟ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ عبادت اصل میں اس کو کہتے ہیں کہ انسان ہر قسم کی قساوت اور کجی کو دور کر کے دل کی زمین کو ایسا صاف بنا دے کہ جیسے زمیندار زمین کو صاف کرتا ہے، جیسے سرمہ کو باریک کر کے آنکھوں میں ڈالنے کے قابل بنا لیتے ہیں اسی طرح جب دل کی زمین میں کوئی کنکر پتھر نہ رہے اور ایسی صاف ہو کہ گویا روح ہی روح ہو۔اس کا نام عبادت ہے۔چنانچہ اگر یہ درستی اور صفائی آئینہ کی کی جائے تو اس میں شکل نظر آجاتی ہے۔اور اگر زمین کی جائے تو اس میں انواع واقسام کے پھل پیدا ہوجاتے ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ یہ چیزیں ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہم سب سے چاہتے ہیں۔پس عبادت کرنے والے جو ہیں ان کو بھی اپنے معیار اتنے اونچے کرنے چاہئیں کہ عبادتیں ان کی خوبصورتی بھی بن جائیں اور ان کی بصارت اور بصیرت کے لئے اللہ تعالیٰ کا فہم وادراک حاصل کروانے کے لئے ہر دم ان کی رہنمائی کرنے والی ہوں۔عبادت وہ ہو کہ خالص اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ہو۔پس یہ ہے جو عبادت کا معیار حضرت مسیح موعود علیہ السلام چاہتے ہیں۔پھر آپ نے آئینہ کی مثال دی کہ درستی اور صفائی کی جائے تو اس میں شکل نظر آتی ہے تو عبادتیں بھی ایسی ہوں کہ ہماری عبادتوں میں ہمیں خدا نظر آنے لگ جائے۔ ہماری عبادتیں دکھاوے کی عبادتیں نہ ہوں۔ہمارا مسجد آنا یا اجلاس پہ آنا اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ہو نہ کہ دکھاوے کے لئے اور جب یہ معیار ہم حاصل کرلیں گے تو پھر ہم اپنی بقا کے سامان بھی پیدا کر رہے ہوں گے، اپنے بیوی بچوں کی بقا کے سامان بھی پیدا کر رہے ہوں گے،اپنی نسلوں کی حفاظت بھی کر رہے ہوں گے۔پھر فرمایا کہ جو اچھی زمین تیار کی جائے تو اس میں انواع واقسام کے پھل پیدا ہوتے ہیں تو یہ باتیں ہیں جو ثمر آور ہوں گی اور ایسے پھل لائیں گی جو نہ صرف ہمارے اندر پاک تبدیلی کے معیار پیدا کریں گی بلکہ اس کی جہ سے ہم اپنے ماحول میں اللہ اور رسولؐ کا پیغام پہنچا کر نیک اور پاک اور سعید روحوں کو اپنی طرف کھینچ رہے ہوں گے اور اپنی اولادوں کی تربیت کر کے ان کو بھی پھلوں سے لاد رہے ہوں گے ۔پس ایسے باغ لگانے کی ہم نے کوشش کرنی ہے جو ہمیشہ پھل دار باغ ہوں، جو سدا بہار درخت ہوں جن میں ہمیشہ پھل لگتے رہیں اور کبھی خزاں نہ آنے پائے۔

پس یہ باتیں ہیں جو ہمیں بحیثیت انصار اللہ اپنے اندر پیدا کرنے کی ضرورت ہے ورنہ اللہ تعالیٰ تو نبیوں کی جماعت کے بارہ میں کہہ ہی چکا ہے کہ وہ غالب آئیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ اعلان فرمایا کہ مَیں نے غالب آنا ہے۔ دوسری طرف یہ اعلان کروایا کہ کون ہیں انصار اللہ جو اللہ کے کاموں میں مددگار بنیں ۔تو کیا اللہ تعالیٰ بندوں کی مدد کے بغیر غالب نہیں آسکتا؟ کیا اللہ تعالیٰ کو غالب آنے کے لئے بندوں کی ضرورت ہے؟ اللہ تعالیٰ غالب آئے گا اور ضرور آئے گا۔آج بھی جماعت احمدیہ دنیا میں پھیل رہی ہے،کسی انسانی کوشش سے نہیں پھیل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ خود فرشتوں کے ذریعہ سعید روحوں کو اس طرف پھیر رہا ہے اور ہمارے آباؤ اجداد میں سے بہت ایسے ہیں جو کسی دلیل کے بغیر،کسی علم کے بغیر،صرف اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے احمدیت کی طرف مائل ہوئے۔ان میں بعض خوابوں کے ذریعہ احمدی ہوئے۔پس یہ غلبہ تو انشاءاللہ ہوگا لیکن اگر ہم اس میں شامل ہو جائیں گے تو ثواب سے حصہ لینے والے ہوں گے جو اس کام کے صلہ میں ملے گا۔

حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو اپنی بڑائی کے لئے نہ ہماری عبادتوں کی ضرورت ہے نہ اپنا پیغام پہنچانے کے لئے ہماری کوششوں کی ضرورت ہے، نہ ہماری مدد کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَاللّٰہُ غَالِبٌ عَلٰٓی اَمْرِہٖ (یوسف: 22) کہ اللہ اپنے فیصلہ پر غالب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جب یہ فیصلہ کرلیا کہ وہ اور اس کے رسول غالب آئیں گے تو پھر انصار اللہ کی مدد کی ضرورت نہیں۔اللہ تعالیٰ غالب ہے اپنے فیصلہ میں اور اس کو پورا کرنا ہے یہ تو صاف ظاہر ہے،جیسا کہ میں نے کہا، یہ تو ہماری بہتری کے لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے۔ہمیں پاک کرنے کے لئے یہ فرما رہا ہے۔ہمیں اس ثواب میں حصہ دار بنانے کے لئے فرما رہا ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اکثر لوگ اس حقیقت کو نہیں جانتے لیکن میں تمہیں بتاتا ہوں کہ تمہارا فائدہ ہی ہے کہ یہ نیک کام جس کی طرف تمہیں بلایا جا رہا ہے،جس کا اعلان کیا ہے،منہ سے اعلان کیا ہے،اس کا اپنے نمونوں سے بھی اعلان کرو۔دلوں میں بٹھاؤ اس کو اور اس کا اظہار کرو۔اگر تم اس کا فائدہ جانو تو کبھی ذرہ بھر بھی تمہارے دل میں یہ خیال پیدا نہ ہو یا یہ گنجائش نہ رکھو کہ ہم نے دنیا کو دین پر مقدم کرنا ہے بلکہ ہمیشہ دین مقدم رہے گا تمہاری دنیا پر۔

حضور نے فرمایا کہ اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے جو ہوا چلائی ہے کہ اللہ تعالیٰ خود بخود دلوں کو پھیر رہا ہے۔اگر ہماری کوشش سے کسی کا دل پھرتا ہے تو اس کا ثواب ملے گا کیونکہ دعوۃ الی اللہ بڑا کام ہے جس کے ذریعہ غلبہ ہونا ہے۔اگر یہ پیغام آپ کے ذریعہ پہنچ جائے تو اس کا ثواب ہے۔

حضور نے فرمایا کہ جو اللہ تعالیٰ نے کہا کہ انصار اللہ بنو تو اس کا ایک مطلب یہ بھی ہے کہ دعوۃ الی اللہ کے ذمہ دار بن جاؤ۔دلوں کو پھیرنا تو اللہ تعالیٰ کا کام ہے اور اس کا اس نے اعلان فرمایا ہوا ہے لیکن جب یہ ہوا چل رہی ہے دلوں کو پھیرنے کی،اس میں جب تم مددگار بننے کا اعلان کررہے ہوگے تو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے ہو رہے ہو گے۔پس اس طرف خاص توجہ دینے کی ضرورت ہے۔نیک لوگوں کی ، پاک لوگوں کی اللہ تعالیٰ کے مددگاروں کی اور ان لوگوں کی جو دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والے ہیں اللہ تعالیٰ نے کیا نشانی بتائی ہے؟ فرمایا وَیَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْھَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ ۔ وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (آل عمران 105)۔اور چاہئے کہ تم میں سے ایک جماعت ہو جو بھلائی کی طرف بلاتے رہیں،اچھی باتوں کی تعلیم دیں، بری باتوں سے روکیں اور یہی ہیں جو کامیاب ہونے والے ہیں۔ اب اس میں انصار اللہ کے مختلف طبقوں کے لوگ ہیں۔ ہر ایک اپنے اپنے جائزے لیں ۔جو سمجھتے ہیں کہ 65 سال کے بعد ہم ریٹائرڈ ہو گئے ، کچھ کام نہیں کر سکتے ان کو محروم نہیں کیا جاسکتا اس نیکی سے۔وہ اپنے آپ کو جماعتی کاموں میں شامل کرے جو نیکی کی تعلیم دینے والی ہے۔اپنے گھروں سے شروع کریں ،اپنے ماحول سے شروع کریں،اپنے قریبی رشتہ داروں سے شروع کریں،تربیتی پہلو اور نیکی کے کاموں کی باتیں کریں ان سے۔نیکیوں کی تلقین کریں۔جماعت سے تعاون اور ہر ایک سے اخلاص کا تعلق جوڑیں ۔بعض میں بلاوجہ عہدیداروں کے خلاف یا نظامِ جماعت کے خلاف رنجشیں اور کدورتیں پیدا ہو جاتی ہیں اس کو دور کرنے کی کوشش کریں۔تبلیغ کے میدان میں بعض لوگ ہیں جو کہتے ہیں ہمیں زبان نہیں آتی کیسٹس تیار ہیں،ڈی وی ڈی بنی ہوئی ہیں،ایم ٹی اے کا ایک رابطہ ہے۔اور میں یہ کہا کرتا ہوں انصار اللہ کو جو اولڈ پیپل ہوم (Old People Home) ہیں ، جو بہت سارے ہیں جن کو زبان نہیں آتی اور بوڑھوں کو باتیں کرنے کا بڑا شوق ہوتا ہے ان کے پاس جا کر بیٹھ جائیں۔ان کی اپنی زبان بھی ٹھیک ہو جائے گی ، کچھ نہ کچھ ان تک پیغام بھی پہنچ جائے گا۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو اگر کوئی بسترِ مرگ پر بھی ہوتا تھا اس کو بھی پیغام پہنچاتے تھے بڑی حسرت ہوتی تھی کہ کاش یہ اسلام کو قبول کرلے، اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اعلان کردے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اعلان کردے کہ آپؐ اللہ کے رسول ہیں تاکہ اس کی آخرت سنور جائے۔ پس یہ درد ہے جو پیدا کرنے کی ضرورت ہے جس کا اسوہ ہمارے سامنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قائم فرمایا۔اس عمر میں جب ہم بھی آہستہ آہستہ اپنی عمر میں بڑھ رہے ہیں اور ایک لحاظ سے ہماری عمریں کم ہو رہی ہیں،ہمیں اس طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے کہ جس حد تک دنیا کو بچانے کے لئے ہم کوشش کر سکتے ہیں کریں اور تبلیغ کے میدان میں تیزی پیدا کریں۔تربیت کے میدان میں تیزی پیدا کریں۔اور پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۔تم یہ کام کروگے تو اس کا اجر پاؤ گے یعنی تم کامیاب ہوگے۔تم اپنی زندگی کے مقصد کو پانے والے ہوگے اور جو لوگ اپنی زندگی کے مقصد کو پالیں وہ اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کر لیتے ہیں بشرطیکہ ان کی زندگی کا مقصد ان کا وہ ہو جو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے رکھا ہے۔ اور ہماری پیدائش کا مقصد ہے عبادت اور اس کے نام کی بڑائی،اس کی مخلوق کی خدمت،اس کے پیغام کو پہنچانا۔پس جب آپ کہتے ہیں نَحْنُ اَنْصَارُاللّٰہ کہ ہم اللہ تعالیٰ کے مددگار ہیں تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم لوگ کامیاب ہوجاؤ گے۔

پس ہم میں سے ہر ایک کو یہ عہد کرنا چاہئے،آج ہم میں سے ہر ایک کو یہ اعلان کرنا چاہئے کہ ہم نے جو باتیں سنیں ہم کامل فرمانبرداری اور کامل اطاعت سے اللہ تعالیٰ کے انصار بننے کا اعلان کرتے ہیں اور اطاعت کے نمونے دنیا کو دکھا دیں،اخلاص کے نمونے دنیا کو دکھا دیں۔خلافت کے لئے ہر قربانی کے لئے ہر وقت تیار رہنے کے نمونے دنیا کو دکھلا دیں۔تبلیغ کے نمونے بڑی شان سے دنیا کو دکھلا دیں۔تربیت کے نمونے پہلے سے بڑھ کر اپنے گھروں میں قائم کردیں۔دعا اور عبادت کی طرف توجہ پہلے سے بڑھ کر کرنے والے ہوں۔پس یہی چیزیں ہیں جو اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چلتے ہوئے آپ قائم کریں گے تو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے ہوں گے۔اور پھر انشاءاللہ آپ بھی ہر آن اللہ تعالیٰ کی مدد کے نظارے دیکھیں گے اور نَحْنُ اَنْصَارُاللّٰہ کہہ کر نہ صرف مدد کر رہے ہوں گے بلکہ اُس کے نتیجہ میں اپنے لئے اللہ تعالیٰ کی تائید ونصرت کے نظارے آپ کو نظر آرہے ہوں گے۔کامیابیاں آپ کے قدم چومیں گی۔

حضور نے فرمایا کہ اگر ہم ایمان میں خالص رہیں ،اپنی حالتوں پر نظر رکھنے والے ہوں تو ہم میں سے ہر ایک فرد جماعت اس مدد کے نظارے دیکھے گا۔خدا کرے کہ ہم حقیقت میں اپنے پہ نظر رکھنے والے ہوں،اپنے عہد کو پورا کرنے والے ہوں۔اپنی حالتوں کو بدلنے والے ہوں اور فتح وکامرانی کے نظارے دیکھنے والے ہوں اور سچے اور حقیقی انصار اللہ بننے والے ہوں اور انشاء اللہ جب ہم یہ کریں گے تو اللہ تعالیٰ کی رضا کے نظارے بھی دیکھیں گے۔اللہ کرے وہ ہمیں جلد دکھائے۔

آخر میں حضور انور نے دعا کروائی جس کے ساتھ یہ سالانہ اجتماع اختتام پذیر ہوا۔اس کے بعد تمام انصار اور دیگر حاضرین اجتماع نے حضور انور کی اقتداء میں نماز مغرب وعشاء ادا کرنے کی سعادت حاصل کی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس اجتماع کو تمام انصار کے لئے اور مجلس انصاراللہ کے لئے بابرکت فرمائے اور سب کو حضور انور کے ارشادات پر کماحقہ عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

THOMPSON & CO SOLICITORS
New Office in Morden

Consult us for your legal requirements
such as Immigration & Nationality, Conveyancing , Personal Injury,
Family & Ancillary Proceedings,Wills & Probate, Criminal Litigation .

Contact: Anas A.Khan, John Thompson ,
Naeem Khan, David Brocklesby (Member of Family Law Panal) & David Wilson.

Head Office: 1st floor 48 Tooting High Street London SW17 0RG Tel:020 8767 5005
Branch Office :14-16 Mitcham Road, SW17 9NA Tel: 020 8682 4040
Morden Branch:164 Kenley Road - Morden SW19 3DL Tel: 020 8545 0697
Mobile: 07702896350 -- 24hrs Crime Line: 07533667921

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

جماعت احمدیہ فرانس کے

17 ویں جلسہ سالانہ کا بابرکت انعقاد

(ابدال ربانی نائب افسر جلسہ گاہ)

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے جماعت احمدیہ فرانس کا 17واں جلسہ سالانہ بروز 8، 9اور 10 اگست 2008ء کو بیت السلام Saint Prix میں پوری شان وشوکت کے ساتھ اور خالصتاً دینی اور روح پرور روحانی ماحول میں اپنی شاندار روایت کے ساتھ منعقد ہوا۔ یہ جلسہ سالانہ اس لحاظ سے قابل ذکر تھا کہ یہ خلافت جوبلی کے سال کا جلسہ تھا۔

جلسہ کے لئے ایک ماہ قبل تیاریاں شروع کر دی گئی تھیں اور احباب جماعت نے پورے جذبے اور خلوص کے ساتھ مختلف اوقات میں وقارِعمل کر کے جلسہ کے انتظامات کو بروقت اور احسن رنگ میں پورا کیا تا کہ حضرت مسیح موعودؑ کے مہمانوں کو زیادہ سے زیادہ سہولت اور آرام مہیا ہو سکے۔ ہر شعبہ نے اپنے مفوّضہ فرائض خالصتاً خدا کی خوشنودی حاصل کرنے کیلئے بھرپور طریقے سے ادا کئے اور اس کوشش کا اظہار جلسہ کے تینوں دن ہوتا رہا۔ جلسہ کے انتظامات کو مختلف شعبوں میں تقسیم کیا گیا تھا۔ جس کی بنا پر انتظامات میں بہت سہولت اور آسانی رہی۔

مکرم امیر صاحب مکرم اشفاق احمد صاحب ربانی نے ایک میٹنگ میں جلسہ سالانہ کے انتظامات کے لئے باہمی مشاورت سے افسران کا تقرر فرمایا اور خود بطور افسر رابطہ تمام امور کی نگرانی کی۔ امسال افسر جلسہ سالانہ مکرم فہیم احمد صاحب نیاز، مکرم نصیر احمد صاحب مبلغ سلسلہ افسر جلسہ گاہ اور مکرم سعید ہدووی صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ افسر خدمتِ خلق مقرر کئے گئے اور جلسہ کے تمام شعبہ جات کو ان تین افسران میں تقسیم کر دیا گیا۔ ہر افسر کے دو نائب افسران اور ہر شعبہ کی نگرانی کے لئے ناظم مقرر کئے گئے جنہوں نے معاونین کی ٹیم کے ساتھ اپنے فرائض کو سر انجام دیا۔

پہلا دن 8/اگست بروز جمعۃ المبارک

جمعہ 8/اگست کو بعداز نماز جمعہ جلسہ کی روح پرور تقریبات کا آغاز ہوا، مخلصین کی بھاری تعداد نے نماز جمعہ کی ادائیگی کی توفیق پائی۔ مکرم مولانا نصیر احمد صاحب مبلغ سلسلہ نے جلسہ سالانہ کی اہمیت، اس کی برکات اور اس میں شریک ہونے والوں کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کے حوالہ سے خطبہ جمعہ دیا۔ نماز جمعہ کے بعد تمام احباب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ MTA کے توسط سے براہِ راست سنا۔ اس کے بعد وقفہ ہوا۔

پرچم کشائی

افتتاحی اجلاس سے قبل مکرم اشفاق ربانی صاحب امیر جماعت احمدیہ فرانس نے فرانس کا قومی پرچم جبکہ مکرم نصیر احمد صاحب شاہد مبلغ سلسلہ فرانس نے لوائے احمدیت لہرایا۔ بعد ازاں مکرم امیر صاحب نے دعا کروائی اور احباب جماعت نے پرجوش نعروں کے ساتھ اپنے دلی جذبات کا اظہار کیا۔

افتتاحی اِجلاس

جلسہ کی کارروائی کا آغاز بصدارت مکرم امیر صاحب فرانس تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم فہیم احمد صاحب نیاز نے کی۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد حضرت مسیح موعودؑ کا پاکیزہ شیریں کلام مکرم محمد ظفر سدھو صاحب نے نہایت ترنم سے پیش کیا۔

اجلاس کی پہلی تقریر محترم اشفاق ربانی صاحب امیر جماعت احمدیہ فرانس کی تھی آپ نے ''خلافت کی اہمیت'' کو قرآن وحدیث اور حضرت مسیح موعودؑ کے ارشادات کی روشنی میں تفصیل سے بیان کیا۔ اس اجلاس کی دوسری اور آخری تقریر مکرم اشتیاق احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ فرانس کی تھی آپ نے ''خلافت کی برکات'' کے عنوان پر مختلف پیرائے میں روشنی ڈالی۔

مجلسِ سوال وجواب

رات کے کھانے اور نماز مغرب وعشاء کے بعد احبابِ جماعت کے لئے ایک محفل سوال وجواب منعقد ہوئی۔ مربی سلسلہ مکرم ومحترم نصیر احمد شاہد صاحب نے حاضرین کے سوالات کے جوابات نہایت جامع اور تسلی بخش دیئے۔

دوسرا دن 9 اگست بروز ہفتہ

دوسرے دن کا آغاز باجماعت نمازِ تہجد اور نماز فجر سے ہوا۔ مکرم مولانا نصیر احمد صاحب مبلغ سلسلہ نے نماز فجر کے بعد درس قرآن کریم دیا۔ احباب نے انفرادی تلاوت قرآن کریم سے اپنی روحوں کو شاد کام کیا۔ کچھ آرام اور ناشتہ کے بعد آج کے دن اور جلسہ کے دوسرے اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی۔

دوسرا اِجلاس

دوسرا اِجلاس صبح 11 بجے مکرم سمیر بخوطہ صاحب کی صدارت میں تلاوت قرآن پاک سے شروع ہوا۔ تلاوت کی سعادت مکرم اسرار الحق صاحب کو حاصل ہوئی۔ نظم مکرم آصف محمود بٹ صاحب نے نہایت ترنم سے پڑھی۔ اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم مقصود الرحمٰن صاحب کی تھی آپ نے ''خلافت ایک امن کا حصار'' کے موضوع پر مدلل انداز میں مضمون کو بیان کیا۔ اس اجلاس کی دوسری تقریر مکرم محمد ایوب صاحب نے کی۔ آپ نے ''خلفائے راشدین کی سیرت'' کو مؤثر جامع انداز میں پیش کیا۔

تیسرا اِجلاس

دوپہر کے کھانے اور نماز ظہر وعصر کے بعد تیسرے اِجلاس کی کاروائی مکرم نصیر احمد صاحب شاہد مبلغ سلسلہ کی صدارت میں شروع ہوئی۔ یہ اجلاس فرنچ زبان میں ہوا اور فرنچ نہ سمجھنے والوں کے لئے اُردو ترجمہ کا انتظام کیا گیا تھا۔ مکرم سلیم احمد صاحب نے تلاوت قرآن مجید کی اور نظم مکرم موسیٰ سمارے صاحب نے خوش الحانی سے پیش کی۔ بعد ازاں دو تقاریر ہوئیں یہ دونوں تقاریر فرنچ میں زبان میں تھیں۔ مکرم عثمان طورے صاحب نے ''خلیفہ خدا بناتا ہے'' کے موضوع پر تقریر کی اور مکرم عمر احمد صاحب نے ''ستائیس مئی: یومِ قدرتِ ثانیہ'' کے عنوان پر تقریر کی۔

ایک وقفہ کے بعد پروگرام کے مطابق تبلیغی نشست کا وقت تھا۔ مکرم نصیر احمد شاہد صاحب نے سوالات کے جواب دیئے۔ بعد ازاں رات کا کھانے دیا گیا اور نمازِ مغرب وعشاء کی ادا کی گئیں۔

آخری دن 10/اگست بروز اتوار

حسب معمول باجماعت نماز تہجد ہوئی اور نماز فجر کے بعد مکرم نصیر احمد صاحب شاہد مبلغ فرانس نے درسِ حدیث دیا بعد ازاں احباب کی خدمت میں ناشتہ پیش کیا گیا۔

اختتامی اجلاس

آج کے دن کے اجلاس کی کاروائی کا آغاز زیرِ صدارت مکرم امیر صاحب ایک مخلص نومبائع حافظ سلیم احمد صاحب کی تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ حضرت مسیح موعودؑ کا شیریں اور پاکیزہ کلام عزیزم نبیل احمد مرزا نے پیش کیا۔ اجلاس کی پہلی تقریر کے لئے خاکسار ابدال ربانی نے ''فتنۂ غیر مبائعین اور اس کا انجام'' پر اظہار خیال کیا۔ اس اجلاس کی دوسری تقریر مکرم جناب سعید ہدوی صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ فرانس نے ''سیرت خلفاء احمدیت'' کے موضوع پر کی۔ آپ کی تقریر فرنچ میں تھی۔

اس اجلاس کی آخری تقریر سے قبل مکرم قاری شبیر احمد صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ کا پاکیزہ کلام پیش کیا۔

آخری تقریر مکرم نصیر احمد شاہد صاحب مبلغ سلسلہ نے کی آپ نے ''استحکامِ خلافت اور ہماری ذمہ داریاں'' کے متعلق بڑے مدلل انداز میں اظہارِ خیال کرتے ہوئے قرآن وحدیث کے علاوہ تاریخی واقعات کا تفصیل سے ذکر کیا۔ خلفاء راشدینؓ اور خلفاءِ احمدیت کے زمانوں میں استحکامِ خلافت میں رخنہ ڈالنے والوں کے فتنوں اور خلفاء کی طرف سے اُن کے جوتوڑ پیش کئے گئے اُن کا ذکر کیا۔ نیز صحابہ کرامؓ اور جانثارانِ خلافت نے اطاعت و وفا کی جو تاریخ رقم کی اُن کا بھی ذکر کیا۔

دعا سے قبل مکرم امیر صاحب فرانس نے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کا ایک اقتباس پیش کیا۔ بعد اَزاں مکرم امیر صاحب نے دعا کروائی۔ اس طرح جماعت احمدیہ فرانس کا 17واں جلسہ سالانہ دعاؤں کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

جلسہ مستورات

جلسہ کے انتظامات اور پروگرام کے لئے صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ فرانس محترمہ رقیہ احد صاحبہ کی سرکردگی میں تقسیمِ کار کی گئی۔ محترمہ صدر صاحبہ نے بطور ناظمہ اعلیٰ جلسہ مستورات کے ذمہ داری سنبھالی اور اپنی دو نائبات کے سپرد مختلف شعبہ جات کے کام کئے۔ ہر نائب ناظمہ اعلیٰ کے مفوضہ شعبہ جات کی نگرانی ناظمات کو دی گئی جس کو وہ اپنی اپنی معاونات کے تعاون سے سرانجام دیتی رہیں۔

پروگرام جلسہ مستورات

جلسہ کی تمام کارروائی مستورات کے لئے ریلے کی جاتی رہی اور ترجمہ کا انتظام بھی کیا گیا تھا۔ بروز ہفتہ مستورات کا اپنا اجلاس منعقد ہوا جس کا آغاز تلاوت قرآنِ کریم سے ہوا جو محترمہ خالدہ قادر صاحبہ نے مع اردو ترجمہ پیش کی۔ بعد اَزاں اس کا فرنچ ترجمہ محترمہ ہانیہ افضل صاحبہ نے پیش کیا۔ پھر نظم محترمہ صنم طارق صاحبہ نے پیش کی جس کا فرنچ ترجمہ محترمہ عاصمہ سلیم صاحبہ نے پیش کیا۔ اس کے بعد پہلی تقریر بعنوان: ''قیامِ خلافت۔ قرآن وحدیث کی رو سے'' محترمہ انیقہ رحمٰن صاحبہ نے فرنچ میں پیش کی۔ دوسری تقریر محترمہ قدسیہ ابدال صاحبہ نے اردو میں کی جس کا عنوان تھا: ''خلافت کی اہمیت: خلفاءِ احمدیت کے ارشادات کی روشنی میں''۔ اس تقریر کا ترجمہ محترمہ انیقہ رحمٰن صاحبہ نے پیش کیا۔ بعد اَزاں محترمہ منصورہ مالک صاحبہ نے ایک نظم پیش کی جس کا فرنچ ترجمہ محترمہ انیلہ انس صاحبہ نے پیش کیا۔ تیسری تقریر محترمہ مبشرہ نصیر صاحبہ نے ''نظامِ خلافت پر اعتراضات کے جوابات'' کے موضوع پر کی۔ اس تقریر کا فرنچ ترجمہ محترمہ نذیراں اسمدار صاحبہ نے پیش کیا۔ آخر پر بچیوں اور مستورات کے ایک گروپ نے ایک ترانہ پیش کیا اور محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ فرانس نے دعا کروائی۔

جلسہ سالانہ کے موقع پر مختلف سٹال لگائے گئے تھے۔ مستورات نے علاوہ دیگر سٹالوں کے ایک تصویری نمائش کا اہتمام بھی کیا تھا جو تینوں دن جاری رہی۔ جسے مستورات کے علاوہ احبابِ جماعت نے بھی دلچسپی سے دیکھا۔

ویب ریڈیو اور ٹی وی

امسال جلسہ سالانہ کی کاروائی پہلی مرتبہ فری ویب ریڈیو اور ٹی وی پر نشر کی گئی جسے کئی لوگوں نے سنا اور دیکھا۔

حاضری: 22 مختلف اقوام سے تعلق رکھنے والے افراد جماعت نے اس مبارک جلسہ میں شرکت کی توفیق پائی۔ کل حاضری 539 رہی۔ فالحمد للہ۔ جس میں مردوں کی تعداد 286 اور مستورات کی تعداد 253 تھی۔

قارئین الفضل سے درخواست دعا ہے اللہ تعالیٰ یہ جلسہ فرانس کے لئے اور جماعت کے لئے بہت بابرکت کرے اور مثمر بثمرات حسنہ ہو۔ آمین ۞۞۞

کینیا مشرقی افریقہ میں ڈنڈورا کے مقام پر

احمدیہ مسجد ''بیت مسرور'' کا بابرکت افتتاح

(رپورٹ: فہیم احمد لکھن۔ مبلغ سلسلہ)

خلافت احمدیہ کے سوسالہ سفر میں احباب جماعت روزانہ خداتعالیٰ کے فضلوں کی بارش کو نازل ہوتے دیکھتے ہیں۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی بارش کا ایک قطرہ جماعت احمدیہ کینیا نے ڈنڈورا میں نازل ہوتا دیکھا جب اللہ تعالیٰ کے فضل سے لجنہ اماء اللہ کینیا کو صد سالہ خلافت جوبلی جشن تشکر کے سلسلہ میں ایک مسجد تعمیر کرنے کی توفیق ملی۔

ڈنڈورا نیروبی شہر کا مضافاتی علاقہ ہے جہاں اکثریتی آبادی عیسائی ہے اور اب یہاں ہماری ایک مضبوط جماعت قائم ہو چکی ہے۔ لجنہ اماء اللہ کینیا نے خلافت جوبلی تقریبات کے سلسلہ میں یہاں ایک مسجد بطور تحفہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت اس مسجد کا نام ''بیت مسرور'' عطا فرمایا۔

مورخہ 9/نومبر 2008ء کو اس مسجد کی افتتاحی تقریب ہوئی جس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ جس کے بعد مکرم صدر صاحب جماعت احمدیہ ڈنڈورا نے سب احباب کو خوش آمدید کہا جس کے بعد فورڈ کینیا پارٹی کے نائب صدر اور علاقہ کی لیڈی کونسلر نے اپنی تقاریر میں مسجد کی تعمیر پر نیک خواہشات کا اظہار کیا۔

مکرم نعیم احمد صاحب چیمہ امیر و مبلغ انچارج کینیا نے اپنے خطاب میں مساجد کی تعمیر کی غرض وغایت اور اہمیت بیان کی اور تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ اور قریباً چار صد افراد کی موجودگی میں تختی کی نقاب کشائی کی اور دعا کروائی۔

دو قومی اخبارات نے اس تقریب کی کوریج دی اور تصاویر بھی شائع کیں۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ اس مسجد کی تعمیر جماعت کے لئے بہت بابرکت فرمائے اور اس علاقہ میں اسلام احمدیت کی اشاعت کا مرکز بنے۔ آمین

۞۞۞۞۞۞۞

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ ''الفضل ڈائجسٹ'' کی ویب سائٹ کا پتہ یہ ہے:-

http://www.alislam.org/alfazal/d/

صدسالہ جشن خلافت نمبر

صدسالہ جشن خلافت کی تقریبات کے حوالہ سے طبع ہونے والی خصوصی اشاعتیں اورسووینئرز (جو ہمیں موصول ہوتے ہیں)، ان کا تعارف کچھ عرصہ سے جاری ہے۔ ایسی خصوصی اشاعتیں، دورانِ سال، جب بھی ہمیں موصول ہوتی رہیں، تو اپنے معمول کا انتخاب پیش کرنے کی بجائے، اُن پر تبصروں اور اُن میں شامل منتخب مضامین کا تعارف ہدیۂ قارئین کیا جاتا رہا۔ اب یہ سلسلہ کچھ عرصہ بعد دوبارہ شروع ہوکر جلسہ سالانہ برطانیہ 2009ء تک جاری رہے گا۔ انشاءاللہ۔ صدسالہ خلافت جوبلی کے حوالہ سے خصوصی اشاعتوں، سووینئرز، نیز تمام رسائل و جرائد کی ترسیل اور خط وکتابت کیلئے ہمارا پتہ حسب ذیل ہے:

AL-FAZL DIGEST, 22 DEER PARK ROAD,
LONDON SW19 3TLU.K.

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ کا صدسالہ جوبلی نمبر

A3 سائز کے دوصد سے زائد صفحات پر مشتمل 3/دسمبر 2008ء کا روزنامہ ''الفضل'' ربوہ کا پرچہ صدسالہ جوبلی نمبر کے طور پر ایک خصوصی اشاعت ہے۔ اس شمارہ میں خلافت احمدیہ کے حوالہ سے نہایت عمدہ مضامین، خلفاء کرام کے حالات زندگی اور سیرۃ پر روشنی ڈالنے والے تاریخی واقعات، نایاب تصاویر اور خوبصورت نظموں سے مزین ہے۔ مضامین جن ذیلی عناوین کا احاطہ کرتے ہیں اُن میں ضرورت و برکات اور مقامِ خلافت، خلفاء کرام کے قیمتی ارشادات اور تحریکات و کارہائے نمایاں، خلافت کے لئے الٰہی بشارات اور تائیدات، مظاہرِ خلافت اور اطاعتِ خلافت وغیرہ شامل ہیں۔ اگرچہ یہ شمارہ احمدیہ ویب سائٹ پر موجود ہے تاہم جس عمدگی سے اسے مجلّد شکل میں پیش کیا گیا ہے، اُس نے اس کی افادیت میں غیرمعمولی اضافہ کردیا ہے۔ اس خصوصی اشاعت کے اہم مضامین کا خلاصہ آئندہ کسی وقت ''الفضل ڈائجسٹ'' کی زینت بنایا جائے گا۔ انشاءاللہ تعالیٰ

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی ہمدردیٔ خلق

ماہنامہ ''تشحیذ الاذہان'' ربوہ کا مئی 2008ء کا شمارہ خلافت نمبر ہے۔ اس میں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی ہمدردیٔ خلق کے بارہ میں حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ کا بیان فرمودہ ایک واقعہ درج ہے (مرسلہ: مکرم راشد جاوید صاحب)۔

حضرت حکیم صاحبؓ کے پاس جولوگ سفارش کروانے آیا کرتے تھے، آپؓ اُن کو ٹالتے نہیں تھے لیکن ہر شخص کی اُتنی ہی سفارش فرماتے تھے جتنی کا وہ شخص مستحق ہوتا تھا۔ ایک روز آپؓ دس درخواستیں لے کر مہاراجہ کے بھائی راجہ امر سنگھ کے پاس گئے جو ریاست کے مالک اور وزیراعظم تھے اور آپؓ کا بے حد ادب اور لحاظ کرتے تھے۔ آپؓ نے درخواستیں باری باری اپنی سفارش کے ساتھ پیش کرنا شروع کیں تو راجہ کسی نہ کسی عذر کے ساتھ اُنہیں مسترد کردیتے۔ آپؓ نہایت متانت اور تحمل سے اگلی درخواست پیش کردیتے۔ جب آٹھ درخواستیں مسترد ہوگئیں اور آپؓ نے نویں درخواست نکالی تو راجہ نے کہا کہ حکیم صاحب! مَیں آپ کی آٹھ درخواستیں مسترد کرچکا ہوں اوراگر یہ نویں درخواست بھی مَیں مسترد کردوں تو آپ کیا کریں گے؟ آپؓ نے بڑی متانت سے فرمایا: پھر دسویں درخواست پیش کروں گا۔ راجہ بے ساختہ ہنس پڑا اور بولا کہ باوجود اس قدر نازک مزاج اور خوددار ہونے کے آپ کو درخواستوں کے پے در پے نامنظور کرنے پر غصہ کیوں نہیں آتا۔ آپؓ نے فرمایا: ''مَیں نے خیال کیا کہ اگر پہلے شخص کا کام نہیں بن سکا تو شاید دوسرے کا بن جائے اور اگر دوسرے کا نہیں بن سکا تو شاید تیسرے کا بن جائے اور اسی طرح آخر تک خیال کرتا گیا کہ شاید دسویں آدمی کا کام بن جائے۔ مَیں نے سوچا کہ میری خودداری اور وقار کو صدمہ پہنچنے سے اگر کسی حاجتمند کا کام بنتا ہے تو یہ سودا مہنگا نہیں''۔ حضرت حکیم صاحبؓ کی تقریر سے راجہ اتنا متأثر ہوا کہ اُس نے ساری درخواستیں منظور کرلیں۔

انڈیکس 2008ء

2008ء کے دوران ''الفضل ڈائجسٹ'' کی زینت بننے والے مضامین کا تفصیلی انڈیکس ذیل میں پیش ہے۔ اس کی تیاری میں اگرچہ ہرممکن احتیاط برتی گئی ہے تاہم کسی فروگذاشت کی صورت میں ادارہ معذرت خواہ ہے۔

۴/جنوری ۲۰۰۸ء- شمارہ ۱

☆ روزنامہ ''الفضل'' ربوہ کا سالانہ نمبر 2006ء (حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورۂ مشرق بعید)
☆ سنگاپور...... تاریخ، طرزحکومت، حکمران
☆ سنگاپور میں احمدیت ازمکرم عبدالستار خانصاحب
☆ مکرم صادق باجوہ صاحب کی ایک نظم سے انتخاب
''اے امام وقت اے ماہِ تمام!''
☆ مکرمہ امۃ الرحمٰن صاحبہ کی ایک نظم سے انتخاب
''راہ میں آنکھیں بچھائے ہم کھڑے ہیں سیدی''

۱۱/جنوری ۲۰۰۸ء-شمارہ ۲

☆ براعظم آسٹریلیا
☆ آسٹریلیا کے قدیم باشندے ازمکرم خالدسیف اللہ صاحب
☆ کیپٹن جیمز کک
☆ مکرم ڈاکٹر ریاض اکبر صاحب کا آسٹریلیا کے ابتدائی احمدیوں کو منظوم خراج تحسین
''ہم آن ملے ہیں متوالو، بس دیر تھی کل یا پرسوں کی''

۱۸/جنوری ۲۰۰۸ء-شمارہ ۳

☆ آسٹریلیا میں احمدیت (حضرت موسیٰ حسن خانصاحب)
ازمکرم مولانا دوست محمد شاہد صاحب
☆ برّ اعظم آسٹریلیا میں احمدیت کی جدید تاریخ
ازمکرم ثاقب محمود عاطف صاحب

۲۵/جنوری ۲۰۰۸ء-شمارہ ۴

☆ جزائر فجی
☆ فجی میں احمدیت ازمکرم نعیم احمد محمود چیمہ صاحب
☆ فجی کی پہلی مسجد کی تعمیر کا ایمان افروز واقعہ
☆ مکرم مبارک احمد ظفر صاحب کی ایک نظم سے انتخاب
''یار کی یاد میں شب جو کاٹی دن تھا وہ تو رات نہ تھی''

یکم فروری ۲۰۰۸ء-شمارہ ۵

☆ نیوزی لینڈ
☆ پروفیسر کلیمنٹ ریگ ازمکرم فخرالحق شمس صاحب
☆ نیوزی لینڈ میں احمدیت
☆ جاپان
☆ جاپان میں احمدیت ازمکرم مغفور احمد منیب صاحب
☆ جاپان میں تبلیغ کے لئے حضرت مسیح موعودؑ کی خواہش
ازمکرم مولانا عطاءالمجیب راشد صاحب
☆ جاپان کا ایک دلچسپ سفر ازمکرم کرنل (ر) دلدار احمد صاحب
☆ مکرم عبدالصمد قریشی صاحب کی ایک نعت سے انتخاب
''جب جمال یار کے قصے بیاں ہونے لگے''

۸/فروری ۲۰۰۸ء-شمارہ ۶

☆ حضرت شیخ محمد احمد مظہر صاحب ازمکرم خلیل احمد قمر صاحب
☆ محترمہ انجمن آراء صاحبہ ازمکرمہ عاصمہ اکرام صاحبہ
☆ محترم چودھری محمد علی صاحب کے نعتیہ کلام سے انتخاب
''اس کا عالم میں نہیں کوئی مثیل''

۱۵/فروری ۲۰۰۸ء-شمارہ ۷

☆ حضرت ڈاکٹر الٰہی بخش صاحبؓ
ازمکرم غلام مصباح بلوچ صاحب
☆ محترمہ آمنہ بیگم صاحبہ ازمکرمہ ش متین سجاد صاحبہ
☆ اعزازات (مکرم محمود اسلم قمر صاحب+مکرم ملک طاہر احمد صاحب+مکرمہ ندرت بشریٰ صاحبہ+مکرمہ راحت بشریٰ صاحبہ +مکرم اسد نوید صاحب)
☆ مکرم آفتاب احمد بسمل صاحب کی نظم سے انتخاب
''قرآں کلام حضرت عالی جناب ہے''
☆ مکرم خواجہ عابد نظامی صاحب کی نظم سے انتخاب
''کس نے کُن کہہ کر کئے پیدا زمین وآسماں؟''

۲۲/فروری ۲۰۰۸ء-شمارہ ۸

☆ حضرت چودھری محمدالدین صاحبؓ
ازمکرم غلام مصباح بلوچ صاحب
☆ کنسائی ایئرپورٹ جاپان ازمکرم سرفراز احمد عدیل صاحب
☆ محترم چودھری محمد حسین واہلہ صاحب
ازمحترم مولانا محمد ابراہیم بھامبڑی صاحب
☆ گاجر کے کرشمے ازمکرم حکیم عبدالحق بٹ صاحب
☆ مکرم عبدالسلام صاحب کی نظم ''نظام وصیت'' سے انتخاب
''نظام وصیت نظام خدا ہے''

۲۹/فروری ۲۰۰۸ء-شمارہ ۹

☆ حضرت محی الدین ابن عربیؒ ازمکرم حافظ مظہر احمد صاحب
☆ محترم سردار رفیق احمد صاحب ازمکرم محمود مجیب اصغر صاحب
☆ مکرم عبدالسلام صاحب کی ایک طویل نظم سے انتخاب
''دسمبر کا مہینہ سینکڑوں یادوں کا مخزن ہے''

۷/مارچ ۲۰۰۸ء-شمارہ ۱۰

☆ حضرت مرزا عبدالحق صاحب ازمکرم چودھری رشیدالدین صاحب+مکرم مرزا نوید احمد صاحب+مکرم عبدالسمیع نون صاحب
☆ حضرت مرزا عبدالحق صاحب کی یاد میں کہی گئی مکرم رائے فخراللہ منگلا صاحب کی نظم سے انتخاب
''ان کی باتوں میں فقط درسِ وفا ہوتا تھا''

۱۴/مارچ ۲۰۰۸ء-شمارہ ۱۱

☆ حضرت خواجہ حسن بصریؒ ازمکرم مرزا خلیل احمد قمر صاحب
☆ کھجور ازمکرم محمد طاہر شیراز صاحب
☆ مکرم عبدالصمد قریشی صاحب کی ایک غزل سے انتخاب
''یہ کیا کہ چند ہی پتوں پہ کچھ بہار آئے''
☆ مکرم ظفر محمد ظفر صاحب کی ایک نظم سے انتخاب
''قرآن پاک جہان میں تو وہ بے مثال کتاب ہے''

۲۱/مارچ ۲۰۰۸ء-شمارہ ۱۲

☆ حضرت منشی عبدالکریم صاحب بٹالویؓ
ازمکرم غلام مصباح بلوچ صاحب
☆ ایک بزرگ اور اپاہج کا واقعہ ازحضرت مصلح موعودؓ
☆ گنّا...... صحت کا چھپا خزانہ ازمکرمہ صغیرہ بانو صاحبہ
☆ مکرم عبدالصمد قریشی صاحب کی ایک نظم سے انتخاب
''خزاں کے دن بدلتے جا رہے ہیں''
☆ مکرم چودھری شبیر احمد صاحب کی ایک نظم سے انتخاب
''حسین ابن علیؓ تیری عظمتوں کو سلام''

۲۸/مارچ ۲۰۰۸ء-شمارہ ۱۳

☆ 1906ء میں وفات یافتہ چند صحابہؓ ازمکرم غلام مصباح بلوچ صاحب (حضرت حکیم فضل الٰہی صاحب لاہوریؓ+حضرت شیخ مسیح اللہ صاحب شاہجہانپوریؓ+حضرت سید امیر علی شاہ صاحبؓ +حضرت سید حبیب الرحمٰن صاحبؓ آف بریلی+حضرت حافظ مولوی عظیم بخش صاحب پٹیالویؓ+حضرت صاحب نور صاحبؓ افغان + حضرت میاں الٰہی بخش صاحبؓ مالیرکوٹلہ + حضرت امۃ الحمید بیگم صاحبہؓ اہلیہ حضرت نواب محمد علی خانصاحبؓ)
☆ مکرم طارق محمود سدھو صاحب کی ایک نظم سے انتخاب
''گل دیکھ، چمن دیکھ، ذرا صبح ومساد دیکھ''
☆ مکرم محمد ابراہیم شاد صاحب کی ایک نظم سے انتخاب
''ہم اپنا انتخابِ نظر دیکھتے رہے''

۴/اپریل ۲۰۰۸ء-شمارہ ۱۴

☆ حضرت مولانا ظہور حسین صاحب مجاہد بخارا (ایک انٹرویو)
☆ محترم چودھری عبدالکریم صاحب
ازمکرم مولانا محمد ابراہیم بھامبڑی صاحب
☆ محترم مولانا جلال الدین قمر صاحب ازمکرم موسیٰ اسد عودہ صاحب (اردو ترجمہ مکرم پروفیسر سلطان اکبر صاحب)
☆ مکرم مبارک احمد ظفر صاحب کی نظم ''نماز عشق'' سے انتخاب
''وضو اشکوں سے کرنا تو نماز عشق ادا کرنا''
☆ مکرم ملک منیر احمد ریحان صابر صاحب کی نظم سے انتخاب
''وہ جو تھا ایک مردِ وفا شہر میں''

۱۱/اپریل ۲۰۰۸ء-شمارہ ۱۵

☆ امانت ودیانت کے چند واقعات ازمکرم ابن کریم صاحب
☆ محترم چودھری عبداللطیف صاحب اوورسیئر
☆ مکرم عبدالصمد قریشی صاحب کی ایک نظم سے انتخاب
''یہ زمیں اس کی، فلک اس کا، ستارے اس کے''
☆ جناب پنڈت جگن ناتھ پرشاد آنند کی ایک نعت سے انتخاب
''دشتِ فاراں تک جو میرِ کارواں پہنچا نہیں''

۱۸/اپریل ۲۰۰۸ء-شمارہ ۱۶

☆ محترم مولانا محمد صادق سماٹری صاحب کے ایمان افروز واقعات ازمکرم عبدالرشید سماٹری صاحب
☆ عظیم سائنسدان ڈارون اور اُس کا تحقیقی کام
☆ مکرم ڈاکٹر فضل الرحمٰن بشیر صاحب کی ایک نظم سے انتخاب
''یقیں محکم ہے اس حسنِ حسیں کا''
☆ مکرم عبدالصمد قریشی صاحب کی ایک غزل سے انتخاب
''ظلم اور جبر کی ہر رسم مٹا دی جائے''

۲۵/اپریل ۲۰۰۸ء-شمارہ ۱۷

☆ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی یادیں ازمکرم مجیب الرحمٰن صاحب ایڈووکیٹ+مکرم محمود احمد بشیر صاحب+محترم چودھری ظہور احمد باجوہ صاحب+مکرم چودھری محمد سلمان اختر صاحب
☆ مسیح کی آمد ثانی اور مورمن فرقہ ازمکرم سید ساجد احمد صاحب
☆ محترم چودھری منیر احمد عارف صاحب ازمکرم محمد محمود طاہر صاحب ومکرم ابن کریم صاحب

۲/مئی ۲۰۰۸ء-شمارہ ۱۸

☆ روشنی کی تلاش میں ازمکرمہ تمارا راڈنی صاحبہ+مکرمہ پاریسہ

ماہنامہ ''احمدیہ گزٹ'' کینیڈا کے صدسالہ جشن خلافت نمبر (مئی وجون 2008ء) میں شامل اشاعت مکرمہ ارشاد عرشی ملک صاحبہ کے کلام سے انتخاب پیش ہے:

خلافت کی محبت میں دلوں کو یوں فنا رکھنا
کوئی مسلک اگر رکھنا تو تسلیم و رضا رکھنا
سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا میں چھپی روحِ خلافت ہے
یہ نکتہ بھول مت جانا اسے دل میں بسا رکھنا
یہ لعلِ بے بہا ہے گوہر نایاب ہے پیارو
خلافت کی حفاظت اپنی جانوں سے سوا رکھنا
یہ راہِ عشق ہے اہل یقیں کی راہ گزر ہے یہ
نہ دل میں وسوسہ رکھنا نہ لب پر چوں چرا رکھنا

جافری صاحب+مکرمہ نصرت جہاں بشیر صاحبہ+مکرمہ عاسلہ فہیم صاحبہ+مکرمہ انیسہ مکرائے صاحبہ

☆ حضرت امیر خسروؒ از مکرم مرزا خلیل احمد قمر صاحب

☆ مکرم محمد الیاس ناصر صاحب کی نعت سے انتخاب

''محمدؐ اور احمدؐ ہیں آقا کے نام''

☆ مکرم چودھری شبیر احمد صاحب کی نظم سے انتخاب

''اے خدا درد بھرے دل سے ہیں فریاد کناں''

۹رمئی ۲۰۰۸ء-شمارہ ۱۹

☆ حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب

☆ محترم ڈاکٹر عبدالسمیع انبالوی صاحب

از مکرمہ ڈاکٹر امۃ المصور سمیع صاحبہ

☆ اعزاز (مکرمہ وجیہہ افضل صاحبہ)

☆ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی یاد میں کہی گئی مکرم ابن کریم صاحب کی نظم سے انتخاب

''تھا خوگر ایمان وہ پتلا تھا وفا کا''

۱۶رمئی ۲۰۰۸ء-شمارہ ۲۰

☆ حضرت مولوی محمد اسماعیل صاحبؓ

از مکرم غلام مصباح بلوچ صاحب

☆ مکرم جمال سکٹیکی صاحب آف سیرالیون

از مکرم لطف الرحمٰن محمود صاحب

۲۳رمئی ۲۰۰۸ء-شمارہ ۲۱

☆ حضرت میاں پیر محمد صاحبؓ اور مکرم محمد عبداللہ چیمہ صاحب

از مکرم حمید الدین صاحب خوشنویس

☆ مکرم ڈاکٹر محمد مطیع اللہ شاہین چیمہ صاحب

از مکرم حمید الدین صاحب خوشنویس

☆ محترم عبدالسلام میڈسن صاحب

☆ مکرمہ امۃ الباری ناصر صاحبہ کی ایک نظم سے انتخاب

''بہت اندھیرا ہے اس جہاں میں دیئے جلاؤ محبتوں کے''

۳۰رمئی ۲۰۰۸ء-شمارہ ۲۲

☆ حضرت سید تفضّل حسین صاحب اٹاوی

از مکرم غلام مصباح بلوچ صاحب

☆ مکرم فاروق محمود صاحب کی ایک نظم سے انتخاب

''سُوئے منزل ہوگئے ہیں کل رواں مرزا وسیم''

۶رجون ۲۰۰۸ء-شمارہ ۲۳

☆ حضرت مرزا عبدالحق صاحب

از مکرم صفدر علی وڑائچ صاحب+ مکرمہ م۔سمیع صاحبہ

☆ مکرم حسن رہتاسی صاحب کی نظم سے انتخاب

''ہے فقط قرآں ہی دنیا میں کتابِ زندگی''

۱۳رجون ۲۰۰۸ء-شمارہ ۲۴

☆ مسمریزم کا بانی۔فرانز میسمر

☆ ایک عرب ماں کی اپنی بیٹی کو نصیحت

☆ محترم عطاء الرحمٰن غنی صاحب عرف اٹو میاں

از مکرمہ صاحبزادی امۃ الرشید صاحبہ

☆ مکرم خواجہ عبدالمومن صاحب کی حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی یاد میں نظم سے انتخاب

''سُوئے جنت چل دیا محمود کا لختِ جگر''

۲۰رجون ۲۰۰۸ء-شمارہ ۲۵

☆ مکرم چوہدری برکت اللہ برکات صاحب

از مکرم محمد افضل متین صاحب

☆ ڈاکٹر سلام کی یاد میں از جناب خالد حسن صاحب

☆ مکرم عطاء المجیب راشد صاحب کی ایک نظم سے انتخاب

''للہ الحمد کہ قسمت یہاں لے آئی ہے''

۲۷رجون ۲۰۰۸ء-شمارہ ۲۶

☆ تعلیم الاسلام کالج از مکرم ڈاکٹر محمد شریف خان صاحب

☆ پپیتا کے طبی فوائد از مکرم ڈاکٹر ملک نسیم اللہ خان صاحب

☆ مکرم خواجہ عبدالمومن صاحب کی ایک نظم سے انتخاب

''خدا کا فضل اترا آسماں سے''

۴رجولائی ۲۰۰۸ء-شمارہ ۲۷

☆ حضرت مسیح موعودؑ کا بھوکوں کو کھانا کھلانے کا الہام پورا ہونے کی گواہی از حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ صاحبؓ

☆ مکرم میجر سید سعید احمد صاحب از مکرم سید حسین احمد صاحب

☆ پیاز از مکرم مرزا خلیل احمد قمر صاحب

☆ مکرم ظفر محمد ظفر صاحب کی ایک نظم سے انتخاب

''بہت بڑا ہے تمہارا مقام درویشو!''

☆ مکرم ڈاکٹر محمد صادق جنجوعہ صاحب کی ایک نظم سے انتخاب

''ایک شب مغرب میں دیکھا جب طلوع آفتاب''

۱۱رجولائی ۲۰۰۸ء-شمارہ ۲۸

☆ ذکر حبیبؑ بیان فرمودہ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ

☆ مکرم ملک منیر احمد ریحان صابر صاحب کی نظم سے انتخاب

''آئیں گے ایک دن وہ ربوہ میں پھر دوبارہ''

۱۸رجولائی ۲۰۰۸ء-شمارہ ۲۹

☆ مکرم عبدالکریم صاحب اور مکرمہ محمد بی بی صاحبہ

از مکرم بشیر احمد قمر صاحب

☆ ہندو شعراء (کنور مہندر سنگھ بیدی + ڈاکٹر دھرمیندر ناتھ + ڈاکٹر دیانند سکسینہ) کے نعتیہ کلام سے انتخاب

۲۵رجولائی ۲۰۰۸ء-شمارہ ۳۰، ۳۱

☆ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی یادیں

از حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ

☆ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کا توکّل از مکرم احمد طاہر مرزا صاحب

☆ حضرت مصلح موعودؓ کی سیرۃ از مکرم مولوی عبدالرحمٰن صاحب

☆ حضرت مصلح موعودؓ کی شفقتیں اور فراست

از مکرم منیر احمد صاحب بانی

☆ سیدی ابا جان از محترم صاحبزادی امۃ الرشید صاحبہ

☆ حضرت مصلح موعودؓ کا ایک ارشاد: ''کام جلدی جلدی کرو''

☆ مکرم یعقوب امجد صاحب کی نظم سے انتخاب

''یہ فیض نبوت کی برکت ہے ساری''

☆ مکرم عبدالمنان ناہید صاحب کی نظم سے انتخاب

''ہم محبت کو متاعِ دل وجاں کہتے ہیں''

☆ مکرم حافظ عطاء کریم شاد صاحب کی نظم سے انتخاب

''چمن میں رنگ و بو اس سے''

☆ حضرت قاضی محمد ظہور الدین اکمل صاحبؓ کی نظم سے انتخاب

''خلافت میں خداوند دوعالم کی نیابت ہے''

۸راگست ۲۰۰۸ء-شمارہ ۳۲

☆ ہفت روزہ ''بدر'' قادیان اور ماہنامہ ''النور'' امریکہ کے خلافت نمبر

☆ غریبوں کے خلیفہ از مکرم لطف الرحمٰن محمود صاحب

۱۵راگست ۲۰۰۸ء-شمارہ ۳۳

☆ سہ ماہی ''سن رائز'' امریکہ اور ماہنامہ ''الہدیٰ'' سویڈن کے خلافت نمبر

☆ موسوی اور عیسوی سلسلۂ خلافت از مکرم مبشر احمد صاحب

☆ نظام خلافت کی عظمت از مکرم حبیب الرحمٰن زیروی صاحب

☆ مکرم جمیل الرحمٰن صاحب کی نظم سے انتخاب

''تُو محبت کا مغنّی ہے محبت گیر بھی''

۲۲راگست ۲۰۰۸ء-شمارہ ۳۴

☆ جماعت احمدیہ بھارت کا خلافت جوبلی سوونیئر

☆ خلافت اور ہندوستان میں جماعتی ترقی

از مکرم مولانا سلطان احمد صاحب ظفرؔ

☆ خلفاء احمدیت کے ذریعہ قادیان کی ترقی

از مکرم مولانا برہان احمد ظفرؔ صاحب

☆ مکرم مبارک احمد ظفرؔ صاحب کی نظم سے انتخاب

''کفر و باطل پہ اب وقتِ شام آچکا''

۲۹راگست ۲۰۰۸ء-شمارہ ۳۵

☆ نیپال، بھوٹان اور سکم میں تبلیغ از مکرم منیر احمد صاحب حافظ آبادی

☆ شذرات (غیروں میں خلافت سے محرومی کا احساس)

۵رستمبر ۲۰۰۸ء-شمارہ ۳۶

☆ مختلف مذاہب میں روزہ کا تصور از مکرمہ حسنیٰ مقبول احمد صاحبہ

☆ حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب بقاپوریؓ کی قبولیت دعا کا نشان از مکرم ماسٹر عزیز احمد صاحب

☆ مکرم مرزا محمود احمد صاحب کی نظم سے انتخاب

''ماہ رمضان نوید رحمت ہے''

☆ مکرم چودھری شبیر احمد صاحب کی نظم سے انتخاب

''ہزار برکتیں لے کر ماہ صیام آیا''

۱۲رستمبر ۲۰۰۸ء-شمارہ ۳۷

☆ رسالہ ''انصارالدین'' لندن کا صد سالہ خلافت نمبر

☆ ایک غیر مبائع عالم کی نصیحت از خاکسار محمود احمد ملک

☆ مکرم چودھری شبیر احمد صاحب کی نظم سے انتخاب

''اک گونا عقیدت ہے مجھے کاہکشاں سے''

۱۹رستمبر ۲۰۰۸ء-شمارہ ۳۸

☆ حضرت میاں محمد حافظ صاحب بھیرویؓ

از مکرم غلام مصباح بلوچ صاحب

☆ حضرت ڈاکٹر رحمت علی صاحبؓ

☆ روزہ......مذاہب عالم کا مشترکہ اثاثہ

از محترم شریف احمد بانی صاحب

☆ اعزاز (عزیزم فرحان رفیق+عزیزم بشارت احمد باجوہ+عزیزہ قرۃ العین+عزیزہ رملہ محمود)

☆ محترم عبدالسلام اختر صاحب کی نظم سے انتخاب

''مژدۂ باد اہلِ چمن۔ماہِ گُہر بار آیا''

☆ مکرمہ امۃ الباری ناصر صاحبہ کی نظم سے انتخاب

''پھر آیا بڑی شان سے رمضان کا موسم''

۲۶رستمبر ۲۰۰۸ء-شمارہ ۳۹

☆ مجلس انصاراللہ امریکہ از مکرم ڈاکٹر وجیہ باجوہ صاحب

☆ مجلس خدام الاحمدیہ امریکہ

از مکرم نعیم۔آر۔محمد صاحب اور مکرم ریحان محمود چوہدری صاحب

☆ امریکہ میں لجنہ اماء اللہ از مکرمہ ڈاکٹر شہناز بٹ صاحبہ

☆ حضرت ڈاکٹر منظور احمد صاحبؓ

☆ حضرت مولانا محمد امیر صاحبؓ

☆ مکرم جمیل الرحمٰن صاحب کی نظم سے انتخاب

''رہی اُس کی چھاؤں میں برکت بہت''

۳راکتوبر ۲۰۰۸ء-شمارہ ۴۰

☆ خلفاء احمدیت۔اہلِ دانش کی نظر میں

☆ نظام خلافت کے ذریعہ استحکامِ جماعت

از مکرم مولانا محمد کریم الدین شاہد صاحب

۱۰راکتوبر ۲۰۰۸ء-شمارہ ۴۱

☆ **تحریک جدید** کا صد سالہ خلافت سوونیئر کا تعارف

☆ اسلام کی نشأۃ ثانیہ از حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحبؒ (خلیفۃ المسیح الرابع)

☆ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی خلافت کے بارہ میں نصیحت

☆ مکرم دلورام صاحب کوثری کے نعتیہ کلام میں سے انتخاب

''عظیم الشّان ہے شانِ محمدؐ''

۱۷راکتوبر ۲۰۰۸ء-شمارہ ۴۲

☆ **جامعہ احمدیہ** ربوہ کا صد سالہ خلافت سوونیئر

☆ مرہم حوارییں از ''شعبہ واقعہ صلیب سیل''

☆ حضرت مسیح موعودؑ کی عربی تحریرات پر اعتراضات کی حقیقت از ''شعبہ عربی''

☆ فتاویٰ حضرت مسیح موعودؑ کی امتیازی خصوصیات از ''شعبہ فقہ''

☆ مکرم محمد مقصود منیب صاحب کی نظم سے انتخاب

''جامعہ ہے درس گاہوں کا امام''

۲۴راکتوبر ۲۰۰۸ء-شمارہ ۴۳

☆ مناجات سلیمان از ''شعبہ واقعہ صلیب سیل''

☆ محترم محمد عمر سندھی صاحب مربی سلسلہ کی وفات

☆ محترم بشیر احمد اختر صاحب مربی سلسلہ کی وفات

☆ حضرت مولوی محمد شاہ صاحب تونسویؓ

از مکرم عبدالباسط صاحب

☆ مکرمہ ارشاد عرشی ملک صاحبہ کا ایک قطعہ

''اِک خواب ہے دنیا کہ عدم جس کی ہے تعبیر''

۳۱راکتوبر ۲۰۰۸ء-شمارہ ۴۴

☆ ساسانی ایران کا مقابلہ اور اس پر فتح

☆ افغانوں اور کشمیریوں میں بنی اسرائیلی عنصر

☆ مکرمہ ارشاد عرشی ملک صاحبہ کی ایک غزل سے انتخاب

''آج مستحکم ہے کل بے آسرا ہو جائے گا''

۷رنومبر ۲۰۰۸ء-شمارہ ۴۵

☆ جامعہ احمدیہ از ''شعبہ تاریخ وسیرت''

☆ مترادفات القرآن از ''شعبہ تفسیر القرآن''

۱۴رنومبر ۲۰۰۸ء-شمارہ ۴۶

☆ جماعت احمدیہ **امریکہ** کا خلافت سوونیئر

☆ مکرم ڈاکٹر احسان اللہ ظفر صاحب امیر جماعت امریکہ

از ڈاکٹر حنا ظفر صاحبہ

☆ الحاج ڈاکٹر مظفر احمد ظفر صاحب سابق امیر امریکہ

از مکرم ظفر احمد سرور صاحب

☆ مکرمہ الحاجہ شکورہ نوریا صاحبہ

☆ مکرمہ امۃ الباری ناصر صاحبہ کی نظم سے انتخاب

''تاریک رُتیں ہم جھیل گئے تم صبح فروزاں دیکھو گے''

۲۱رنومبر ۲۰۰۸ء-شمارہ ۴۷

☆ مکرمہ سلمیٰ غنی صاحبہ سابق صدر لجنہ اماء اللہ امریکہ

☆ مکرم منیر حامد صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ امریکہ

☆ مکرم راجہ نذیر احمد صاحب کی نظم سے انتخاب

''مرا تیرے سوا کوئی نہیں ہے''

۲۸رنومبر ۲۰۰۸ء-شمارہ ۴۸

☆ محترم ڈاکٹر مظفر احمد شہید از مکرم مرزا محمد افضل صاحب

☆ محترم رشید احمد صاحب (Rudolph Thomas)

از مکرم ناصر الدین شمس صاحب

☆ مکرمہ فاطمہ محمود صاحبہ

☆ محترم چودھری محمد علی صاحب کی غزل سے انتخاب

''دل دیا ہے تو اب اتنا کردے''

☆ مکرم مبارک احمد ظفر صاحب کی نظم سے انتخاب

''یار کی یاد میں شب جو کاٹی دن تھا وہ تو رات نہ تھی''

۵ردسمبر ۲۰۰۸ء-شمارہ ۴۹

☆ ''**احمدیہ گزٹ**'' کینیڈا کا صد سالہ خلافت نمبر

☆ خلفاء کرام کی قبولیت دعا از مکرم فضل الٰہی انوری صاحب

☆ رسالہ ''**زینب**'' ناروے کا صد سالہ خلافت نمبر

☆ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی قبولیت دعا

از مکرمہ طاہرہ زرتشت صاحبہ

☆ مکرم مبارک احمد صدیقی صاحب کی نظم سے انتخاب

''گزرے ہوئے سو سال کی تاریخ گواہ ہے''

۱۲ردسمبر ۲۰۰۸ء-شمارہ ۵۰

☆ رسالہ ''**النصرت**'' لندن کا صد سالہ خلافت نمبر

☆ خلافت کا احترام واطاعت از مکرمہ امۃ الحئی خان صاحبہ

☆ حضرت مرزا ناصر احمد صاحبؒ کو یورپ روانگی سے قبل حضرت مصلح موعودؓ کی نصائح

☆ مکرم چودھری محمد علی صاحب مضطرؔ کی ایک غزل سے انتخاب

''اشک دراشک سیاحت کی ہے''

۱۹ردسمبر ۲۰۰۸ء-شمارہ ۵۱

☆ روزنامہ ''**الفضل**'' ربوہ کا خلافت نمبر 2008ء

☆ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ

از مکرم ثاقب زیروی صاحب وحضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ

☆ مکرم عبدالکریم قدسی صاحب کی نظم سے انتخاب

''ہوا کے رُخ پہ دروازہ وہی ہے''

☆ مکرم عبدالصمد قریشی صاحب کی نظم سے انتخاب

''یہ سب اُسی کا کرم ہے دیارِ یار میں ہیں''

۲۶ردسمبر ۲۰۰۸ء-شمارہ ۵۲

☆ روزنامہ ''**الفضل**'' ربوہ کا صد سالہ جوبلی نمبر

☆ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی ہمدردیٔ خلق

☆ 2008ء کا الفضل ڈائجسٹ کا مکمل انڈیکس

☆ مکرمہ ارشاد عرشی ملک صاحبہ کے کلام سے انتخاب

''خلافت کی محبت میں دلوں کو یوں فنا رکھنا''

☆ مکرم سید احسن اسماعیل صدیقی صاحب کی نظم سے انتخاب

''شہرِ صنم اداس ہے، ہر کاخ وکُو اداس''

ماہنامہ ''خالد'' ربوہ مئی 2007ء میں شائع ہونے والی مکرم سید احسن اسماعیل صدیقی صاحب کی ایک نظم سے انتخاب پیش ہے:

شہرِ صنم اداس ہے، ہر کاخ و کُو اداس
مے خوار بھی اداس ہیں، جام و سبو اداس
ساقی! پلٹ کہ رونقِ محفل نہیں رہی
اہل چمن اداس ہیں ہر رنگ و بُو اداس
ہم جس کے غم میں ہیں یہاں بیتاب وبیقرار
اے دل اُسی کی یاد میں رہتا ہے تُو اداس
احسنؔ دعائے نیم شبی رنگ لائے گی
یہ شامِ غم نویدِ سحر دے کے جائے گی

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide
2nd January 2009 – 8th January 2009

Please Note that programme and timings may change without prior notice All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8875 4272 or fax +44 20 8874 8344

Friday 2nd January 2009

00:05	Tilawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
01:10	Al Maa'idah: a cookery programme teaching how to prepare a variety of dishes.
02:00	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 17th September 1996.
03:10	Huzoor's Tours: programme featuring Huzoor's visit to Ghana.
04:05	Tarjamatul Qur'an Class: recorded on 2nd June 1998.
05:05	Moshaairah: an evening of poetry in celebration of the Khilafat Centenary.
06:05	Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:00	Gulshan-e-Waqfe Nau (Lajna) class with Huzoor recorded on 13th January 2008.
08:05	Le Francais C'est Facile: lesson no. 31.
08:40	Siraikee Service: a discussion in Siraikee on the life of the Holy Prophet Muhammad (saw).
09:25	Urdu Mulaqa'at with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Urdu speaking guests. Recorded on 9th June 1995.
10:30	Indonesian Service
11:35	Seerat Sahaba Rasool (saw): discussion on the life and character of the companions of the Holy Prophet Muhammad (saw).
12:05	Tilawat & MTA News
13:00	Live Friday sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, from Baitul Futuh Mosque, London.
14:20	Dars-e-Hadith
14:30	Bengali Reply to Allegations: a Bengali discussion programme replying to various allegations made against the Ahmadiyya Jama'at.
15:35	Seerat Sahaba Rasool (saw) [R]
16:00	Friday Sermon [R]
17:20	Spotlight: an interview with Muzaffar Ahmad Durrani on the blessings of Khilafat.
18:00	Le Francais C'et Facile [R]
18:30	Live Arabic Service: Arabic discussion programme about the true concepts of Islam, hosted by Muhammad Sharif.
20:35	MTA International News
21:05	Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V [R]
22:20	Jihad by the Pen: A talk with Amjad M Khan held at Harvard Divinity School.
22:55	Urdu Mulaqa'at: rec. on 9th June 1995.

Saturday 3rd January 2009

00:05	Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
01:20	Le FRancais C'est Facile
01:45	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 18th August 1996.
03:05	Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, recorded on 2nd January 2009.
04:30	Spotlight
05:25	Jihad by the Pen
04:55	Urdu Mulaqa'at: rec. on 19th May 1995.
06:00	Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:05	Bustan-e-Waqfe Nau with Huzoor.
08:10	Ashab-e-Ahmad
08:55	Friday Sermon
09:45	Art Class with Wayne Clements
10:15	Indonesian Service
11:15	French Service
12:10	Tilawat & MTA News
13:15	Bangla Shomprochar: a variety of programmes in Bengali, including a discussion on Ahmadiyyat.
14:15	Intikhab-e-Sukhan: poem request programme.
15:20	Gulshan-e-Waqfe Nau (Lajna) Class [R]
16:30	Moshaairah: an evening of poetry in celebration of the Khilafat Centenary.
17:15	Ashab-e-Ahmed
17:45	Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra), recorded on 25th July 1997.
18:25	Art Class with Wayne Clements
18:30	Arabic Service: an Arabic discussion programme about the true concepts of Islam, hosted by Muhammad Sharif.
21:05	MTA International News
21:35	Bustan-e-Waqfe Nau [R]
22:45	Moshaairah: an evening of poetry [R]
23:00	Friday Sermon [R]

Sunday 4th January 2009

00:00	Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
01:30	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 19th September 1996.
02:30	Ashab-e-Ahmad
02:55	Friday Sermon
03:55	Moshaairah: an evening of Urdu poetry in commemoration of the Khilafat Centenary.
04:45	Question and Answer Session: recorded on 25th July 1997.
05:30	Art Class with Wayne Clements
06:00	Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:10	Children's class with Huzoor recorded on 26th January 2008.
08:05	The Casa Loma: programme featuring a guided tour around the Casa Loma.
08:35	Reality of Zil and Burooz: a discussion programme hosted by Naseer Ahmad Anjum and Maulana Mubashar Kahloon.
10:00	Indonesian Service
11:00	Spanish Service: Spanish translation of Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V on 30th November 2007.
12:00	Tilawat & MTA News
12:50	Bangla Shomprochar
13:50	Friday Sermon
15:00	Children's Class [R]
16:00	Reality of Zil and Burooz [R]
17:20	The Casa Loma [R]
17:50	Learning Arabic: lesson no. 28 [R]
18:30	Arabic Service
20:35	Reality of Zil and Burooz [R]
21:05	Children's class with Huzoor [R]
21:45	Children's Class [R]
22:40	The Casa Loma [R]
23:10	Huzoor's Tours: programme featuring Huzoor's visit to Ghana. [R]

Monday 5th January 2009

00:00	Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
01:05	The Casa Loma
01:35	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 24th September 1996.
02:40	Friday Sermon
03:40	Reality of Zil and Burooz: a discussion programme hosted by Naseer Ahmad Anjum and Maulana Mubashar Kahloon.
04:55	Learning Arabic: lesson no. 28.
05:15	Independence Day Seminar.
06:00	Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:00	Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) class with Huzoor, recorded on 27th January 2008.
08:00	Le Francais C'est Facile: lesson no. 18.
08:40	Spotlight: speech delivered by Dr Saleh Muhammad Aladin on the topic of the existence of God.
09:15	French service with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and French speaking friends. Recorded on 16th November 1989.
10:20	Indonesian Service: Friday sermon, recorded on 14th November 2008.
11:10	Medical Matters
12:05	Tilawat & MTA News
12:55	Bangla Shomprochar
14:05	Friday Sermon
15:05	Spotlight [R]
15:40	Medical Matters
16:20	Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) class with Huzoor. [R]
17:20	French Mulaqa'at
18:30	Arabic Service
19:30	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 25th September 1996.
20:40	MTA International News
21:10	Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) class with Huzoor. [R]`
22:10	Friday Sermon [R]
23:10	Spotlight [R]

Tuesday 6th January 2009

00:00	Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
00:55	Le Francais C'est Facile
01:25	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 25th September 1996.
02:30	Friday Sermon
03:35	French service with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and French speaking friends.
04:40	Medical Matters
05:25	Spotlight
06:00	Tilawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
07:00	Children's Class with Huzoor.
08:15	Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 24th November 1996, part 1.
09:30	Discussion
10:00	Indonesian Service
11:00	Sindhi Service
12:00	Tilawat, Dars & MTA News
13:00	Bangla Shomprochar
14:15	Jalsa Salana Ghana 2008: Opening address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V on 17th April 2008.
15:00	Children's Class [R]
16:05	Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra).
17:25	Intikhab-e-Sukhan: poem request programme
18:30	Arabic Service
19:30	Friday Sermon: Arabic translation of Friday sermon, recorded on 2nd January 2009.
20:30	MTA International News
21:15	Children's Class [R]
22:25	Discussion [R]
23:00	Jalsa Salana Ghana: opening address [R]

Wednesday 7th January 2009

00:00	Tilawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
01:00	Learning Arabic: lesson no. 21.
01:30	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 26th September 1996.
02:45	Question and Answer Session: recorded on 24th November 1996.
04:05	Children's Class
05:15	Jalsa Salana Ghana 2008: Opening address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V on 17th April 2008.
06:00	Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:05	Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) class with Huzoor.
07:55	Lajna Magazine
08:30	Art Class with Wayne Clements
09:00	Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 24th November 1996, part 2.
09:55	Indonesian Service
10:55	Swahili Muzakarah
11:50	Tilawat & MTA News
12:55	Bangla Shomprochar
13:55	From the Archives: Friday sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra), recorded on 6th April 1984.
14:30	Jalsa Salana speeches: speech delivered by Dr Iftikhar Ahmad Ayyaz on the topic of Islamic Teachings regarding Blasphemy, recorded on 2nd August 1998.
15:05	Art Class with Wayne Clements.
15:45	Bustan-e-Waqfe Nau (Atfal) [R]
16:35	Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 24th November 1996, part 2. [R]
17:25	Spotlight
17:50	Dars-e-Hadith
18:30	Arabic Service
19:05	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 2nd October 1996.
20:30	MTA International News
21:00	Bustan-e-Waqfe Nau [R]
21:50	Jalsa Salana Speeches [R]
22:20	Lajna Magazine
23:20	From the Archives [R]

Thursday 8th January 2009

00:00	Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News Review
01:00	Hamaari Kaenaat: a series of programmes about the Universe.
00:55	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 2nd October 1996.
01:55	From the Archives: Friday sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra), recorded on 6th April 1984.
02:40	Art Class with Wayne Clements
03:10	Spotlight
03:40	Lajna Magazine
04:30	Question and Answer Session
05:25	Jalsa Salana UK speech.
06:00	Tilawat, Dars & MTA News
07:00	Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) class with Huzoor.
08:05	English Mulaqa'at: Rec. on 26/03/1994.
09:00	Huzoor's Tours: programme featuring Huzoor's visit to Ghana.
09:55	Indonesian Service
11:00	Spotlight
11:40	Pushto Service
12:00	Tilaawat & MTA News
13:00	Bangla Shomprochar
14:10	Tarjamatul Qur'an Class: Rec. on 03/06/1998.
15:20	Huzoor's Tours [R]
16:20	English Mulaqa'at [R]
17:05	Mosha'airah: an evening of Urdu poetry
18:00	Al Maa'idah [R]
18:30	Arabic Service: Al Hiwar Al Mubashar
20:35	MTA International News
21:10	Tarjamatul Qur'an Class [R]
22:15	Spotlight [R]
23:00	Children's Class [R]

Please note MTA2 will be showing French service & German service at 16:00 GMT & 17:00 GMT

Translations for Huzoor's Programmes are available.
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587

Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol 15 | Friday 26 December , 2008 | Issue No. 52

مجلس انصاراللہ برطانیہ کے سالانہ اجتماع ومجلس شوریٰ 2008ء کا کامیاب انعقاد

- انصاراللہ کے تبلیغی پروگرام سب سے بڑھ کر مؤثر ہونے چاہئیں۔
- انصاراللہ کو عبادت کا حق ادا کرنے والا ہونا چاہئے۔
- آج بھی جماعت احمدیہ دنیا میں پھیل رہی ہے، کسی انسانی کوشش سے نہیں پھیل رہی۔ اللہ تعالیٰ خود فرشتوں کے ذریعہ سعید روحوں کو اس طرف پھیر رہا ہے۔

سیدنا حضرت امیرالمؤمنین خلیفۃالمسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بابرکت شمولیت اور روح پرور خطاب

نماز تہجد، درس وتدریس، ذکرالٰہی، تربیتی وتبلیغی فورم، علمی وورزشی مقابلہ جات، علماء سلسہ کی تقاریر

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس انصاراللہ برطانیہ نے امسال 24 تا 26 اکتوبر 2008ء بروز جمعۃ المبارک، ہفتہ، اتوار اسلام آباد میں اپنا سالانہ اجتماع منعقد کرنے کی توفیق پائی۔ انصار کی بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر اس سال سالانہ اجتماع اسلام آباد میں منعقد کرنے کی تجویز زیر غور آئی۔ چنانچہ حضرت امیرالمؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے اجتماع اسلام آباد میں منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ اس فیصلے کے بعد انتظامیہ نے بھرپور کوشش کے ساتھ بہترین انتظامات کئے اور احباب کے لئے آرام اور سہولت کے ہر ممکن سامان مہیا کرنے کی کوشش کی۔ اجتماع میں شامل ہونے والے انصار کی کل تعداد 1309 رہی جبکہ بہت سے مہمانان نے بھی شرکت کی۔ ٹھنڈے موسم کی شدت کی وجہ سے اجتماع گاہ اور کھانے کی مارکی کو گرم رکھنے کے لئے ہیٹرز کا انتظام کیا گیا تھا۔ انصار کی رہائش کے لئے مارکیوں کے بجائے گیسٹ ہاؤسز اور اسلام آباد کی مسجد کے علاوہ بیت الفتوح میں بھی خاص طور پر انتظامات کئے گئے تھے۔

مجلس شوریٰ کا انعقاد

مورخہ 24 اکتوبر 2008ء بروز جمعۃ المبارک صبح 10 بجے مجلس شوریٰ کی کارروائی صدر انصاراللہ برطانیہ محترم ولید احمد صاحب کی زیرصدارت شروع کی گئی جس میں ممبران عاملہ مجلس انصاراللہ برطانیہ، ریجنل ناظمین، زعماء مجالس اور منتخب نمائندگان مجالس نے شرکت کی۔ شوریٰ کی کارروائی سالانہ اجتماع کے افتتاحی اجلاس تک ختم نہ ہوسکی اس لئے بقیہ کارروائی اگلے روز یعنی ہفتہ 25/اکتوبر تک ملتوی کردی گئی

افتتاحی اجلاس:

مورخہ 24 اکتوبر 2008ء بروز جمعۃ المبارک رات سوا نو بجے مجلس انصاراللہ برطانیہ کے سالانہ اجتماع 2008ء کے افتتاحی اجلاس کے آغاز سے قبل پرچم کشائی ہوئی اور افتتاحی اجلاس کی کارروائی کا باقاعدہ آغاز محترم امیر صاحب کی صدارت میں ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور اس کے ترجمہ کے بعد حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا پاکیزہ منظوم کلام پیش کیا گیا۔ محترم امیر صاحب نے افتتاحی تقریر میں کہا کہ یہ انصار کی ذمہ داری ہے کہ وہ جماعت کے مقام اور ایک احمدی کے تقدس کو برقرار رکھیں۔ اپنا جائزہ لیں۔ بچوں کی تربیت کے لئے انہیں مزید وقت دیں۔ اپنی اور بچوں کی سب سے بہتر تربیت کا ذریعہ یہ ہے کہ حضور انور کے خطبات باقاعدگی سے نہ صرف سنیں اور دیکھیں بلکہ ان پر عمل کریں اور عمل دکھائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی ذمہ داریاں نبھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

محترم امیر صاحب کے خطاب کے بعد مجلس سوال و جواب منعقد کی گئی اس مجلس میں حاضرین کو خاندانی اقدار اور بچوں کی تربیت سے متعلق سوالات کرنے کا موقع فراہم کیا گیا اور محترم امیر صاحب نے تمام سوالات کے تفصیلی جوابات دیئے۔ رات سوا گیارہ بجے دعا سے یہ افتتاحی اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

ہفتہ 25 اکتوبر 2008ء

صبح باجماعت نماز تہجد کا اہتمام کیا گیا اور پھر نماز فجر کے بعد درس قرآن کریم سے دن کا آغاز ہوا۔ صبح علمی مقابلہ جات کا آغاز ہوا ان مقابلہ جات میں تلاوت قرآن کریم، نظم اور تقاریر کے مقابلے شامل ہیں۔ علاوہ ازیں پیغام رسانی کا مقابلہ بھی منعقد ہوا۔ اسی دوران ورزشی مقابلہ جات بھی منعقد ہوئے۔ ان مقابلہ جات میں ریجن کی سطح پر فٹبال، والی بال اور انفرادی سطح پر صف اوّل اور صف دوم میں گولہ پھینکنا اور دوڑ کے مقابلے شامل تھے۔

تبلیغ فورم

سوا تین بجے مکرم نسیم احمد باجوہ صاحب مربی سلسلہ کی صدارت میں ایک تبلیغ فورم منعقد ہوا۔ مکرم نسیم احمد باجوہ صاحب نے اپنی تقریر میں تبلیغی میدان میں بزرگان سلسلہ کے ایمان افروز واقعات بیان کرتے ہوئے کامیاب تبلیغ کے لئے دین کا علم حاصل کرنے، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ کرنے اور حضور انور کی خدمت میں باقاعدگی سے دعائیہ خط لکھنے کی ضرورت پر زور دیا۔ اس کے بعد تبلیغی موضوعات سے متعلق حاضرین فورم کے سوالات کے تفصیل سے جوابات دیئے۔

تمام انصار نے مغرب اور عشاء کی نمازیں حضرت امیرالمؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اقتداء میں ادا کرنے کی سعادت حاصل کی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بطور خاص ازراہ شفقت نمازوں کی ادائیگی کے لئے حدیقۃ المہدی سے تشریف لائے تھے۔

تربیتی فورم

نماز مغرب وعشاء کے بعد چھ بجکر تیس منٹ پر محترم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب امام مسجد فضل لندن کی زیرصدارت نماز کے موضوع پر ''تربیت فورم'' منعقد ہوا۔ مکرم مولانا منیر الدین شمس صاحب نے ''نماز کی اہمیت'' کے عنوان پر تقریر کرتے ہوئے قرآنی آیات، احادیث، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ارشادات کے حوالہ سے باجماعت نماز کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ اسی طرح مکرم منصور احمد صاحب نے بنگلہ زبان میں، مکرم سلمان صاحب اور مکرم دبیر بھٹی صاحب نے بھی نماز کی اہمیت کے موضوع پر تقاریر کیں۔

اس فورم کے اختتام پر صدر مجلس محترم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب نے حضرت مصلح موعودؓ کے ارشاد کا حوالہ دیتے ہوئے فرمایا کہ ''جو احمدی اپنے بچوں کو نماز باجماعت کا پابند نہیں بناتے وہ اپنے بچوں کے خونی اور قاتل ہیں۔'' اور ایسے والدین اپنے بچوں کو اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے بھی محروم کررہے ہیں۔ محترم امام صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضور انور کے خطبات کے حوالہ جات کی روشنی میں حاضرین کو اپنے گھروں میں نماز کے قیام کی پرزور تحریک فرمائی۔ آخر میں دعا سے یہ فورم اختتام پذیر ہوا۔

تقریب تقسیم عطیہ رقوم

مجلس انصاراللہ کے زیرانتظام 29 جون 2008ء کو صدسالہ خلافت جوبلی کے حوالے سے ایک چیریٹی واک منعقد کی گئی تھی۔ اس واک میں مجلس خدام الاحمدیہ برطانیہ اور لجنہ اماء اللہ برطانیہ بھی شامل تھے۔ اس واک کے ذریعہ £200,000 دو لاکھ پاؤنڈز سے زائد رقم جمع کی گئی تھی۔ ان عطیہ جات کی رقوم کے چیک برطانیہ کے مختلف چیئریٹی اداروں کے نمائندگان میں تقسیم کرنے کے لئے ایک تقریب مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ برطانیہ کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ محترم صدر صاحب مجلس انصاراللہ برطانیہ نے اپنے افتتاحی خطاب میں معزز مہمانان اور اراکین انصاراللہ کو خوش آمدید کہا اور چیئریٹی واک سے متعلق رپورٹ پیش کی۔ بعدازاں سو پونڈز سے زائد عطیہ جات کی رقم جمع کرنے والے بچوں اور ایک ہزار پونڈز سے زائد رقم جمع کرنے والے بڑے افراد میں انعامات تقسیم کئے گئے۔ جس کے بعد کل 23 چیریٹی اداروں میں 120100 پونڈز کی رقم تقسیم کی گئی۔ اور باقی ماندہ £ 80,000 پاؤنڈز سے زائد رقم ہیومینٹی فرسٹ کو افریقہ میں خلافت صدسالہ جوبلی کے حوالہ سے یکصد پانی کے کنوئیں لگانے کے لئے ادا کی گئی۔ محترم امیر صاحب اور محترم صدر صاحب انصاراللہ برطانیہ نے نمائندگان میں رقوم کے چیک تقسیم کئے اور ہر نمائندے نے اپنے ادارے کے لئے رقم کا چیک لینے کے بعد اپنے خیالات کا اظہار کیا اور دنیا بھر میں جماعت احمدیہ اور ہیومینٹی فرسٹ کے تحت انسانیت کی خدمت کے لئے ہونے والے امدادی کاموں کی تعریف کی اور اسی طرح ہر سال انصاراللہ کی چیریٹی واک، اس میں شامل افراد کی بڑھتی ہوئی تعداد اور حسن انتظامات کے لئے بھی توصیفی کلمات ادا کئے۔

محترم امیر صاحب نے اپنی اختتامی تقریر میں افریقہ، انڈیا اور دیگر غریب ممالک میں بنیادی انسانی ضرورتوں کی عدم فراہمی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ہماری جماعت ایسے لوگوں کی مدد کرتی ہے۔ اسی طرح ہم مختلف چیریٹی اداروں کی بھی مدد کرتے ہیں۔ انہوں نے انصاراللہ کو چیئریٹی واک کے ذریعہ اتنی بڑی رقم جمع کرنے پر مبارکباد دی اور چیریٹی اداروں کے نمائندگان کا اس تقریب میں شمولیت پر شکریہ ادا کیا۔ دعا سے یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا جس کے بعد تمام حاضرین اجتماع اور معزز مہمانان کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا گیا۔ اس

باقی صفحہ نمبر 10 پر ملاحظہ فرمائیں